سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

(جمعرات 23، جمعتہ المبارک24، سوموار27، منگل28، بدھ 29۔ جنوری2020)

(یوم الخمیس27، یوم الجمع28۔ جمادی الاوّل، یوم الاثنین یکم، یوم الثلاثہ2۔ یوم الاربعاء3۔ جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی : اٹھارہواں اجلاس

جلد18 : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھارہواں اجلاس

جمعرات،23۔جنوری2020

جلد 18 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	15
8۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	16
	قرارداد		
9۔	سابق سپیکر مغربی پاکستان و سینیٹر چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار	-----------	17
	تعزیت		
10۔	سابق سپیکر چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم)، معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد، جناب محمد لطاسب ستی کے بھائی اور جناب محمد رمضان صدیق کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	19
	رپورٹ (جو پی اے سی 2 کو ریفر ہوئی)		
11۔	پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014 کا پی اے سی 2 کو ریفر کیا جانا	-----------	20
	پوائنٹ آف آرڈر		
12۔	صدر پریس کلب جناب ارشد انصاری کے ساتھ وارڈن کی بدسلوکی پر کمیٹی بنانے کا مطالبہ	-----------	21
	سوالات (محکمہ جات امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت)		
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	27
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	40
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	67

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس		
16۔	لاہور: شالیمار میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات	-----------	82
	تحاریک التوائے کار		
17۔	محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منصوبوں کی عدم تکمیل	-----------	84
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
18۔	مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث	-----------	86
	جمعتہ المبارک، 24۔جنوری 2020		
	جلد 18 : شمارہ 2		
19۔	ایجنڈا	-----------	121
20۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	123
21۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	124
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)		
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	125
23۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	-----------	134
	تحاریک التوائے کار		
24۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے کی گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا	-----------	149

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
25۔	مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث (۔۔۔جاری) -----------	150
	سوموار، 27۔جنوری 2020	
	جلد 18 : شمارہ 3	
26۔	ایجنڈا -----------	169
27۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	171
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	172
	تعزیت	
29۔	معزز ممبر محترمہ خالدہ منصور کے بھائی، محترمہ ساجدہ یوسف کے والد اور پارلیمانی سیکرٹری چودھری لیاقت علی کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت-----------	173
	تحاریک استحقاق	
30۔	جناب ڈپٹی سپیکر سے پولیس کا ناروا سلوک -----------	174
	منگل، 28۔جنوری 2020	
	جلد 18 : شمارہ 4	
31۔	ایجنڈا -----------	189
32۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	193
33۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	194
	تحاریک استحقاق	
34۔	جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ پولیس کا ناروا سلوک (۔۔۔جاری) -----------	195

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
35۔	تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	201
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن	
36۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	202
37۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	227
38۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	259
	تحاریک التوائے کار	
39۔	جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر ------------	270
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون	
40۔	(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا) ------------	272
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
41۔	نجی تعلیمی اداروں کے یونیفارم، کتابیں اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ (---جاری) ------------	272
42۔	صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ (---جاری) ------------	274
43۔	سڑکوں پر سپیڈ بریکرز بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق تعمیر کرنے کا مطالبہ ------------	275
44۔	سکولز میں تعینات MEAs کے کنٹریکٹ میں توسیع نہ کرنے کا مطالبہ ------------	277
	پوائنٹ آف آرڈر	
45۔	پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے ملازمین کو نوکری سے نہ نکالنے کا مطالبہ ------------	279

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
46۔	جناب سپیکر کی جانب سے نیو کیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں رولنگ پر عملدر آمد کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	283
	زیرو آرنوٹس		
47۔	تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	285
48۔	میو ہسپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی (۔۔۔جاری)	-----------	286
49۔	راجن پور داجل کینال سے مسلسل مٹی اُٹھانے سے پشتے کمزور ہونا	-----------	286
50۔	گورنمنٹ گرلز سکول شیخو پورہ کو بند کر کے شادی کی تقریب منعقد کرنا (۔۔۔جاری)	-----------	289
	بدھ، 29۔جنوری 2020		
	جلد 18 : شمارہ 5		
51۔	ایجنڈا	-----------	293
52۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	295
53۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	296
	تعزیت		
54۔	سابق گورنر ملک رفیق رجوانہ کی اہلیہ اور سابق وفاقی وزیر عبدالستار وریو کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	297
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
55۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	297

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ امداد باہمی)		
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	298
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	328
58۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	332
	پوائنٹ آف آرڈر		
59۔	پاکستان میں اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کا مطالبہ	-----------	335
	تحاریک التوائے کار		
60۔	پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے اعلیٰ افسران کے استعفے کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ (۔۔۔جاری)	-----------	346
61۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے کی گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا (۔۔۔جاری)	-----------	348
62۔	غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس کروانے کے لئے وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش (۔۔۔جاری)	-----------	349
63۔	ٹڈی دِل کا فصلات پر حملہ	-----------	353
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
64۔	مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث (۔۔۔جاری)	-----------	355
65۔	کورم کی نشاندہی	-----------	379
66۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	380
67۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(55)/2020/2190. Dated: 16th January, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,
>
> I, **Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Thursday, 23rd January 2020 at 3:00 pm** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore,
16th January, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ23۔ جنوری2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔مسئلہ کشمیر

ایک وزیر مسئلہ کشمیر پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

3۔امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1-	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2-	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
3-	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی-296
4-	جناب کاشف محمود، ایم پی اے	پی پی-241

کابینہ

1-	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2-	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3-	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
4-	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات / کالونیز

6

5۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی ومعدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف ومذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت وانسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات
12۔	جناب محمد اجمل	: وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
13۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
17۔	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	ملک اسد علی	: وزیر جنگلی حیات وماہی پروری

7

23۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
24۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
25۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
26۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
27۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
29۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
30۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
33۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

10

19- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20- جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23- سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27- رائے ظہور احمد	:	خوراک
28- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34- جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35- جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36- جناب محمد طاہر	:	زراعت
37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38- جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

جمعرات، 23۔جنوری 2020

(یوم الخمیس، 27۔جمادی الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر 45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم o

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ﴿۲﴾
وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾

سورة ھُود آیات 1 تا 4

یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم وخبیر کی طرف سے بہ تفصیل بیان کر دی گئی ہے(1) (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اُس کی طرف سے تم کو ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں(2) اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اُس کے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک متاعِ نیک سے بہرہ مند کرے گا اور ہر صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی (کی داد) دے گا اور اگر رُوگردانی کرو گے تو مجھے تمہارے بارے میں (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے(3) تم (سب) کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے(4)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی یہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
اُن کی شفقت غمِ کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپؐ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1) **میاں شفیع محمد، ایم پی اے** **پی پی۔258**
2) **جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے** **پی پی۔29**
3) **سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے** **پی پی۔296**
4) **جناب کاشف محمود، ایم پی اے** **پی پی۔241**

شکریہ

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: شکریہ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جناب رمیش سنگھ اروڑا بطور ممبر پنجاب اسمبلی حلف اٹھانے کے لئے موجود ہیں۔ معزز ممبر حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے معزز ممبر سے
حلف لیا اور حلف کے بعد معزز ممبر نے حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: وزیر قانون ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں میں اُن سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے سابق سپیکر مغربی پاکستان چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے سابق سپیکر مغربی پاکستان چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے سابق سپیکر مغربی پاکستان چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

سابق سپیکر مغربی پاکستان و سینیٹر
چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 27۔ ستمبر 2019 کو بزرگ پارلیمنٹیرین چودھری محمد انور بھنڈر کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک نہایت تجربہ کار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ وہ 1963 سے 1965 اور 1965 سے 1969 تک دو مرتبہ صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے سپیکر رہے۔ 1977 میں وہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے بھی سپیکر رہے۔ انہوں نے نہایت احسن طریقے سے پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کو چلایا۔ مرحوم بارہ سال سینیٹ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتے تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 27۔ ستمبر 2019 کو بزرگ پارلیمنٹیرین چودھری محمد انور بھنڈر کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک نہایت تجربہ کار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ وہ 1963 سے 1965 اور 1965 سے 1969 تک دو مرتبہ صوبائی اسمبلی مغربی

پاکستان کے سپیکر رہے۔1977 میں وہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے بھی سپیکر رہے۔ انہوں نے نہایت احسن طریقے سے پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کو چلایا۔ مرحوم بارہ سال سینیٹ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتے تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 27۔ستمبر 2019 کو بزرگ پارلیمنٹیرین چودھری محمد انور بھنڈر کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک نہایت تجربہ کار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ وہ 1963 سے 1965 اور 1965 سے 1969 تک دو مرتبہ صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے سپیکر رہے۔1977 میں وہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے بھی سپیکر رہے۔ انہوں نے نہایت احسن طریقے سے پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کو چلایا۔ مرحوم بارہ سال سینیٹ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتے تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

سابق سپیکر چودھری محمد انور بھنڈر(مرحوم)، معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد، جناب محمد لطاسب ستی کے بھائی اور جناب رمضان صدیق کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: سید سعید الحسن شاہ! آپ چودھری انور بھنڈر(مرحوم)، معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد، جناب محمد لطاسب ستی کے بھائی، جناب رمضان صدیق کے بھائی اور دیگر تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کروادیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر اوقاف ومذہبی امور سید سعید الحسن شاہ نے ایوان میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرائی)

رپورٹ

(جو پی اے سی 2 کو ریفر ہوئی)

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may move motion for referring Audit Reports to PAC-II.

پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ
برائے سال15-2014کا پی اے سی2کو ریفر کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Audit Reports on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation Department, Danish Schools and Centres of Excellence Authority, Cholistan Development Authority and District Coordination Offices Provincial Funds, Government of the Punjab for the Audit Year 2014-15 which were referred to the Public Accounts Committee No.1 during previous assembly and are pending may be referred to the Public Accounts Committee No.2 of present Assembly for report within one year."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Audit Reports on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation Department, Danish Schools and Centres of Excellence Authority, Cholistan Development Authority and District Coordination Offices Provincial Funds, Government of the Punjab for the Audit Year 2014-15 which were referred to the Public Accounts Committee No.I during previous assembly and are pending may be referred to the Public Accounts Committee No.2 of present Assembly for report within one year."

Now, the question is:

"That the Audit Reports on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation Department, Danish Schools and Centres of Excellence Authority, Cholistan Development Authority and District Coordination Offices Provincial Funds, Government of the Punjab for the Audit Year 2014-15 which were referred to the Public Accounts Committee No.1 during previous assembly and are pending may be referred to the Public Accounts Committee No.2 of present Assembly for report within a year."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے)

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر صحافی بائیکاٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! صحافیوں نے ابھی بائیکاٹ کیا ہے۔ اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ اس میں کس کس کو ممبر رکھنا ہے۔

صدر پریس کلب جناب ارشد انصاری
کے ساتھ وارڈن کی بدسلوکی پر کمیٹی بنانے کا مطالبہ

وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ یہ issue آج سے ایک ہفتہ پہلے کا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ واقعتاً جناب ارشد انصاری کے ساتھ وارڈن کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے۔ اگر اس معاملے کو بروقت طریقے سے take up کیا جاتا اور کمیٹی بنا کر probe کیا جاتا تو بہتر تھا۔ اب آپ اس پر کمیٹی بنا دیں۔ اس کے علاوہ ہم صحافیوں کو منا لاتے ہیں۔ آپ کمیٹی announce کر دیں ہم اس issue کو ایک دو دن میں sort out کر لیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس میں صدر پریس کلب کے ساتھ وارڈن نے بڑی زیادتی کی ہے۔ آپ اس کو بلائیں۔ آپ اپنی سربراہی میں اس معاملے کو take up کریں اور فوری اس کے خلاف ایکشن لیں جو اس نے زیادتی کی ہے۔

وزیر قانون! آپ جناب فیاض الحسن چوہان، چودھری ظہیر الدین اور اپوزیشن سے چودھری محمد اقبال کو شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں دو چیزیں عرض کرنا چاہوں گا کہ جناب فیاض الحسن چوہان نے جس طرح فرمایا ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو صحافی حضرات کو منا کر لے آئے۔ اس کے علاوہ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اس معاملے کو کل ہی ان کے ساتھ بیٹھ کر جناب فیاض الحسن چوہان کی موجودگی میں sort out کرنے کے بعد کل کے اجلاس میں جو کارروائی اس متعلقہ وارڈن کے خلاف ہوگی اس کو ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس نے غلطی کی ہے۔ اس کے خلاف ضرور ایکشن ہونا چاہئے۔ چودھری ظہیر الدین، جناب فیاض الحسن چوہان اور چودھری محمد اقبال صحافیوں کو منا کر واپس لائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! نو منتخب ممبر جناب رمیش سنگھ کو بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایکوں کار سو وائے گورو جی کی فتح۔ میں سب سے پہلے اکال پرکھ وائے گورو کا خداوند کریم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے دوبارہ اس august House کا ممبر بننے کا موقع ملا۔ اس کے بعد میری ماتا جی جو سپیکر گیلری میں موجود ہیں ان کی دعاؤں کے صدقے میں اس اسمبلی میں پہنچا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنی پارٹی قیادت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں ایک دفعہ پھر اس اسمبلی کا ممبر بنا ہوں۔

جناب سپیکر! آج ایک دفعہ پھر ایک تاریخ رقم ہونے جا رہی ہے۔ آج سے پہلے جب 2013 کے الیکشن ہوئے تو ان میں پہلی دفعہ قیام پاکستان کے بعد سکھ نمائندہ پنجاب اسمبلی کا اس august House کا ممبر بنا اور اس کا سہرا پاکستان مسلم لیگ (ن) کو جاتا ہے، میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے، میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے اور جناب احسن اقبال کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج دوسری دفعہ تاریخ رقم ہوئی کہ ایک سکھ ممبر حکومتی بنچوں سے ہے اور ایک سکھ ممبر اپوزیشن کے بنچوں پر ہے۔ ہمارا مقصد ایک ہی ہے کہ ہم نے مل کر اس خداداد مملکت پاکستان کی خدمت کرنی ہے، اس کا نام بلند کرنا ہے اور اس کے لئے میرا تعاون ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ جب وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو آپ نے سکھ قوم پر بڑا احسان کیا تھا۔ آپ نے ننکانہ صاحب جو کہ ایک پسماندہ تحصیل تھی آپ نے اس کو ضلع کا درجہ دیا۔ سکھ قوم ہمیشہ آپ کی ممنون رہے گی۔ سکھ قوم نے ہمیشہ آپ کو عزت اور محبت کی نظر سے دیکھا ہے۔ مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ جب آپ نے دو دن کے نوٹس پر گوردوارا کرتارپور صاحب کی وہ روڈ جو بنی نہیں تھی وہ بنوائی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنرل قمر جاوید باجوہ صاحب کا جو موجودہ اقدام کرتارپور راہداری کھولنا ہے۔ یہ محمد میاں نواز شریف نے جو وعدہ سکھ قوم سے کیا تھا۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order in the House.

آپ پہلے ان کی بات سنیں۔ جی، جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میں سیاست یا ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میرا آج پہلا دن ہے۔ چودھری صاحب نے وہاں کام کیا تھا اس لئے میں تعریف کر رہا ہوں۔ آج یہاں پر پاکستان سکھ گوردوارا پربندھک کمیٹی کے موجودہ پردھان، سابقا پردھان موجود ہیں، باقی prominent سکھ لیڈرشپ بھی موجود ہے اور ہم سب چودھری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہر سکھ کا سَر اُس ذی شعور کے سامنے جھکتا ہے جو سکھ گوروں اور سکھ کے گوردوارے کی عزت کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں جنرل قمر جاوید باجوہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سکھ قوم کی ترجمانی کی اور 72سال سے سکھ جو کرتارپور corridor کے لئے struggle کر رہے تھے وہ open ہوا۔

جناب سپیکر! میں اس سے آگے چلنا چاہتا ہوں کہ وہ corridor تو کھل گیا لیکن وہ قوتیں جن کے vested interest ہیں جن کی منافقانہ سوچ ہے وہ نہیں چاہتے کہ سکھ مسلم دوستی آگے بڑھے بلکہ اب وہ ایسے اوچھے ہتھکنڈے اپنا رہے ہیں کہ سکھوں کو کسی نہ کسی طرح مسلمانوں سے دُور کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! آپ کے سامنے موجودہ مثال ہے کہ بھارت کے اندر جس طرح آرٹیکل 370 revoke کیا گیا جس پر ہمارے کشمیری بہن بھائی اپنی آزادی کے لئے struggle کر رہے ہیں۔ اس کے بعد بھارت میں موجودہ شہریت کے قانون پر پاکستان میں بسنے والی پوری سکھ قوم اُس کی پُرزور مذمت کرتی ہے اور ہم سب بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ پچھلے دنوں ننکانہ صاحب میں ناخوشگوار واقعہ پیش آیا اور کون سے ایسے لوگ ہیں جو اس طرح کے واقعات کو پروان چڑھا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس واقعہ نے پاکستان کے اندر بسنے والے سکھوں کی دل آزاری کی، دنیا بھر میں پاکستان کا نام بدنام کیا اور بھارتی میڈیا کو موقع ملا کہ وہ پاکستان کو بدنام کر سکے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ براہِ کرم ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے تاکہ پاکستان کا دنیا بھر میں ایک اونچا مقام ہو۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا تھا کہ میں آج کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہ رہا لیکن موجودہ حکومت کے گوش گزار کروں گا کہ پچھلے پانچ سال ہم حکومتی بنچوں پر تھے اور ہمارے حکومتی بھائی اپوزیشن بنچوں پر تھے تب ہم نے مل کر پہلا سکھ میرج ایکٹ اس اسمبلی میں پیش کیا اور مجھے آج بھی یاد ہے کہ وہ سکھ میرج ایکٹ متفقہ طور پر پاس ہوا۔

جناب سپیکر! مجھے اُس وقت اپوزیشن نے بھی support کیا اور پاکستان دنیا کا پہلا ملک بنا جہاں پر سکھ میرج ایکٹ لاگو ہوا۔ کشمیر کے مسئلہ پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ پارلیمانی وفود بنائے جائیں جن میں حکومتی، اپوزیشن اور اقلیتی ممبران کو بھی شامل کیا جائے جو دنیا بھر میں جا کر پاکستان کا پیغام دے سکیں کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور کشمیر کی آزادی کے لئے ہر پاکستانی لڑائی لڑے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کروں گا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت کی جو گرفتاریاں ہوئی ہیں اُس کی میں پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ جناب احسن اقبال کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوئی ہے حالانکہ انہوں نے نارووال کی تقدیر بدلی ہے اور وہاں اچھا کام کیا ہے۔ آج جب میں اسمبلی آرہا تھا تو میڈیا والے دوست سوال کر رہے تھے کہ پاکستان کے اندر کرکٹ ٹیم آرہی ہے تب میں نے کہا کہ براہِ کرم نارووال کے اندر جناب احسن اقبال نے جو سٹیڈیم بنایا ہے وہ جا کر دیکھیں کہ کتنا خوبصورت اور زبردست سپورٹس کمپلیکس بنا ہے لیکن صرف سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے سٹیڈیم کو controversial بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ہماری پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت جناب احسن اقبال، جناب خاقان عباسی، اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف، خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق جیل میں ہیں اور جس طرح رانا ثناء اللہ کو بلاوجہ چھ ماہ پابند سلاسل رکھا گیا اُن کو رہا کیا جائے تاکہ وہ آکر حکومت کے ساتھ مل بیٹھ کر مہنگائی پر مشاورت کریں۔ عوام اِس وقت مہنگائی کی چکی میں پس رہی ہے لیکن حکومتی وزراء کے اپنے بیان میں تضاد آرہا ہے۔ ایک وزیر آٹے پر کچھ کہہ رہا ہے تو دوسرا وزیر کچھ کہہ رہا ہے۔ ہمارے پاس تجربہ اور علم ہے لہٰذا ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو بتائیں گے کہ کس طرح اس بحران پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں پاکستان کی خدمت، ترقی اور اس ایوان کے تقدس کے لئے حاضر ہوں گا۔ خداوند پاکستان کا حامی وناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی وسائل (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تہاڈی وی نمائندگی ہوگئی اے ہُن۔ تسیں کوئی وکھرا کم پاناں اے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی وسائل (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! بس ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک منٹ بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی وسائل (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے سکھ قوم کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ پنجاب اسمبلی میں دو سکھ ممبر اکٹھے ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں اور پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا چونکہ دوسری بار اس اسمبلی کے ممبر بنے ہیں میں اِن کو بھی آج حلف اُٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اِن کا آج پہلا دن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن ایک چیز clear ہے کہ کرتارپور راہداری کا اعلان purely جناب عمران خان نے کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ ذرا بیٹھ جائیں اور میری بات غور سے سنیں۔ آپ بات صحیح کیا کریں گے۔ انہوں نے جو بات ننکانہ صاحب کے حوالے سے کی ہے تو اُس وقت ننکانہ صاحب کو ضلع declare کرنے کی بابت وہاں پر اُن کے وزیراعلیٰ آئے، ہم نے اکٹھے مل کر سنگ بنیاد رکھا اور وہاں پر سڑکیں بنیں۔ کرتارپور کی پہلی سڑک جس پر چل کر آپ نے آگے کام کیا ہے وہ میں نے بنوائی تھی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

دوسرے نمبر پر اگر باجوہ صاحب ساتھ نہ ہوتے تو یہ سارا کام نہیں ہو سکتا تھا چاہے آپ کچھ بھی کر لیتے۔ ایسے ہی آپ نے خواہ مخواہ کہہ دیا ہے۔

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ چونکہ پہلی دفعہ ممبر بنے ہیں لہٰذا تاریخ سُن لیں۔ مشرف صاحب چلے گئے ہیں اور اُن کو گئے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں لیکن اگر مشرف صاحب میری support نہ کرتے تو میں بھی نہ بنا سکتا۔ اسی طرح جب تک ہمارا ادارہ ساتھ نہیں ہوتا تب تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس کے سربراہ باجوہ صاحب تھے اور پہلی جیہی اوہناں ماری سی فیر ای ایہہ کم شروع ہویا اے۔ اُن کی اجازت سے یہ کام شروع ہوا ہے اور وہ اس میں شامل رہے ہیں۔ کیا آپ کو

پتا ہے کہ جب وہcorridor بن رہا تھا تب انہوں نے بطور آرمی چیف دسvisit خود کئے ہیں، اگر نہیں پتا تو پھر بیٹھ جائیں اور جس بات کا پتا نہ ہو اُس پر بات نہیں کرتے۔

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سولات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر92 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ ٹی ڈی سی پی کے زیر انتظام چلنے والے ہوٹل کی آمدن اور بس سروس سے متعلقہ تفصیلات

***92: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ TDCP (ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب) بہت سے روٹس پر سیاحت کے فروغ اور عوام الناس کو سفری سہولیات دینے کے لئے بس سروس مہیا کرنا تھا؟

(ب) اگر درست ہے تو کون سے روٹس پر محکمہ کی بس سروس بند کر دی گئی ہے اور کون سے روٹس پر بس سروس جاری ہے؟

(ج) صوبہ میں TDCP کے زیر اہتمام کتنے ہوٹل اور ریسٹورنٹ کن جگہوں پر چل رہے ہیں۔ ان ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ سے محکمہ کو گزشتہ دو سال میں 2016-17 اور 2017-18 کے دوران کتنی آمدن حاصل ہوئی، ہوٹل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) محکمہ نے ٹورازم کے فروغ کے لئے گزشتہ دو سالوں 17-2016 اور 18-2017 میں کون کون سے اقدامات اُٹھائے تھے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی ترقی اور عوام الناس کو بہتر سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں سے سروس چلتی تھی جو کہ 1988 سے لے کر 2001 تک جاری رہی۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی لاہور سے ملتان، ملتان سے لاہور، لاہور سے راولپنڈی، راولپنڈی سے لاہور، لاہور سے مری، مری سے لاہور، لاہور سے فیصل آباد، فیصل آباد سے لاہور بس سروس چلتی تھی جو کہ 2001 میں مکمل طور پر بند کر دی گئی تھی اور اب محکمہ کی کسی بھی روٹ پر بس سروس نہیں ہے۔

(ج) ٹی ڈی سی پی نے مختلف مقامات پر ہوٹل / ریسٹورنٹس تعمیر کر رکھے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) TDCP ریزارٹ کلر کہار (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
2) TDCP ریزارٹ۔ چھانگا مانگا۔ ضلع قصور (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
3) TDCP سٹاپ اوور۔ بھوٹ۔ ایکسپریس وے روڈ۔ مری (ریسٹورنٹ)
4) TDCP سٹاپ اوور (ریسٹورنٹ) جی ٹی روڈ۔ کھاریاں
5) TDCP ریسٹورنٹس۔ پتریاٹہ
6) TDCP ریزارٹ۔ کوٹ مٹھن۔ ضلع راجن پور۔ (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
7) TDCP ریزارٹ، لال سوہانرا نیشنل پارک۔ بہاولپور (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
8) TDCP ریزارٹ۔ فورٹ منرو۔ ضلع ڈیرہ غازی خان (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
9) TDCP سٹاپ اوور۔ سخی سرور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ (ریسٹورنٹ)
10) TDCP چنیوٹ سٹاپ اوور۔ (ریسٹورنٹ)
11) چھرہ پانی (ریسٹورنٹ)، گھوڑا گلی (ریسٹورنٹ) اور سالگراں (ریسٹورنٹ)

- یہ تینوں سٹاپ اوورز (stopovers) راولپنڈی تا پرانی مری روڈ پر واقع ہیں جو مرمت کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں

12) ٹورسٹ ریزارٹ کھبیکی لیک، کنہٹی گارڈن، سون ویلی، خوشاب

13) TDCP ریزارٹ۔ جلو پارک۔ لاہور۔ (ہوٹل / ریسٹورنٹ)

(دوسالہ آمدن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(د) ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب (TDCP) نے گزشتہ دو سالوں میں مختلف مقامات پر نئے پراجیکٹ تعمیر کئے ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

"یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی ترقی اور عوام الناس کو بہتر سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں سے بس سروس چلتی تھی جو کہ 1988 سے لے کر 2001 تک جاری رہی۔"

اسی طرح جز (ب) میں روٹس بتائے گئے جن پر یہ بس سروس چلتی تھی۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1988 سے 2001 تک جو بس سروس چلتی رہی وہ کن وجوہات پر بند کرنا پڑی؟ یہ وجوہات منسٹر صاحب بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ 1988 سے لے کر 2001 تک TDCP کی جانب سے مختلف شہروں سے سیاحوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے بس سروس چلائی گئی۔ چونکہ TDCP ایک کارپوریشن ہے جس کا ایک facilitating role تھا تو اس نے یہ initiative لیا اور سیاحوں کو attract کرنے کے لئے مختلف روٹس پر بسیں چلائیں۔ جیسے ہی پبلک سیکٹر نے jump کیا اور اُس کو boost ملا تب TDCP نے quit کیا اور پبلک سیکٹر کو نیا avenue کھول کر دیا۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہر شہر سے دوسرے شہر تک اور سیاحتی مقامات کے لئے پرائیویٹ سیکٹر ہی بس سروس چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جناب سپیکر! جز (ج) میں سوال تھا کہ ان کے ہوٹل اور restaurants کی 17-2016 اور 18-2017 کی آمدن کتنی ہے تو دی گئی لسٹ میں 13 ہوٹل اور restaurants کا ذکر کیا گیا ہے جن میں تین ہوٹل, tourist resorts Kallar Kahar، tourist resorts Lal Sohanra اور پھر TDCP stopover khajuot Murree National Park Bahawalpur کی آمدن 17-2016 سے 18-2017 میں کم ہوئی ہے تو کیا انہوں نے اس کا آڈٹ کروایا اور اس کی وجوہات معلوم کی ہیں تو ان سے آگاہ کیا جائے کیونکہ مہنگائی تو دن بدن بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے آمدن میں اضافہ ہونا چاہئے تھا لیکن ان تین ہوٹلوں کی آمدن کیوں کم ہوئی، آخری نمبر 13 پر TDCP resorts جلو پارک لاہور میں 17-2016 میں بھی اور 18-2017 میں بھی کوئی انکم نہیں ہے تو اس کی وجوہات بھی منسٹر صاحب بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ تو depend کرتا ہے کہ traveler یا tourist کا influx کس علاقے کی طرف ہے۔ وہ جس علاقے کی طرف جائیں گے اس علاقے کے resorts میں obviously زیادہ revenue generate ہو گا۔ باقی یہ جلو پارک لاہور کی بات کر رہے ہیں تو وہ آج سے کئی سال پہلے ایک پرائیویٹ کمپنی نے لیا تھا جس کا کیس litigation میں چل رہا ہے اس لئے دونوں سالوں کی آمدن نہیں لکھی گئی۔

جناب سپیکر: اس کا ویسے آڈٹ تو ہوتا ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! Regular annual basis پر آڈٹ ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب علی عباس خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1248 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔115 میں گراؤنڈ اور سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*1248: **جناب علی عباس خان:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔115 فیصل آباد میں کھیلوں کے لئے کتنے گراؤنڈ اور سٹیڈیم موجود ہیں؟

(ب) ان گراؤنڈز اور سٹیڈیم میں حکومتی معاونت سے کس کس کھیل کے کون کون سے مقابلہ جات منعقد کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پی پی۔115 فیصل آباد میں انڈور گیمز کے لئے سپورٹس کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) پی پی۔115 میں ڈویژنل سپورٹس آفس کے زیر انتظام صرف ایک ہاکی سٹیڈیم، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد میں واقع ہے۔اس کے علاوہ مختلف سکولز اور کالجز میں گراؤنڈز موجود ہیں جو سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ہیں جن کے بارے میں وہی بہتر بتا سکتے ہیں۔

(ب) ہاکی سٹیڈیم فیصل آباد میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس اور ڈویژنل سپورٹس آفس کے زیر اہتمام سپورٹس بورڈ پنجاب کی طرف سے جاری کردہ شیڈول کے مطابق (بوائز اینڈ گرلز) کے ہاکی مقابلہ جات کا انعقاد ہوتا رہتا ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن بھی ہاکی کے ٹورنامنٹ کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے پی پی۔115 میں ابھی تک انڈور گیمز کے لئے سپورٹس کمپلیکس کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں کیونکہ ملحقہ علاقوں میں تقریباً دو سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر کمشنر آفس فیصل آباد کے زیر انتظام الفتح سپورٹس کمپلیکس اور کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس انڈور گیمز کے لئے موجود ہیں۔فیصل آباد ضلع میں درج ذیل بارہ سپورٹس کی سکیمز تاحال زیر تکمیل ہیں جن میں انڈور گیمز کی سہولیات بھی شامل ہیں۔ان سکیمز کو مکمل کرنے کے بعد نئی سکیمز کی ضرورت کے بارے میں غور کیا جائے گا:

1) کنسٹرکشن آف انٹرنیشنل لیول سکواش کورٹ، الفتح سپورٹس کمپلیکس فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
2) کنسٹرکشن آف ٹیبل ٹینس اکیڈمی، الفتح سپورٹس کمپلیکس، فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
3) کنسٹرکشن آف یوتھ ہاسٹل، سپورٹس کمپلیکس، فردوس کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
4) کنسٹرکشن آف سینتھیٹک اتھلیٹکس ٹریک جھنگ روڈ فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
5) کنسٹرکشن آف ہینڈ بال کورٹ بالمقابل اسلامیہ مدرسہ ہائی سکول، فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
6) کنسٹرکشن آف جناح سٹیڈیم جڑانوالہ، فیصل آباد (PMU)۔
7) کنسٹرکشن آف 7*7 فٹبال گراؤنڈ سپورٹس ایونیو، فیصل آباد (PMU)۔
8) ڈویلپمنٹ آف کرکٹ گراؤنڈ 8 چک شہباز نگر، فیصل آباد (PMU)۔
9) کنسٹرکشن / ری ہیبلیٹیشن کینال کرکٹ سٹیڈیم تاندلیانوالہ، فیصل آباد (PMU)۔
10) کنسٹرکشن / ری ہیبلیٹیشن بوہڑوالی کرکٹ گراؤنڈ فیصل آباد (PMU)۔
11) اپ گریڈیشن شہباز شریف کرکٹ گراؤنڈ فیصل آباد (PMU)۔
12) کنسٹرکشن آف پریکٹس پچز ہاکی گراؤنڈ مین ہاکی سٹیڈیم، فیصل آباد (PMU)۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پی پی۔115 فیصل آباد میں کھیلوں کے لئے کتنے گراؤنڈز اور سٹیڈیم موجود ہیں تو جواب میں لکھا گیا ہے کہ پی پی۔115 میں ڈویژنل سپورٹس آفس کے زیر اہتمام صرف ایک ہاکی سٹیڈیم مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں واقع ہے اس کے علاوہ مختلف سکولز اور کالجز میں گراؤنڈز موجود ہیں جو سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ہیں جن کے بارے میں وہی بہتر بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ صوبائی حلقہ تقریباً چار لاکھ کی آبادی پر محیط ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پی پی۔115 میں اس سٹیڈیم کے علاوہ کوئی ایک ایسا گراؤنڈ بتا سکتے ہیں جس میں فٹبال، ہاکی، والی بال یا کوئی دوسری game ہو سکتی ہو؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ بالکل بجا فرما رہے ہیں کہ ہر پی پی میں اس طرح کی کوئی نہ کوئی سہولت نوجوانوں اور کھلاڑیوں کے لئے ہونی چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے حکومت میں آتے ہی ساری تحصیلیں identify کیں تو

پنجاب میں 61 ایسی تحصیلیں تھیں جہاں پر تحصیل کی سطح پر کوئی ایسا infrastructure موجود نہ تھا لیکن اب اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور 24 تحصیلوں پر کام اس سال میں شروع ہو چکا ہے باقی پر اگلے سال میں کام شروع ہو جائے گا۔ ان کے اس حلقے کے ساتھ دو یا تین کلومیٹر کے radius میں ہمارے دو complexes already موجود ہیں جن میں الفتح اور کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس ہیں چونکہ فیصل آباد شہر میں پی پی کے کافی زیادہ حلقے ہیں تو اس شہر میں تمام games کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈز اور جمنیزیم موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں ایک چیز ہے کہ ہم گراؤنڈز وغیرہ بنوا تو بڑے شوق سے لیتے ہیں مگر ان کی کوئی maintenance ہوتی ہے، انہیں کوئی look after کرنے والا ہے اور نہ ہی وہ sustainable ہوتے ہیں پھر basically سب اُجڑ جاتے ہیں۔ اگر کوئی سپورٹس کمپلیکس یا گراؤنڈ بنا ہو تو پہلے اس پر کوئی مشورہ ہو جائے کہ اس کو کوئی owns بھی کرے گا یا نہیں تو ایسے یہ بہت سارے گراؤنڈز وغیرہ پنجاب میں ہیں۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں اور ہم نے اس کی پالیسی بنا لی ہے۔ اب ہم تحصیل کی سطح پر نئے سپورٹس کمپلیکس بنانے جا رہے ہیں جو main road پر یا کمرشل جگہ پر موجود ہے تو ان کا جو front سڑک کے ساتھ ہے اس کو ہم sustainable بنانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو ویسے ہی تحصیل کی سطح پر کر کے وہیں اس کو ارد گرد سے اس طریقے سے develop کریں کہ وہاں ہاکی کا گراؤنڈ بھی بن جائے، کرکٹ بھی کھیلی جا سکے اور فٹبال کے میچ بھی کھیلے جا سکیں تو پھر لوگوں کا تحصیل کی سطح پر interest ہو سکتا ہے۔ اگر ایک ایک ایم پی اے کے حلقے میں یہ سسٹم چلا جائے گا تو پھر یہی ہو گا جو لسٹ آئی ہے تو اس کے لئے ایک پالیسی بنا لیں۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! بالکل پالیسی بن چکی ہے اور ہم تحصیل کی سطح پر یہ کرنے جا رہے ہیں کہ انہیں sustainable بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس کے main پر کمرشل مارکیٹس بنائی جائیں اور وہ خود ہی اپنا revenue generate کر سکیں جس سے ان کی maintenance بھی ہوتی رہے۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ایک ہاکی سٹیڈیم فیصل آباد شہر میں ہے تو میری گزارش ہو گی کہ منسٹر صاحب صرف یہ بتا دیں کہ پچھلے ایک سال میں کوئی ایک ہاکی کا ٹورنامنٹ وہاں پر منعقد کیا ہو۔ وہ ہاکی سٹیڈیم جہاں پر آسٹرو ٹرف لاکھوں اور کروڑوں روپے لگا کر بنائی گئی تھی تو اگر وہ کھیلنے کے قابل ہو، اگر اس ہاکی سٹیڈیم میں آپ اندر جائیں تو وہ بھوت بنگلے کا منظر پیش کر رہا ہے تو اس کو کس نے maintain کرنا ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اس سٹیڈیم میں ایک ٹورنامنٹ منعقد نہیں ہوا، اس کو کسی نے maintain نہیں کیا اور وہاں پر کوئی جنگلے نہیں رہے بلکہ آپ یقین مانیں کہ اگر اندر جائیں تو خوف کی فضا محسوس ہو گی۔

جناب سپیکر: جناب علی عباس خان! ان کو آئے ہوئے ابھی ایک سال ہوا ہے۔۔۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سارے سٹیڈیم اسی وجہ سے نہیں ہو رہے کہ آپ جب سٹیڈیم وغیرہ بناتے ہیں تو اس کا کوئی نظام نہیں بناتے کہ اس کو ہم نے کیسے maintain کرنا ہے، کیسے sustainable بنانا ہے اور یہاں پر کیسے میچ ہوں گے تو یہ چیز missing ہے اسی لئے آپ کو پالیسی reframe کرنی پڑے گی۔ جب تک آپ ڈسٹرکٹ اور تحصیل کی سطح پر سپورٹس کمپلیکس کو strengthen نہیں کرتے، وہاں کی ٹیموں کے آپس میں مقابلے شروع نہیں کرواتے، کیونکہ نیشنل ٹیمیں وہاں سے نکلتی ہیں جو کہ آپ کو انہی اضلاع سے ملیں گی اور تحصیلوں سے ملیں گی۔ ضلع کے مقابلے جب ڈویژن کی سطح پر ہوں گے تو اسی طرح ٹیمیں اور کھلاڑی آگے آتے ہیں۔ آپ کرکٹ کو دیکھ لیں کہ جو کاؤنٹی کے میچ شروع ہوتے ہیں تو ہمیں اس level پر جا کر یہ کرنا ہو گا۔ چاہے ہماری ہاکی ہے، فٹبال ہے یا کوئی بھی game ہے تو جب آپ وہاں جا کر اس کو strengthen نہیں کریں گے

تو یہ کامیابی نہیں ملے گی۔ پالیسی ایسی بنائیں کہ وہاں سے شروع کریں جس کی ownership پنجاب حکومت کی اور آپ کے محکمے کی ہو تو پھر یہ کام صحیح چلے گا۔ باقی سوال جواب ٹھیک ہے آپ کر لیں۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ اس ہاکی سٹیڈیم کی kindly جلد سے جلد بہتری کے لئے، اس کے آسٹروٹرف کے لئے کام کیا جائے تاکہ وہ working میں ہو اور وہاں پر نوجوان بچے ہاکی کھیل سکیں۔ یقین مانیں ماضی میں جب ہماری قومی ہاکی ٹیم ہوتی تھی تو فیصل آباد اور گوجرہ کے چھ یا سات کھلاڑی اس میں ہوتے تھے لیکن اب سٹیڈیم کے حالات دیکھ لیں تو یقین مانیں کہ بُرے سے بُرے حالات ہوئے ہوئے ہیں اس لئے اس پر مہربانی کریں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش ہو گی کہ ہمیں بہت بڑی land گراؤنڈز کے لئے نہیں چاہئے بلکہ اگر آپ indoor کمپلیکس بھی بنا دیں جہاں indoor games بھی ہوں تو آپ کی نئی نوجوان نسل جو اس video games اور کمپیوٹر پر جا کر بیٹھی ہوئی ہے اور اس سے ان کی growth پر بھی اثر پڑ رہا ہے تو یقین مانیں کہ اگر یہ کام ہو جائے تو وہ بچے اس بات پر آپ کو دعائیں گے۔ وہ نوجوان نسل گراؤنڈز میں آئے گی جس سے آپ کی اگلی نسل صحت مند اور توانا پیدا ہو گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1282 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پسرور میں سپورٹس گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*1282: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ پسرور میں ایک سپورٹس گراؤنڈ کی منظور ہوئی تھی جس پر کام بھی شروع کیا گیا تھا کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

Brief data of scheme is as follows:

1	Cost of Scheme:	21.741 Million
2	Funds released:	11.696 Million
3	Physical Progress:	60 Percent
4	Financial Progress:	53 Percent

یہ سکیم مالی سال2017-18میں شروع ہوئی تھی۔ حکومت نے اب تک 11.696 ملین روپے فنڈز مہیا کئے ہیں۔ یہ سکیم 2019-20کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کی جارہی ہے اور اس کی تکمیل کے لئے مزید10.045 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہ سکیم مالی سال2019-20میں مکمل کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں جواب سے satisfied ہوں لیکن ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹیڈیم کا آدھے سے زیادہ کام ہو چکا ہے لیکن بہتر تو یہ تھا کہ اسی سال میں اگر وزیر موصوف کوشش کرتے اور کچھ فنڈز ریلیز ہو جاتے۔ یہ ان کے اپنے معاملات ہیں۔ اگر کوئی مالی مشکلات ہیں تو میں چاہوں گا کہ یہ assure کر دیں۔ اگر اسی مالی سال ہو سکتا ہے تو کر دیں تاکہ یہ نہ ہو کہ جب اگلے مالی سال میں فنڈ جاری ہوں اور کام شروع ہو تو جتنا کام ہوا ہے وہ بھی برباد ہو جائے۔ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہے وہاں ساتھ ہی فٹبال گراؤنڈ ہے، ساتھ ہی ہاکی گراؤنڈ ہے اور ساتھ ہی کرکٹ گراؤنڈ ہے یہ بڑا جامع منصوبہ ہے۔ اگر اس سال possible نہیں ہے تو کم از کم یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اگلے بجٹ میں ہر صورت اس کے لئے پیسے جاری ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! اس سکیم کے لئے2019-20کے ADP میں 10.45 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہ انشاءاللہ تعالیٰ اسی سال مکمل بھی ہو گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1387 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: گرلز کالجز میں سپورٹس کی کارکردگی کی بنیاد پر طالبات کو وظیفہ دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*1387: **محترمہ عابدہ بی بی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت کی طرف سے گرلز کالجز میں سپورٹس میں غیر معمولی کارکردگی کی بناء پر وظیفہ جاری کئے جانے کی پالیسی ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع راولپنڈی میں کتنی طالبات کو سپورٹس میں نمایاں کارکردگی کی بنیاد پر کتنا وظیفہ دیا گیا؟

(ج) اگر گرلز کالجز میں سپورٹس کی کارکردگی کی بنیاد پر پالیسی موجود ہے تو اس میں مزید بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے گرلز کالج میں سپورٹس میں غیر معمولی کارکردگی کی بنا پر وظیفہ جاری کئے جانے کی پالیسی نہ ہے تاہم محکمہ ایجوکیشن سے اس معاملے میں پوچھا جا سکتا ہے۔

(ب) ہمارے متعلقہ نہ ہے تاہم محکمہ ہائر ایجوکیشن سے پوچھا جانا مناسب ہے۔

(ج) ہمارے متعلقہ نہ ہے تاہم محکمہ ہائر ایجوکیشن سے پوچھا جانا مناسب ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں گرلز کالج میں جو بچیاں پڑھتی ہیں وہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ گیمز پر بھی بہت زیادہ محنت کرتی ہیں لیکن انہیں کوئی وظیفہ نہیں دیا جاتا۔ ایسی بچیاں جو آگے جا کر نیشنل لیول پر بھی کھیلتی ہیں وہ نہ صرف سکول و کالج بلکہ ملک کا نام بھی روشن کرتی ہیں تو کیا ان کے لئے کوئی وظیفہ دینے کی پالیسی بنائی جائے گی یا نہیں بنائی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ہمارے بچے جو پنجاب لیول پر، ایریا لیول پر یا ورلڈ لیول پر جیت کر آتے ہیں وہ پاکستان کا نام بلند کر کے آتے ہیں ان کو سپورٹس بورڈ پنجاب one time اچھی گرانٹ دیتا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یونیورسٹی یا کالجز میں جو مقابلہ جات ہوتے ہیں ان میں جو انعام یا پوزیشن لینے والے بچے ہیں ان کے بارے میں محکمہ ہائر ایجوکیشن فیصلہ کرتا ہے کہ ان کو کتنا انعام دیا جائے لیکن جو بچے پنجاب لیول پر، انٹرنیشنل لیول یا ورلڈ لیول پر جیت کر آتے ہیں ان کو سپورٹس بورڈ پنجاب گرانٹ دیتا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! آپ محکمہ ہائر ایجوکیشن والوں سے پوچھ لیں وہاں کوئی وظیفہ نہیں دیا جاتا کیونکہ ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ یہ جو گرلز کالج ہے یہاں میں بھی پڑھی ہوں اور اس کالج کی سپورٹس کی بچیاں ہمیشہ سے نیشنل لیول کی player بن کر نکلی ہیں اور میں بھی نیشنل لیول پر کھیلتی رہی ہوں۔ بہت سی سٹوڈنٹس ایسی ہوتی تھیں اور ابھی بھی ہیں جو فیس ادا نہیں کر سکتیں۔ پھر ہماری سپورٹس کی ٹیچر تمام سٹوڈنٹس اور ٹیچرز سے سو سو روپے جمع کر کے ان کی فیس ادا کرتی تھی۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ سپورٹس کی ان بچیوں کے لئے کوئی وظیفہ مقرر کروا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات صحیح ہے۔ منسٹر صاحب! آپ سپورٹس کی ایک پالیسی بنا رہے ہیں اس میں یہ ضرور کریں کہ کالج میں ایک سپورٹ آفیسر ہوتا ہے اس کا عہدہ بہت ہیignore ہے اس عہدے کوstrengthen کریں اور اچھے لوگ لے کر آئیں۔ جو مقابلہ کرتے ہیں ان کے لئےattraction رکھیں اور انعام بڑھائیں۔ یہ پالیسی کا حصہ بننا چاہئے۔ جیسے ابھی ہماری ایم پی اے کہہ رہی تھیں اس لئے آپ کی جو نئی پالیسی بن رہی ہے اس میں یہ چیزیںinduct ہونی چاہئیں۔ محترمہ جس کالج کا کہہ رہی ہیں اس کو بھی دیکھ لیا جائے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! بہت سے سکول اور کالجز ہیں جہاں پر اسامیاں ہیں لیکن سپورٹس ٹیچرز نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی ایک پالیسی آنی چاہئے کہ ہر سکول میں سپورٹس ٹیچر ہو اور ایک گراؤنڈ بھی ہو۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ محکمہ سکول ایجوکیشن اور محکمہ ہائر ایجوکیشن کاdomain ہے ہمارے محکمہ میں تحصیل، ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل لیول کے آفیسرز ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پھر بھی آپ پالیسی میں شامل کریں۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ ابھی نماز کے وقفے سے پہلے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آگے میرا سوال ہے جو بہت ہی اہم ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے ہی لوگوں نے کہا ہے کہ اتنا ہی رکھیں۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال، محکمہ سپورٹس کے زیر انتظام

گراؤنڈز کی تعداد اور منعقدہ ٹورنامنٹس سے متعلقہ تفصیلات

*1446: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں محکمہ سپورٹس کے زیر انتظام کتنے گراؤنڈز / کمپلیکس ہیں کتنے مکمل اور کتنے زیر تکمیل ہیں یہ کن کن کھیلوں کے لئے مختص ہیں ہر گراؤنڈ میں کون کون سی ٹیم / پرائیویٹ کلب گیم کرتے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ساہیوال میں جتنے گراؤنڈز / سٹیڈیم کی تعمیر گزشتہ دور حکومت کے ADP کی سکیم میں شامل تھے وہ کون کون سے ہیں ان پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں، کتنے فنڈز مزید درکار ہیں اور حکومت نے رواں مالی سال19۔2018 کے بجٹ میں کتنے فنڈز مختص کئے ہیں نیز یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں سال18۔2017اور19۔2018 میں محکمہ سپورٹس کے زیر انتظام کتنے پروگرامز / ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا، کتنا بجٹ ان کے لئے دیا گیا اور اخراجات کیا ہوئے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ساہیوال سپورٹس آفس میں کتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر ہیں اور کتنے مستقل ہیں افسران و عملہ کی تفصیل گریڈ وار اور عرصہ تعیناتی وار سے آگاہ کریں نیز کیا ڈیلی ویجز ملازمین کے بقایاجات محکمہ کے ذمہ ہیں تو ان کو کب تک ادائیگی ہو جائے گی؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف)

(i) ساہیوال میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام آٹھ عدد سپورٹس گراؤنڈ موجود ہیں۔

1۔ سٹیڈیم دو عدد 2۔ کھیلنے کی گراؤنڈز ایک عدد

3۔ جمنیزیم ایک عدد 4۔ سوئمنگ پول دو عدد

(ii) آٹھ عدد سپورٹس گراؤنڈ مکمل ہیں اور 9 عدد گراؤنڈز زیر تعمیر ہیں۔

1۔ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم فلڈلائٹ

2۔ جم خانہ کرکٹ گراؤنڈ فلڈلائٹ

3۔ فٹبال گراؤنڈ فلڈلائٹ
گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ہڑپہ R-7/103

4۔ فٹبال گراؤنڈ فلڈلائٹ L14/39

5۔ کبڈی سٹیڈیم اقبال نگر

6۔ فٹبال سٹیڈیم R,92/6-R,110/9-L6/91

7۔ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم

8۔ کرکٹ گراؤنڈ R-6/96

9۔ سپورٹس سٹیڈیم گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول L-12/45

(iii)

1۔ ہاکی 2۔ فٹبال

3۔ باسکٹ بال 4۔ کرکٹ

5۔ سپورٹس جمنیزیم

سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ کنٹرول تمام گراؤنڈز سے مستفید ہونے والی ٹیمیں/کلب مندرجہ ذیل ہیں:

رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی	ظفر علی سٹیڈیم
1۔ اتھلیٹک کلب ایسوسی ایشن	1۔ اتھلٹکس ایسوسی ایشن
2۔ تحصیل کرکٹ ایسوسی ایشن	2۔ ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن ساہیوال
سپورٹس ہاکی گراؤنڈ	جمنیزیم
1۔ ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن	1۔ ڈسٹرکٹ بیڈ منٹن ایسوسی ایشن
2۔ سمیعہ عباس اکیڈمی (ہاکی)	2۔ ڈسٹرکٹ ٹیبل ٹینس ایسوسی ایشن
جناح سوئمنگ پول	3۔ ڈسٹرکٹ باکسنگ ایسو سی ایشن

1-ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن
4-کراٹے ایسوسی ایشن
راوی ٹینس کلب
5-ڈسٹرکٹ ریسلنگ ایسوسی ایشن
1-ڈسٹرکٹ ٹینس ایسوسی ایشن
6-باسکٹ بال ایسوسی ایشن
رائے علی نواز سوئمنگ چیچہ وطنی
ایگل فٹبال گراؤنڈ
1-ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن
1-ایگل فٹبال کلب
2-ڈسٹرکٹ کبڈی ایسوسی ایشن

(ب)

(i) ساہیوال میں جتنے گراؤنڈز / سٹیڈیم کی تعمیر گزشتہ دور میں ADP سکیم میں شامل تھے۔اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیم نام:

1) قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم فلڈ لائٹ
2) جم خانہ کرکٹ گراؤنڈ فلڈ لائٹ
3) فٹبال گراؤنڈ فلڈ لائٹ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ہڑپہ /103 R7
4) فٹبال گراؤنڈ فلڈ لائٹ /14-L 39
5) کبڈی سٹیڈیم اقبال نگر
6) فٹبال سٹیڈیم 91/L6-9/R,110-6/R,92
7) قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم
8) کرکٹ گراؤنڈ /6-R 96
9) سپورٹس سٹیڈیم گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول /12-45L

(ii) ان سکیموں کی منظوری 382.955 ملین روپے ہوئی تھی اور کل 89.792 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔مزید 293.163 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں۔

(iii) رواں سال 2018-19 میں 54.305 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔

(iv) یہ سکیم سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گی۔

(ج)

(i) ساہیوال میں سال 2017-18 اور 2018-19 محکمہ سپورٹس کے زیر انتظام کل بیس پروگرام / ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔

(ii) 2017-18 سپورٹس بجٹ میں -/ 2370000 روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے کل -/ 2369860 خرچہ کیا گیا۔

2018-19 میں سپورٹس بجٹ میں -/1126000 روپے مختص کئے گئے تھے۔ جس میں سے -/1125763 روپے خرچہ کیا گیا۔

(د)

(i) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس ساہیوال میں 16 ڈیلی ویجز ملازمین ہیں اور بارہ مستقل ملازم ہیں۔

(ii) افسران اور عملہ کی تفصیل گریڈوار مندرجہ ذیل ہیں:

افسران

1) اکبر مراد ڈویژنل سپورٹس آفیسر ساہیوال گریڈ18 (عرصہ تعیناتی گیارہ ماہ)
2) عبدالقیوم ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر ساہیوال گریڈ17 (عرصہ تعیناتی تین ماہ)
3) محمد عامر رشید تحصیل سپورٹس آفیسر ساہیوال گریڈ16 (عرصہ تعیناتی 9ماہ کنٹریکٹ)
4) نازیہ ناہید تحصیل سپورٹس آفیسر چیچہ وطنی گریڈ16 (عرصہ تعیناتی 9ماہ کنٹریکٹ)

عملہ

5) افتخار احمد کلرک تحصیل سپورٹس آفس ساہیوال گریڈ11 (عرصہ تعیناتی تین سال)
6) حق نواز کلرک تحصیل سپورٹس آفس چیچہ وطنی گریڈ11 (عرصہ تعیناتی گیارہ سال)
7) غضنفر نوید نائب قاصد ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ1 (عرصہ تعیناتی چار سال)
8) سعدیہ ریاض نائب قاصد ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس ساہیوال گریڈ1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
9) زین مشتاق چوکیدار ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
10) علی نواز چوکیدار ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
11) محمد عظیم چوکیدار ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
12) اسد علی خاکروب ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
13) انتظار حسین خاکروب ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)

(iii) تمام ڈیلی ویجز ملازمین کی ادائیگی کر دی گئی ہے کوئی بقایا ذمہ نہ ہے۔

سرگودھا: تحصیل کوٹ مومن میں
سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1453: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹ مومن میں سپورٹس کمپلیکس تعمیر کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 4 کروڑ روپے کی رقم دی جا چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک کے کام میں صرف ایک کروڑ روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے مزید 4 کروڑ روپے کی رقم دی جا رہی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) جی ہاں! اس سکیم کی تعمیر کے لئے مبلغ 88.230 ملین روپے منظور ہوئے ہیں۔

(ب) اس سکیم کی ٹوٹل رقم جو release ہوئی ہے 3،56،00000 روپے ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے اب تک 3،23،00،000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کہ کوٹ مومن سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے اس مالی سال 20-2019 میں 4 کروڑ روپے کی رقم دی جا رہی ہے۔ اس مالی سال 20-2019 میں اس سکیم کے لئے مبلغ 5.351 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔

میاں چنوں میں جمنیزیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1695: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں چنوں میں جمنیزیم کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا اور کب ختم ہونا تھا؟

(ب) اس پر کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے اور کتنی رقم اس پر خرچ ہو چکی ہے؟
(ج) اس کی تعمیر کے کون کون سے کام بقایا ہیں اور اس کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں، کتنے ملازمین اس کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
(د) اس کا بقایا کام کب تک مکمل ہو گا اور یہ کب تک فنکشنل ہو جائے گا؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) میاں چنوں میں جمنیزیم کی تعمیر کا کام سال 10-2009 میں شروع ہوا تھا اور اس کو 19-12-2016 کو مکمل ہونا تھا۔
(ب) اس سکیم کا 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 5 فیصد بقایا ہے۔ اب تک 109.510 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔
(ج) 1۔ فنشنگ کا کام باقی ہے۔
2۔ ٹف ٹائلز لگنی باقی ہیں۔
3۔ دروازے لگنے باقی ہیں۔
سکیم ہذا کے لئے تاحال کوئی ملازم بھرتی نہ کیا گیا۔
(د) کیونکہ یہ سکیم پی اینڈ ڈی نے اس مالی سال 20-2019 میں شامل نہیں کی اس لئے تاحال اس کے مکمل اور فنکشنل ہونے کا حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس سکیم کی منظوری کے لئے پی اینڈ ڈی سے بات جاری ہے۔

لاہور میں تاریخی عمارت بدھو کا آوا کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1757: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بدھو کا آوا جی ٹی روڈ باغبانپورہ کی تاریخی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیا حکومت اس کی تعمیر ومرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(ب) کیا بدھو کا آوا کے نام پر کتنی زمین کہاں کہاں ہے، تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔بدھو کا مقبرہ کی موجودہ حالت تسلی بخش اور بہتر ہے۔

جی، ہاں! حکومت پنجاب نے حال ہی میں اس تاریخی عمارت کی مرمت وبحالی کا کام کروایا ہے اور مزید بحالی کا کام کروانے کا ارادہ ہے۔اس کے علاوہ محکمہ نے اس کے باغ کی بحالی کے لئے PHA کو ادائیگی کی ہے جس پر کام ہونے والا ہے۔محکمہ نے PHA کو باغ کی بحالی کے لئے 1.050 ملین کی ادائیگی کی ہے اس ادائیگی سے PHA نے پمپ لگانے کے لئے بورنگ کر لی ہے، پلاٹ کی لیولنگ کے بعد گھاس لگا دیا ہے اور چار کیاریاں اور پودے بھی لگادیئے ہیں۔

(ب) بُدھو کا مقبرہ کی زمین تقریباً ایک کنال چار مرلہ ہے جو کہ بُدھو کے مقبرہ کے ارد گرد ہے اور جی ٹی روڈ پر UET کے مین گیٹ کے سامنے واقع ہے، اس زمین کو حصاری دیوار کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے۔

ضلع لاہور میں تاریخی عمارتوں کی تعداد، مقام وتزئین وآرائش کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1758: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں تاریخی عمارتیں کس کس جگہ پر ہیں اوران کی حالت کیسی ہے؟

(ب) سال 2018-19 کے دوران ضلع بھر کی تاریخی عمارتوں کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے کتنا فنڈ مختص کیا تھا اور کن کن عمارتوں پر خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) ضلع لاہور میں کل 172 محفوظ عمارات یعنی "Protected Monuments" ہیں۔

اِن محفوظ عمارات میں سے پچیس عمارات محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت ہیں اور دیگر تمام محفوظ عمارات جو اس فہرست میں شامل ہیں وہ مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں اور پرائیویٹ افراد کی ملکیت ہیں اوران عمارات کا انتظام اور دیکھ بھال انہی محکموں / افراد

کے سپُرد ہے۔ان کی حالت تسلی بخش ہے۔باقی ماندہ 147 عمارات جو" محفوظ عمارات" کی فہرست میں شامل ہیں اور محکمہ ہذا کی ملکیت نہیں ہیں ان کی فہرست کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع بھر کی جو تاریخی عمارات محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت ہیں اُن کی دیکھ بھال کے لئے 2018-19 میں مختص فنڈز 51.115 ملین روپے تھے۔ان میں سے 41.760 ملین روپے کے فنڈز جاری ہوئے۔جاری ہونے والے تمام فنڈ مکمل خرچ ہوئے۔ مختص فنڈ اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں کھیلوں کے سٹیڈیم، گراؤنڈز اور جمنیزیم کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2040: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے سٹیڈیم، سپورٹس گراؤنڈز اور جمنیزیم ہیں اوران میں کون کون سے کھیلوں کی کون کون سی سہولیات دستیاب ہیں؟

(ب) کیا ان سٹیڈیمز، سپورٹس گراؤنڈز اور جمنیزیم میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے اجازت بھی درکار ہوتی ہے اگر ہاں تو کس اتھارٹی کی؟

(ج) گکھڑ سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر کا آغاز کب کیا گیا اور یہ منصوبہ کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

(د) گکھڑ سپورٹس سٹیڈیم پر کتنی لاگت آئے گی اور مذکورہ منصوبہ کا پراجیکٹ ڈائریکٹر کس کو مقرر کیا گیا؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف)

- گوجرانوالہ شہر میں دو سٹیڈیم اور ایک جمنزیم ہال ہے۔
- جناح کرکٹ سٹیڈیم میں کرکٹ کھیلنے کی سہولت ہے۔
- منی سپورٹس کمپلیکس میں ہاکی، فٹبال، والی بال، اتھلیٹکس، جمناسٹک، ریسلنگ، ویٹ لفٹنگ کے لئے سہولت موجود ہے۔
- سٹی سپورٹس کمپلیکس میں بیڈ منٹن، لان ٹینس، باسکٹ بال اور ٹیبل ٹینس کھیلنے کی سہولت ہے۔
- جمنزیم ہال گوجرانوالہ میں بیڈ منٹن، باکسنگ، والی بال، باسکٹ بال، تائیکوانڈو، کراٹے، ووشو اور ریسلنگ کی سہولت موجود ہے۔

(ب)

- جی ہاں اجازت درکار ہوتی ہے۔
- جناح سٹیڈیم، منی سپورٹس کمپلیکس اور سٹی سپورٹس کمپلیکس کی اجازت ڈویژنل سپورٹس آفیسر اور کمشنر گوجرانوالہ سے لی جاتی ہے۔
- جمنزیم ہال کی اجازت ڈی ایس او اور ڈپٹی کمشنر دیتے ہیں۔

(ج) گکھڑ سٹیڈیم کا آغاز نومبر 2017 سے ہوا۔

- 30۔ستمبر 2019 کو مکمل ہو گا۔
- اس سٹیڈیم پر لاگت 365 ملین روپے آئے گی۔
- پراجیکٹ ڈائریکٹر محمد اکرم صوبن PMU سپورٹس بورڈ پنجاب ہیں۔

(د) کیونکہ یہ سکیم پی اینڈ ڈی نے اس مالی سال 20-2019 میں شامل نہیں کی اس لئے تاحال اس کے مکمل اور فنکشنل ہونے کا حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس سکیم کی منظوری کے لئے پی اینڈ ڈی سے بات جاری ہے۔

لاہور: شالامار باغ کے رقبہ کی تعداد،

ملازمین اور ماہانہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*2098: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تاریخی شالامار باغ لاہور کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) شالامار باغ میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس باغ کی صفائی پر کتنے ملازم مامور ہیں؟

(د) اس باغ کی ماہانہ آمدن کیا ہے؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) شالامار باغ کا کل رقبہ 40 ایکڑ ہے جو کہ باغ کے تین تختوں پر مشتمل ہے۔

(ب) شالامار باغ میں کل 68 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد	عہدہ	تعداد
سب ڈویژنل آفیسر	ایک	گارڈن اسسٹنٹ	ایک
سیکورٹی سپروائزر	دو	سپروائزر	ایک
سیکورٹی گارڈ	چونتیس	سویپر	پانچ
بیلدار	چھ	مالی	سترہ
ایک	نائب قاصد		

(ج) اس باغ کی صفائی پر پانچ سویپر اور چھ بیلدار کل گیارہ ملازم مامور ہیں۔

(د) شالامار باغ کی سالانہ آمدن کے حساب سے اوسطاً ماہانہ آمدن تقریباً -/12,42,000 روپے بنتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بکنگ کاؤنٹر کا سالانہ ٹھیکہ کی رقم	-/1,24,90,000 روپے
کار پارکنگ کا سالانہ ٹھیکہ کی رقم	-/7,70,000 روپے
کنٹین کا سالانہ ٹھیکہ کی رقم	-/16,42,960 روپے
کل سالانہ آمدن	-/1,49,03,222 روپے
اوسطاً ماہانہ آمد	-/12,41,935 روپے

ضلع گجرات: جلال پور جٹاں میں سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2119: **جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں سٹیڈیم بنانے کے لئے ایک قطعہ اراضی گجرات جلال پور جٹاں بائی پاس روڈ پر کافی عرصہ پہلے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹیڈیم کے لئے زمین مختص کئے جانے کے باوجود اس کی تعمیر نہ کی گئی اور وہاں کے بچوں اور نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینے سے عملی طور پر روک دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام الناس کے مفاد اور اس منصوبہ کی اہمیت کے پیش نظر اس سٹیڈیم کی تعمیر کو مالی سال 20-2019 کے ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ جلال پور جٹاں کی قطع اراضی پر پلے گراؤنڈ بنانے کی سکیم 2015 میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے منظور کی لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سکیم کی تعمیر نہ ہو سکی۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ اراضی سٹیڈیم کے لئے مختص کئے جانے کے باوجود گزشتہ سالوں میں فنڈز کی عدم موجودگی کی وجہ سے سکیم کی تعمیر نہ کی جا سکی، مگر موجودہ اراضی پر کھیل کی سرگرمیاں جاری رہیں محکمہ کی طرف سے کھلاڑیوں کو کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی بلکہ ہر ممکن تعاون کیا جاتا رہا اور سالانہ مقابلوں کے موقع پر حوصلہ افزائی کی جاتی رہی۔

(ج) جی، ہاں! حکومت نے عوام الناس اور کھلاڑیوں کے مفاد اور اس منصوبہ کی اہمیت کے پیش نظر اس منصوبہ تحصیل سپورٹس کمپلیکس جلال پور جٹاں کو مالی سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام نمبر 367 کے تحت شامل کر لیا ہے۔ اس منصوبہ کے لئے

40.109 ملین روپے رواں سال میں مختص کئے گئے ہیں۔اس کا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے انشاءاللہ بہت جلد تعمیراتی کام شروع ہو رہا ہے۔

ضلع چکوال اور جہلم کے درمیان
قلعہ نندنا کی تاریخ اور ترقیاتی کام سے متعلقہ تفصیلات

***2358: محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چکوال اور ضلع جہلم کے درمیان نندنا قلعہ کی تاریخ کیا ہے؟

(ب) اس کو develop کرنے کے لئے کوئی منصوبہ ہے؟

(ج) اس کے علاوہ چکوال میں جو historical sites ہیں ان پر حکومت کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) قلعہ نندنا تحصیل چکوال کے قصبہ چواسیدن شاہ سے 12 میل مشرق میں واقع ہے۔اس کا نام پہاڑی درہ "نندنا" کی وجہ سے "قلعہ نندنا" پڑ گیا۔ یہ سطح زمین سے 1500 فٹ بلند ہے اور یہ درہ تقریباً دو میل لمبا ہے۔ سر ایرل اسٹائن کے مطابق سکندر اعظم کی افواج نے "درہ نندنا" سے گزر کر دریائے جہلم کو عبور کیا۔ ابوریحان البیرونی نے اس جگہ بیٹھ کر زمین کا قطر ناپا تھا۔ہندوشاہی دور کے آخری حکمران کی 1014 میں اسی مقام پر محمود غزنوی سے جنگ ہوئی اور محمود غزنوی کو فتح ہوئی۔ تاریخی لحاظ سے یہ جگہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔

تیرہویں صدی کے آغاز میں یہ علاقہ قمر الدین کرمانی کے زیر تسلط تھا جسے خوارزم شاہ کے جرنیل جلال الدین نے بے دخل کر دیا۔ بعد الذکر چنگیز خان کے ایک جرنیل طواطی نے شکست دی اور نندنا کے رہائشیوں کو تہہ تیغ کر دیا۔ نندنا کو التمش کے مفتوحہ علاقوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ التمش کے بیٹے سلطان محمود نے 1247 کو ایک فوج نندنا روانہ کی تاکہ وہاں کے رانا جس نے منگولوں کی راہنمائی کی تھی، کی سرکوبی کی جائے۔

اس کے بعد تاریخ کے اوراق میں نندنا اُبھر نہ سکا اور بتدریج کھنڈرات میں تبدیل ہوتا گیا۔ نندنا کے قدیم وسیع کھنڈرات جس کی ایک دیوار اب بھی موجود ہے، اُس پر ایک مسجد جو کہ ہال اور صحن پر مشتمل ہے، موجود ہے۔ مسجد میں ایک ٹکڑا جس کے اوپر کوئی تحریر موجود ہے مگر اتنی مدھم ہے کہ پڑھی نہیں جاسکتی۔

قدیم ترین کھنڈرات جن میں سے ایک ساتویں یا آٹھویں صدی کا ایک سٹوپہ ہے۔ علاوہ ازیں مغربی ڈھلوان پر مسلمانوں کی قبریں ہیں مگر ان پر کوئی کتبہ موجود نہیں ہے۔

(ب) نندنا قلعہ کی تزئین و آرائش کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا جارہا ہے اور منظوری کے بعد اس قلعہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع چکوال میں موجود تاریخی عمارات پر فی الحال رواں مالی سال میں کسی بھی تاریخی عمارت پر کام کرنے کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے 18-2016 میں کٹاس راج مندر کی بحالی و مرمت کا کام کر دیا تھا۔

لاہور شہر کی حدود میں سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم کی تعمیری لاگت اور سال 19-2018 کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***2462: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی حدود میں اس وقت کتنے سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر ہیں؟

(ب) ان کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی، ان پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) ان کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی، کتنی خرچ ہوئی اور کتنی lapse ہوئی؟

(د) کس کس جمنیزیم یا سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام کس وجہ سے روکا ہوا ہے؟

(ہ) گورومانگٹ روڈ پر واقع سپورٹس کمپلیکس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں یہ کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) لاہور شہر کی حدود میں اس وقت محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(ب) جز (الف) کی رو سے محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(ج) جز (الف) کی رو سے محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(د) جز (الف) کی رو سے محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ سپورٹس کمپلیکس کی سکیم محکمہ سپورٹس کی نہیں ہے لہذا اس سکیم کے بارے میں متعلقہ محکمہ ہی بہتر معلومات مہیا کر سکتا ہے۔

لاہور: مال روڈ پر تاریخی عمارتوں کی خستہ حالی اوران کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*2705: **محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور مال روڈ پر 86 تاریخی عمارتیں خستہ حالی کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان تاریخی عمارتوں کی تعمیر مرمت اور بحالی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) اس وقت مال روڈ پر کتنی عمارتیں مکمل خستہ حالی کا شکار ہیں اور کتنی عمارتوں کی تعمیر ومرمت کا کام جاری ہے؟

وزیرامورنوجواناں، کھیلیں، آثارقدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) لاہور مال روڈ پر صرف 16 تاریخی عمارات ہیں جوSpecial Premises) (Preservation Ordinance, 1985کے تحت محفوظ عمارات قرار دی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ عمارات خستہ حالی کا شکار ہیں اِن عمارات کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) 16 تاریخی عمارتیں جو محفوظ قرار دی گئی ہیں، مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں اور نجی افراد کی ملکیت ہیں اوران عمارات کا انتظام اور دیکھ بھال انہی اداروں / افراد کے سپُرد ہے اور ان میں سے ایک بھی عمارت محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت نہیں ہے محکمہ ان عمارات کے مالکان کو تحفظ و بحالی کے متعلق تکنیکی سہولیات فراہم کرتا رہتا ہے۔

(ج) اس وقت قائداعظم لائبریری(منٹگمری ہال)کی درست حالی کا کام محکمہ آرکائیو و لائبریریز کی مالی معاونت سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ غلام رسول بلڈنگ کا حصہ جو فیروز سنز کے زیر استعمال ہے،ماضی میں آگ لگنے کی وجہ سے بُری طرح متاثر ہوا۔اس کے بعد گزشتہ سال شدید بارشوں کی وجہ سے ایک بُرجی گر گئی۔ محکمہ آثار قدیمہ نے فوری طور پر مالکان (ٹرسٹی) کو تحریری طور پر آگاہ کیا کہ محکمہ کی معاونت سے اس بلڈنگ کی فوری مرمت کی جائے۔

محکمہ سیاحت کی جانب سے نئی سکیموں
اور ترقیاتی کاموں کے اجراءسے متعلقہ تفصیلات

*2884: **محترمہ طٰحیا نون:** کیا وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

محکمہ سیاحت کی جانب سے گزشتہ سال کون سی نئی سکیمیں کہاں مکمل کی گئی ہیں کون سی سکیمزاور ترقیاتی کاموں کی منصوبہ بندی کی گئی ہے ان کو کب تک کہاں شروع کیا جائے گا؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

سال19-2018کے دوران محکمہ سیاحت کی گیارہ اری (Ongoing)اور گیارہ نئی (New)ترقیاتی سکیمز تھیں۔ان میں سے کوئی بھی سکیم مکمل نہیں ہوئی کیونکہ محکمہ خزانہ پنجاب نے چوتھے کوارٹر کے فنڈز جاری نہیں کئے تھے۔سال20-2019کے ترقیاتی پروگرام میں محکمہ سیاحت کی بیس جاری(Ongoing)اور انیس نئی(New) سکیمز شامل ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

جاری سکیمز(Ongoing Schemes)

1) چیئر لفٹ کی اپ گریڈیشن اور عدم سہولیات فراہمی، باڑ اور سٹاف کی رہائش گاہ کی تعمیر۔
2) ٹورازم کی پروموشن کے لئے چاریحاں فاریسٹ ریسٹ ہاؤس کا قیام۔
3) کوٹلی ستیاں کو نیا سیاحتی مقام بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
4) کوٹلی ستیاں میں ویو پوائنٹ، کروڑ پارک وے کی تعمیر۔
5) ضلع اٹک خورد دریائے انڈس پر ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور ڈایزننگ۔
6) چکوال پارک وے کی تعمیر۔
7) کلر کہار جھیل کے لئے واٹر سکوٹرز، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کی خریداری۔
8) دھرابی جھیل چکوال میں ریزارٹ کی تعمیر۔
9) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں زمین کی خریداری۔
10) سون ویلی ضلع خوشاب میں ماحول دوست سیاحتی سہولیات کی فراہمی۔
11) کالاباغ ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ اور تفریحی پارک بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
12) نمل جھیل ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
13) انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ اور ٹورازم کمپلیکس کی تعمیر۔
14) مذہبی سیاحت کے فروغ کے لئے ننکانہ صاحب ریزارٹ کی تعمیر۔
15) فورٹ منرو ضلع ڈی جی خان میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی تزئین و آرائش و عدم سہولیات کی فراہمی۔

16) کوہِ سلیمان ڈی.جی خان میں سیاحتی مقامات جاننے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
17) ڈراوڑ فورٹ چولستان میں ریزارٹ کا قیام۔

نئی سکیمز(New Schemes)

1) پتریاٹہ ٹاپ مری سٹیشن پرthematic فورڈ کورٹ، آرٹ اینڈ کرافٹ شاپس، تفریحی سہولیات زپ لائننگ،والclimbingوغیرہ اور واک ویز کا قیام۔
2) پتریاٹہ چیئر لفٹ اور کیبل کار کی مکینیکل اپ گریڈیشن۔
3) ضلع اٹک خورد میں ریزارٹ کی تعمیر کے لئے زمین کی خریداری۔
4) ڈھوک ٹالیاں میں تفریحی پارک واٹر سپورٹس اور دیگر سہولیات کا قیام۔
5) ضلع چکوال کی ماسٹر پلاننگ اور ٹورازم کی potentialممکنات جاننے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کروانا۔
6) ٹیلہ جوگیاں۔روہتاس فورٹ پارک وے کا قیام۔
7) اچھالی جھیل اور کھبیکی جھیل خوشاب میں چلانے کے لئے کشتیوں کی خریداری۔
8) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی توسیع اور تفریحی پارک کا قیام۔
9) ٹی ڈی سی پی ریزارٹ چھانگا مانگا ضلع قصور کی تزئین و آرائش اور عدم سہولیات کی فراہمی۔
10) کوہِ سلیمان پارک وے کا قیام۔
11) تھل ریگستان اور چولستان ریگستان میں ڈیزٹ سفاری اور کیمپنگ سائیٹس کا قیام۔
12) ہیڈ پنجند پر ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے زمین کی خریداری۔
13) صوبہ پنجاب کی نمائش بذریعہ ڈاکومنٹریز، پبلسٹی، انٹرنیشنل ٹورازم کانفرنسز اور ٹورازم مارٹس میں شرکت، ٹورازم میلوں کا انعقاد اور آرکیالوجی سائیٹس کی معلومات اور پروموشن۔
14) ٹی ڈی سی پی کی ترقیاتی سکیمز کی تعمیر و تکمیل کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کا قیام
15) مختلف پراجیکٹس کے لئے چھوٹی کنسلٹنسی کروانا۔
16) مختلف گورنمنٹ محکموں کی طرف سے محکمہ ٹورازم کو دیئے جانے والے بارہ گیسٹ / ریسٹ ہاؤسز کی آرائش اور دوبارہ تعمیر۔

17) پنجاب میں ڈزنی لینڈ / تھیم پارک کے قیام کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور زمین کی خریداری۔
18) ضلع بہاولپور اور ملتان میں ٹورسٹ ڈبل ڈیکر بس سروس کا آغاز۔
19) ٹی ڈی سی پی سخی سرور ریزارٹ کی دوبارہ تعمیر اور اپ گریڈیشن۔

سال 19-2018 میں نامکمل رہ جانے والی جاری سکیمز کی فنڈز محکمہ خزانہ پنجاب نے جاری کر دیئے ہیں اور ان سکیمز کو اب مکمل کیا جا رہا ہے۔

سال 20-2019 کے نئے ترقیاتی پروگرام میں سے 08 سکیمز کے PC-I منظور ہو چکے ہیں جن پر اگلی کارروائی شروع کر دی گئی ہے جبکہ باقی سکیمز کے PC-I اور PC-II تیار کئے جا رہے ہیں جو کہ بہت جلد منظوری کے لئے متعلقہ فارم پر پیش کر دیئے جائیں۔

فیصل آباد ماموں کانجن میں سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***3020: جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ماموں کانجن میونسپل کمیٹی (ضلع فیصل آباد) جس کی آبادی 80 ہزار افراد پر مشتمل ہے حکومت نوجوانوں کو کھیلنے کی سہولت فراہم کرنے کے لئے اس شہر میں سٹیڈیم بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک یہ سہولت ملے گی؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

محکمہ کی جانب سے ماموں کانجن میں سٹیڈیم کی کوئی سکیم منظور نہیں ہوئی۔ جیسے ہی کوئی سکیم منظور ہو کر آئے گی تو اس پر کام جاری کر دیا جائے گا۔ تاہم تحصیل تاندلیانوالہ میں ایک عدد انڈور سپورٹس جمنیزیم موجود ہے اور وہاں کی عوام اور کھلاڑی انڈور گیمز جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مزید برآں وزیر اعظیم کے وژن کے پیش نظر صوبہ پنجاب میں تحصیل لیول پر تحصیل سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور سروے کے مطابق 61 تحصیلیں ایسی ہیں جہاں سپورٹس کی سہولیات بہت کم ہیں اور چوبیس تحصیلوں میں کمپلیکس کے لئے نہ صرف جگہ کا تعین ہو چکا ہے بلکہ تعمیر کا کام بھی جاری وساری ہے جبکہ بقایا تحصیلوں میں

جگہ کی نشاندہی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسے جیسے زمین ملتی جائے گی سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام ہوتا جائے گا اور سپورٹس کے شائقین کا مطالبہ بھی پورا ہوتا رہے گا۔

صوبہ میں سال20-2019میں
سیاحت کو فروغ دینے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3039: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال20-2019 میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ بھر میں کسی جگہ چیئر لفٹ کا منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں سیاحت کا فروغ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ مالی سال کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کا بجٹ پچھلے سالوں کی نسبت کئی گنا بڑھا دیا گیا ہے۔ سال 20-2019کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کی بیس جاری (Ongoing)اور انیس نئی(New)ترقیاتی سکیمز ہیں جن کے لئے1500 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ان ترقیاتی سکیمز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جاری سکیمز(Ongoing Schemes)

1) چیئر لفٹ کی اپ گریڈیشن اور عدم سہولیات کی فراہمی، باڑ اور سٹاف کی رہائش گاہ کی تعمیر۔
2) ٹورازم کی پروموشن کے لئے مری میں چار یجاں فاریسٹ ریسٹ ہاؤس کا قیام۔
3) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی کو نیا سیاحتی مقام بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
4) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں ویو پوائنٹ، کروڑ پارک وے کی تعمیر۔
5) ضلع اٹک خورد دریائے انڈس پر ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور ڈایزننگ۔

6) چکوال پارک وے کی تعمیر۔
7) کلر کہار جھیل کے لئے واٹر سکوٹرز، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کی خریداری۔
8) دھرابی جھیل چکوال میں ریزارٹ کی تعمیر۔
9) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں چلڈرن پلے لینڈ، پارکنگ اور واٹر سپورٹس کے لئے زمین کی خریداری۔
10) سون ویلی ضلع خوشاب میں ماحول دوست سیاحتی سہولیات کی فراہمی۔
11) کالاباغ ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ اور تفریحی پارک بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
12) نمل جھیل ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
13) انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ اور ٹورازم کمپلیکس کی تعمیر۔
14) مذہبی سیاحت کے فروغ کے لئے ننکانہ صاحب ریزارٹ کی تعمیر۔
15) فورٹ منرو ضلع ڈی جی خان میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی تزئین و آرائش و عدم سہولیات کی فراہمی۔
16) کوہِ سلیمان ڈی جی خان میں سیاحتی مقامات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
17) ڈراوڑ فورٹ چولستان میں ریزارٹ کا قیام۔

نئی سکیمز:(New Schemes)

1) پتریاٹہ ٹاپ مری اسٹیشن پر thematic فورڈ کورٹ، آرٹ اینڈ کرافٹ شاپس، تفریحی سہولیات زپ لائننگ، وال climbing وغیرہ اور واک ویز کا قیام۔
2) پتریاٹہ چیئر لفٹ اور کیبل کار کی مکینیکل اپ گریڈیشن۔
3) ضلع اٹک خورد میں ریزارٹ کی تعمیر کے لئے زمین کی خریداری۔
4) ڈھوک ٹالیاں میں تفریحی پارک، واٹر سپورٹس و دیگر سہولیات کا قیام۔
5) سیاحت کے حوالے سے ضلع چکوال کی ماسٹر پلاننگ اور دیگر ممکنات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کروانا۔
6) ٹیلہ جوگیاں اور روہتاس فورٹ میں پارک وے کا قیام۔
7) اچھالی جھیل اور کھبیکی جھیل خوشاب میں چلانے کے لئے کشتیوں کی خریداری۔

8) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی توسیع اور تفریحی پارک کا قیام۔
9) ٹی ڈی سی پی ریزارٹ چھانگامانگا ضلع قصور کی تزئین و آرائش اور عدم سہولیات کی فراہمی۔
10) کوہِ سلیمان پارک وے کا قیام۔
11) تھل اور چولستان صحراؤں میں ڈیزرٹ سفاری اور کیمپنگ سائیٹس کا قیام۔
12) ہیڈ پنجند پر ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے زمین کی خریداری۔
13) صوبہ پنجاب کی نمائش بذریعہ ڈاکومنٹریز، پبلسٹی مٹیریل اور انٹرنیشنل ٹورازم کانفرنسز اور مارٹس میں شرکت، ٹورازم میلوں کا انعقاد اور آرکیالوجی سائیٹس کی معلومات اور پروموشن۔
14) ٹی ڈی سی پی کی ترقیاتی سکیمز کی تعمیر و تکمیل کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کا قیام
15) مختلف پراجیکٹس کے لئے مختصر کنسلٹنٹسی کروانا۔
16) مختلف سرکاری محکموں کی طرف سے محکمہ ٹورازم کو دیئے جانے والے بارہ گیسٹ / ریسٹ ہاؤسز کی آرائش اور دوبارہ تعمیر۔
17) پنجاب میں ڈزنی لینڈ / تھیم پارک کے قیام کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور زمین کی خریداری۔
18) ضلع بہاولپور اور ملتان میں ٹوریسٹ ڈبل ڈیکر بس سروس کا آغاز۔
19) ٹی ڈی سی پی سخی سرور ریزارٹ کی دوبارہ تعمیر اور اپ گریڈیشن۔

(ب) جی، نہیں۔ فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

ضلع راجن پور تحصیل جام پور میں
سٹیڈیم کی تعمیر اور اس پر آنے والی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3170: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں سٹیڈیم کب کتنی لاگت سے بنایا گیا اور اب مذکورہ سٹیڈیم کی حالت کیسی ہے؟

(ب) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ سٹیڈیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ سٹیڈیم کتنے رقبہ پر محیط ہے اور یہ کس کی تحویل میں ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت سٹیڈیم کی مسنگ فسیلٹیز کو جلد از جلد مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) سال 09-2008 میں سٹیڈیم کی تعمیر شروع کی گئی۔ جس پر لاگت تقریباً 10.391 ملین آئی جو کہ سال 15-2014 میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ حالت فنکشنل ہے اس کی ریپئرنگ اور رینوویشن کی ضرورت ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔

(ج) سٹیڈیم جو کہ 103 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ جو کہ اس وقت سپورٹس ڈیپارٹمنٹ راجن پور کی تحویل میں ہے۔

(د) مسنگ فسیلٹیز کے لئے کوئی رقم اب تک مختص نہ کی گئی ہے۔

راجن پور: شعبہ سپورٹس کا سال 19-2018

اور 20-2019 بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***3177: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور، سپورٹس کا مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) سال 19-2018 میں کتنا بجٹ کھیلوں پر خرچ ہوا تھا کس کس کھیل پر خرچ ہوا ہے؟

(ج) ضلع راجن پور میں سپورٹس کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ضلع راجن پور میں سپورٹس کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) بجٹ سال 19-2018 میں -/ 29،36،000 روپے مختص ہوا تھا۔
بجٹ سال 20-2019 میں -/000،68،21 روپے بجٹ مختص ہوا ہے۔

(ب) -/920،35،27 روپے کھیلوں پر خرچ ہوا تھا۔ قومی دنوں کے حوالے سے روایتی کھیلوں جس میں کبڈی، والی بال، کرکٹ، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، ہاکی، فٹبال، جمناسٹک، تیکوانڈو، جوڈو کراٹے،اس کے علاوہ وسپورٹس بورڈ کی طرف سے جاری کردہ سالانہ سپورٹس کیلنڈرز (انڈر 16) بوائز اینڈ گرلز پر بھی خرچ ہوا تھا۔ مزید انٹر سکولز مقابلہ جات جن میں ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن، ایتھلیٹکس، کبڈی، والی بال اور مقابلہ جات جن میں بیڈ منٹن بوائز اینڈ گرلز انٹر کلب والی بال، فٹبال، ہاکی اور کرکٹ پر خرچ ہوا تھا۔

(ج) کل چار دفاتر ہیں جس میں ٹوٹل ملازمین کی تعداد 29 ہے اور ان میں بارہ کام کر رہے ہیں جبکہ 17 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) 17 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر راجن پور
2) تحصیل سپورٹس آفیسر دو خالی سیٹ
3) اسسٹنٹ جمنیزیم تین خالی سیٹ
4) جونیئر کلرک تین خالی سیٹ
5) الیکٹریشن جمنیزیم دو خالی سیٹ
6) پلمبر جمنیزیم دو خالی سیٹ
7) نائب قاصد جمنیزیم دو خالی سیٹ
8) خاکروب تین خالی سیٹ

یہ اسامیاں سال 19-2018 سے خالی پڑی ہیں۔

جھنگ شہر میں سپورٹس گراؤنڈز کی تعداد و مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3198: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ شہر میں کتنے سپورٹس گراؤنڈ ہیں؟

(ب) سپورٹس گراؤنڈز کے لئے 20-2019 میں کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت جھنگ شہر میں کرکٹ گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) جھنگ شہر میں محکمہ سپورٹس جھنگ کے زیر انتظام مندرجہ ذیل گراؤنڈز ہیں جن میں سپورٹس کی مختلف سرگرمیاں ہوتی ہیں۔

1) ملٹی پرپز ہال سپورٹس کمپلیکس جھنگ
2) کرکٹ گراؤنڈ سپورٹس سٹیڈیم جھنگ
3) پروٹوٹائپ جمنیزیم جھنگ
4) باسکٹ بال کورٹ صدر بازار جھنگ
5) شفقت شہید گراؤنڈ سول لائن جھنگ

(ب) سپورٹس گراؤنڈ کے لئے 20-2019 میں 67.834 ملین فنڈ مختص کئے گئے ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1) کرکٹ سٹیڈیم محلہ داؤد شاہ گھوگھے والی جھنگ (سی اینڈ ڈبلیو)

مجموعی لاگت	مختص شدہ رقم برائے سال 20-2019	اب تک کا مجموعی خرچ	مکمل ہونے کی تاریخ
43.729	7.764	39.592	مکمل ہے

2) سنتھیٹک ہاکی گراؤنڈ مع فلڈ لائٹ ضیا چوک (صدر بازار) جھنگ (پی ایم یو)

مجموعی لاگت	مختص شدہ رقم برائے سال 20-2019	اب تک کا مجموعی خرچ	مکمل ہونے کی تاریخ
95.000	60.070	56.877	29۔فروری2020

(ج) حکومت پنجاب جھنگ سٹی بستی گھوگھے والی میں منی کرکٹ گراؤنڈ بنا رہی ہے یہ کرکٹ گراؤنڈ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے

گوجرانوالہ: سال19۔2018اور20۔2019 میں
سپورٹس کے لئے مختص کردہ بجٹ اوراخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3273: **محترمہ شاہین رضا:** کیاوزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال19-2018اور20-2019 کے بجٹ میں سپورٹس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران بیڈمٹن، ٹیبل ٹینس، فٹبال، ہاکی اور کرکٹ کی گیم پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران گوجرانوالہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) متذکرہ سالوں میں گوجرانوالہ میں ہاکی اور کرکٹ گیم کے کتنے مقابلہ جات ہوئے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں خواتین کھلاڑیboxing کے لئے چیسٹ بیلٹ اور دستانے وغیرہ نہ ہیں جس کی وجہ سے اکثر خواتین کھلاڑی زخمی ہوجاتی ہیں اس بابت حکومت کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیرامورنوجواناں، کھیلیں، آثارقدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) مالی سال19-2018 میں سپورٹس کے لئے مبلغ -/72،543،000روپے مختص کئے گئے تھے اور مالی سال20-2019 میں سپورٹس کے لئے مبلغ -/160،569،000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) مالی سال19-2018 میں ان گیمز پر مبلغ -/8،87،000روپے خرچ ہوئے۔

- مالی سال20-2019 میں ان گیمز پر مبلغ -/4،93،000روپے خرچ ہوئے۔

(ج) مالی سال19-2018 میں سپورٹس کے لئے ضلع گوجرانوالہ کو مبلغ -/23،18،000 روپے اور مالی سال20-2019 کو مبلغ -/17،48،000 روپے فراہم کئے گئے۔

(د) سال 19-2018اور سال20-2019 میں ہاکی کے چار مقابلہ جات ہوئے۔سال 19-2018اور20-2019 میں کرکٹ کے پانچ مقابلہ جات ہوئے۔

(ہ) جمنیزیم ہال گوجرانوالہ میں باکسنگ کی خواتین کھلاڑیوں کے لئے چیسٹ بیلٹ اور دستانے موجود ہیں مگر خواتین باکسنگ کھلاڑیوں کے مقابلے بہت کم ہوتے ہیں۔

گوجرانوالہ: منی سٹیڈیم میں کھیلوں کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

3274*: محترمہ شاہین رضا: کیاوزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) منی سپورٹس سٹیڈیم گوجرانوالہ کب بنایا گیا تھااس کے بنانے کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ یہ منی سٹیڈیم ویران پڑاہواہے اس کی وجوہات کیاہیں؟

(ج) اس منی سٹیڈیم کے لئے کتنی رقم سال19-2018اور20-2019میں خرچ کی گئی؟

(د) کیاحکومت اس منی سٹیڈیم کو آباد کرنے اوران میں گیمز شروع کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) منی سپورٹس سٹیڈیم گوجرانوالہ میونسپل کارپوریشن نے 1978میں بنایااور 1988میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا۔ منی سپورٹس گوجرانوالہ کھیلوں کے لئے بنایا گیا ہے تاکہ گوجرانوالہ کے بچوں کو کھیلنے کے لئے اچھے مواقع فراہم ہوسکیں۔

(ب) منی سٹیڈیم گوجرانوالہ ویران نہیں پڑا۔اس سٹیڈیم میں ریسلنگ، ویٹ لفٹنگ اور جمناسٹک روزانہ کی بنیاد پر کروائے جاتے ہیں۔ کبڈی، نیٹ بال اور اتھلیٹکس کے لئے بھی استعمال ہوتا رہتا ہے۔ منی سٹیڈیم کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں 232. 77ملین کا ابتدائی تخمینہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا گیاہے۔ جس کے لئے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ پنجاب انتظامات کررہاہے۔

(ج) منی سٹیڈیم گوجرانوالہ میں سال19-2018اور20-2019میں کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(د) منی سٹیڈیم گوجرانوالہ اس وقت آباد ہے۔ اس میں ریسلنگ، ویٹ لفٹنگ، جمناسٹک، کبڈی، فٹبال اور اتھلیٹکس کی گیمز ہو رہی ہیں۔ اس کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اعلیٰ احکام کو تخمینہ لاگت بجھوایا گیا ہے۔

صادق آباد میں مزید سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***3350: سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کون کون سے سٹیڈیم کی تعمیر مکمل کی گئی؟

(ب) ان سٹیڈیم پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صادق آباد میں سٹیڈیم / سپورٹس کمپلیکس آبادی کے تناسب سے کم ہیں؟

(د) کیا حکومت صادق آباد کی عوام کے لئے مزید سٹیڈیم قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) اسٹیٹ لینڈ دستیاب نہ ہونے کی بناء پر 16-2015 اور 17-2016 میں کوئی سٹیڈیم تعمیر نہ ہو سکا ہے۔

(ب) NIL

(ج) درست ہے

(د) ضلع رحیم یار خان میں حکومت پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی گرانٹ سے چھ نئے سپورٹس پراجیکٹ زیر تعمیر ہیں جس میں تحصیل صادق آباد میں ڈویلپمنٹ کرکٹ گراؤنڈ فلڈ لائٹ 18-2017، 74.750 ملین کی لاگت سے ڈگری بوائز کالج زیر تعمیر ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ کے روایتی کھیل کبڈی کے لئے مختص کئے گئے گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

75:**جناب نصیر احمد:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ کے روایتی کھیل کبڈی کے لئے سرکاری گراؤنڈز ہیں؟

(ب) کبڈی سیکھانے کے لئے سرکاری کوچنگ کس کس اضلاع میں دی جارہی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) کبڈی کے کھیل کے لئے کوئی بھی سپورٹس گراؤنڈ یا سٹیڈیم استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے کسی مخصوص کھیل کے میدان کی ضرورت نہیں ہوتی اور صوبہ بھر کی تمام تحصیلوں میں سالانہ سپورٹس کیلنڈر کے حوالے سے پچھلے ایک ماہ کے اندر کبڈی کے مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صوبہ بھر میں روائتی کھیل کبڈی کے لئے سرکاری گراؤنڈز دستیاب ہیں۔

(ب) کیونکہ کبڈی کو سالانہ سپورٹس کیلنڈر میں شامل کیا گیا ہے اور تمام تحصیلوں کی کبڈی کی ٹیمیں بنائی گئی ہیں اور انٹر تحصیل مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا ہے اس لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں کبڈی کی کوچنگ اور ٹریننگ کے انتظامات کئے گئے ہیں اور ان مقابلہ جات میں 36 نئی ٹیمیں اور 432 نئے کھلاڑی تیار کئے گئے ہیں جو مستقبل میں نیشنل اور انٹر نیشنل مقابلوں میں اپنے ٹیلنٹ کا اظہار کریں گے۔ مستقبل قریب میں ڈویژنل سطح پر کبڈی کے کوچنگ اور ٹریننگ کیمپ منعقد کئے جائیں گے جس کے بعد انٹر ڈویژنل مقابلے ہوں گے اور بعد ازاں صوبائی سطح کا کوچنگ اور ٹریننگ کیمپ منعقد کیا جائے گا۔

پنجاب میں سیاحت کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

80:**جناب نصیر احمد:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ میں سیاحت کے فروغ کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی جارہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب (TDCP) سیاحت کی ترقی کے لئے پنجاب بھر میں سیاحوں کو بہتر سے بہتر سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے مختلف سیاحتی مقامات پر نئے ریزارٹس کی تعمیر کر رہا ہے اور اس سلسلے میں پنجاب میں بہت سے اضلاع میں سیاحتی مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	منصوبہ	زر تخمینہ	سال
1	کوٹلی ستیاں کی ڈویلپمنٹ کے لئے فزیبلٹی	15.000 ملین	2018-19
2	کوٹلی ستیاں کے اردگرد view point کی ڈویلپمنٹ	15.000 ملین	2018-19
3	چکوال کی ڈویلپمنٹ بطور جھیلوں کا ضلع	20.000 ملین	2018-19
4	کلر کہار پر واٹر سکوٹر، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کا منصوبہ	10.000 ملین	2018-19
5	درابی جھیل کی سڑک کے ساتھ ریزارٹ کا قیام	70.000 ملین	2018-19
6	کھبیکی جھیل خوشاب پر زمین کا حصول	40.000 ملین	2018-19
7	نمل جھیل میانوالی میں ریزارٹ بنانے کی فزیبلٹی سٹڈی	15.000 ملین	2018-19
8	چھانگا مانگا ریزارٹ پر مزید سہولیات کی فراہمی	65.000 ملین	2018-19
9	فورٹ منرو ڈیرہ غازی خان (پر مزید سہولیات کی فراہمی	65.00 ملین	2018-19
10	کوہ سلیمان میں ٹورسٹ (Sites کی فزیبلٹی سٹڈی	15.000 ملین	2018-19
11	پنجند کے مقام پر ریزارٹ بنانے کی فزیبلٹی سٹڈی	15.000 ملین	2018-19

ٹوبہ ٹیک سنگھ حلقہ پی پی-120 میں کھیلوں کے گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

148: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آرکیالوجی اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپورٹس گراؤنڈ موجود ہیں؟

(ب) کیا حکومت رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مندرجہ ذیل سپورٹس گراونڈ موجود ہیں۔

نمبر شمار	جگہ
1۔	چک نمبر 151 گ ب
2۔	چک نمبر254گ ب
3۔	چک نمبر 184 گ ب
4۔	منی سٹیڈیم فٹبال / ہاکی (چک نمبر 335گ ب، رجانہ سے سات کلومیٹر
5۔	گورنمنٹ ہائی سکول 151 گ ب
6۔	گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
7۔	گورنمنٹ ہائی سکول 336 گ ب سرابہ
8۔	گورنمنٹ ہائی سکول 264 گ ب
9۔	گورنمنٹ ہائی سکول 288 گ ب
10۔	گورنمنٹ ہائی سکول 361 گ ب
11۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 293 گ ب
12۔	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
13۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 361 گ ب
14۔	زیر تعمیر سپورٹس گراونڈ چک نمبر 341 گ ب ننگلاں
15۔	زیر تعمیر سپورٹس گراونڈ چک نمبر 343 گ ب جڑاہاں

(ب) موجودہ ADP میں رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

ساہیوال سپورٹس گراونڈ کمیر کی منظوری اور جاری کام سے متعلقہ تفصیلات

189: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آرکیالوجی اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں سپورٹس گراونڈ کمیر کی سرکاری طور پر منظوری دی گئی ہے اگر ہاں تو کب، ان کی مکمل تفصیل آگاہ کریں؟

(ب) کیاان پر کام جاری ہے اگر ہاں تو کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی ہے، ان کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کریں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ سپورٹس گراؤنڈ کیر کی منظوری محکمہ سپورٹس نے مورخہ 15۔مئی 2017 کو دی جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 18-2017 میں شامل کی گئی۔اس سکیم کے فنڈز پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ سپورٹس بورڈ کو مختص کر دیئے گئے جبکہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے محکمہ سپورٹس کو آگاہ کیا کہ یہ سکیم محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے اور اس پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کی جانب سے کام کرنا مناسب نہ ہے۔

(ب) کوئی کام جاری نہ ہے۔

اوکاڑہ: بصیرپور میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

292:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آرکیالوجی اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ بصیرپور ضلع اوکاڑہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کے لئے گراؤنڈ نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان کھیلوں سے محروم ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کا گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بصیرپور میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہے۔بصیرپور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم موجود ہے جس کا رقبہ 40 کنال (بشمول مکمل چار دیواری) ہے۔

مذکورہ سٹیڈیم میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں۔

1۔ فٹبال گراؤنڈ 2۔ کرکٹ گراؤنڈ
3۔ سوئمنگ پول 4۔ سٹیج

(ب) جز(لف)پر دیئے گئے جواب کی بنیاد پر یہ درست نہ ہے۔بصیر پور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کئی سالوں سے علاقہ کے نوجوانوں اور کھلاڑیوں کو کھیلوں کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔بصیر پور شہر اور ارد گرد کے علاقوں سے کھلاڑی روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ سٹیڈیم میں پریکٹس کرتے ہیں۔مذکورہ سٹیڈیم میں گاہے بہ گاہے مختلف گیمز کے ٹورنامنٹ کاانعقاد کیاجاتاہے

(ج) مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کی موجودگی میں کسی دوسرے سٹیڈیم یاکھیلوں کے میدان کی فی الوقت کوئی تجویززیر غور نہ ہے۔

ساہیوال جم خانہ کلب کی تعمیراور ممبران کوسہولیات سے متعلقہ تفصیلات

524:جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں جم خانہ کلب کب سے ہے کیااس کی حالت ابتر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جم خانہ کرکٹ کلب کے زیر انتظام گراؤنڈ کی اپ گریڈ کی سکیم زیر تکمیل ہے اگر ہاں تو کتنا بجٹ اس کے لئے مختص کیا گیاہے۔فزیبلٹی کتنے فنڈز کی تھی رواں سال19-2018 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیاہے تاحال کتنا مکمل ہوا ہے اور کتنابقایاہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے توکب تک جم خانہ کلب کو لاہور جم خانہ سےattach کرکے اسی طرز پر ساہیوال کے معززین / ممبرز جم خانہ کوسہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(د) جم خانہ کرکٹ گراؤنڈ کی تکمیل کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں اور کب تک اس کو مکمل کر دیا جائے گا تاکہsports activities تسلسل سے شروع ہو سکیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ب)

(i) جی، ہاں!

(ii) ٹوٹل بجٹ 74.750 ملین مختص کیا گیا اور فزیبلٹی بھی 74.750 ملین ہے

(iii) رواں سال 19-2018 میں 7.313 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(iv) 20 فیصد کام مکمل ہے اور 80 فیصد بقایا ہے۔

(ج) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(د)

(i) جمخانہ کرکٹ گراؤنڈ کی تکمیل کے لئے 67.437 ملین روپے درکار ہیں۔

(ii) اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 میں مبلغ 5.437 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس سکیم کا کام اگلے مالی سال تک جاری رہے گا۔

(iii) گراؤنڈ کی تکمیل ہونے پر sports activities شروع ہو جائیں گی۔

ساہیوال: پی پی۔198 میں سپورٹس سٹیڈیم و گراؤنڈز کی تعداد نیز زیادہ آبادی والے علاقوں میں کھیلوں سے متعلقہ تفصیلات

610: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔198 ساہیوال میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم و گراؤنڈز ہیں ان میں سابقہ حکومت کے دوران کتنے منصوبے شروع ہوئے کتنے مکمل ہوئے اور کتنے نامکمل ہیں مزید ان میں کون کون سی سہولیات و سپورٹس ہو رہی ہیں مزید بر آں نامکمل سکیمز کے لئے حکومت فنڈز کب تک مختص کر کے ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوامی سٹیڈیم چودھری نیاز محمد R6/96 ساہیوال میں کھیلنے کے لئے کوئی سہولت نہ ہے اور مزید فلڈ لائٹ کی سہولت بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ کے زیادہ آبادی والے دیہہ 134/L9جہان خان 111/L9, 90/9Lواور علاقہ L9 میں بالخصوص نوجوانوں کے لئے کوئی سٹیڈیم و گراؤنڈ موجود نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ساہیوال اور نوجوانوں کے لئے بالعموم و اہلیان حلقہ پی پی۔198 کے نوجوانوں کے لئے بالخصوص کوئی سٹیڈیم/ سپورٹس گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی۔ 198 میں 2 سٹیڈیم اور 2 فٹبال گراؤنڈ ہیں۔
ہاکی، فٹبال، کرکٹ، اتھلیٹکس کی سہولیات موجود ہیں جن میں سپورٹس ہو رہی ہیں۔
سابقا حکومت کے دور میں مندرجہ ذیل دو منصوبے شروع ہوئے جن پر ابھی کام جاری ہے۔GS No.471کنسٹرکشن آف کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 96/R6ڈسٹرکٹ ساہیوال اس سکیم کے لئے اس سال2019-20 میں 1.983 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ سکیم اسی سال مکمل ہو جائے گی۔
GS No.397سٹیڈیم چک نمبر 110/L9,92/6 6/R,91ڈسٹرکٹ ساہیوال اس سکیم کے لئے اس سال2019-20 میں 0.001ملین کی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ سکیم مالی سال 2020-21 میں مکمل ہو گی۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اس سکیم میں فٹبال اور ہاکی کھیلنے کی سہولت میسر ہے۔
مذکورہ سٹیڈیم میں فلڈ لائٹ کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ چک نمبر 90/9-L,111-L9/9-L,134میں سٹیڈیم موجود نہیں ہیں کیونکہ یہاں پر سرکاری زمین میسر نہ ہے تاہم سکولز میں ہاکی، فٹبال، کرکٹ کے گراؤنڈ موجود ہیں اور مقامی آبادی کے نوجوان مذکورہ سہولتوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت نوجوانوں کو سپورٹس کی سہولتیں بالعموم و اہلیان حلقہ بالخصوص پی پی-198 میں دو ترقیاتی سکیمیں جاری ہیں۔

(i) GS No.471 کنسٹرکشن آف کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 96/6R ڈسٹرکٹ ساہیوال یہ سکیم مالی سال 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی جس کی مالیت 29.987 ملین روپے ہے۔

(ii) GS No.397 سٹیڈیم چک نمبر 110/9R, 91/6 R, 92/6R, L ڈسٹرکٹ ساہیوال یہ سکیم 21-2020 میں مکمل ہو جائے گی جس کی مالیت 26.987 ملین روپے ہے۔

مزید برآں قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم میں کرکٹ کھیلنے کی سہولیات موجود ہیں۔

لاہور: پی پی-154 میں سپورٹس گراؤنڈ کی تعداد نیز سال 19-2018 میں ان کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

666: چودھری اختر علی: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-154 لاہور میں سپورٹس گراؤنڈ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان گراؤنڈ میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ج) اس سپورٹس گراؤنڈ میں کون کون سی کھیلوں کی سہولت موجود ہے؟

(د) یا فٹبال، والی بال، کرکٹ اور ہاکی کے گراؤنڈز اس حلقہ میں موجود ہیں؟

(ہ) حلقہ میں کہاں کہاں سپورٹس گراؤنڈ بنانے کی ضرورت ہے؟

(و) مالی سال 19-2018 میں اس حلقہ میں محکمہ کس کس گراؤنڈ کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) پی پی-154 لاہور میں محکمہ سپورٹس پنجاب کی کوئی گراؤنڈ نہیں ہے۔

(ب) جز (الف) کی رو سے سوال کا یہ حصہ جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ج) جز(الف) کی رو سے سوال کا یہ حصہ جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(د) جز(الف) کی رو سے سوال کا یہ حصہ جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ہ) حلقہ میں پنجاب گورنمنٹ کی جگہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے تاحال کوئی سپورٹس گراؤنڈ بنانے کا پلان تشکیل نہ دیا گیا ہے۔

(و) مالی سال19-2018 میں اس حلقہ میں پنجاب گورنمنٹ کی جگہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ سپورٹس نے تعمیر و مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

ساہیوال میں موجود جمخانہ کلب کے قیام، کرکٹ گراؤنڈ کی تعمیر اور19-2018 کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

696: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں موجود جمخانہ کلب کا قیام کب ہوا ہے اس کی ابتدائی حالت کیسی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جمخانہ کلب میں موجود کرکٹ گراؤنڈ زیر تعمیر ہے اس گراؤنڈ کی اپ گریڈیشن کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے اب تک کتنا فنڈ استعمال ہو چکا ہے اور کتنا فنڈ مالی سال19-2018 میں فراہم کیا گیا تھا تاحال کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت جمخانہ کلب ساہیوال کو لاہور جمخانہ کلب کے ساتھ attatch کر کے اسی طرز پر ساہیوال کے معززین ممبران جمخانہ کو سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) جمخانہ کرکٹ گراؤنڈ کی تکمیل کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں اور کب تک اس کو مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیرامور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ جمخانہ کرکٹ گراؤنڈ ساہیوال زیر تعمیر ہے۔ اس گراؤنڈ کی اپ گریڈیشن کے لئے 74.750 ملین روپے فنڈ مختص کئے گیا ہے اور اب تک 12.707 ملین فنڈ استعمال ہو چکا ہے اور برائے مالی سال 19-2018 میں 7.313 ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں اور 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے 30 فیصد بقایا ہے۔

(ج) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(د) جمخانہ کرکٹ کلب ساہیوال کے لئے 62.043 ملین فنڈ درکار ہیں اور فنڈز کی دستیابی پر سکیم تقریباً مالی سال 21-2020 میں مکمل ہو جائے گی۔

لاہور کے علاوہ دیگر مقامات پر ڈبل ڈیکر بسیں چلانے سے متعلقہ تفصیلات

837: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیرامور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت صوبہ بھر میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا محکمہ سیاحت لاہور کے علاوہ دیگر مقامات پر سیاحت کے فروغ کے لئے ڈبل ڈیکر بسیں چلانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) پنجاب میں کن سیاحتی مراکز کو سیاحوں کے لئے پرکشش بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیرامور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں سیاحت کا فروغ حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کے موجودہ مالی سال کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کا بجٹ پچھلے سالوں کی نسبت کئی گنا بڑھا دیا گیا ہے۔ سال20-2019 کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کی بیس جاری (Ongoing) اور انیس نئی (New) ترقیاتی سکیمز ہیں جن کے لئے 1500 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے ان ترقیاتی سکیمز کی تفصیل درج ذیل ہے:

جاری سکیمز (Ongoing Schemes)

1) چیئر لفٹ کی اپ گریڈیشن اور عدم سہولیات کی فراہمی، باڑ اور سٹاف کی رہائش گاہ کی تعمیر۔
2) ٹورازم کی پروموشن کے لئے مری میں چار یحاں فاریسٹ ریسٹ ہاؤس کا قیام۔
3) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی کو نیا سیاحتی مقام بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
4) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں ویو پوائنٹ، کروڑ پارک وے کی تعمیر۔
5) ضلع اٹک خورد دریائے انڈس پر ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور ڈایزننگ۔
6) چکوال پارک وے کی تعمیر۔
7) کلر کہار جھیل کے لئے واٹر سکوٹرز، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کی خریداری۔
8) دھرابی جھیل چکوال میں ریزارٹ کی تعمیر۔
9) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں چلڈرن پلے لینڈ، پارکنگ اور واٹر سپورٹس کے لئے زمین کی خریداری۔
10) سون ویلی ضلع خوشاب میں ماحول دوست سیاحتی سہولیات کی فراہمی۔
11) کالاباغ ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ اور تفریحی پارک بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
12) نمل جھیل ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
13) انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ اور ٹورازم کمپلیکس کی تعمیر۔
14) مذہبی سیاحت کے فروغ کے لئے ننکانہ صاحب ریزارٹ کی تعمیر۔
15) فورٹ منرو ضلع ڈی جی خان میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی تزئین و آرائش و عدم سہولیات کی فراہمی۔
16) کوہِ سلیمان ڈی جی خان میں سیاحتی مقامات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
17) ڈراوڑ فورٹ چولستان میں ریزارٹ کا قیام۔

نئی سکیمز (New Schemes)

1) پتریاٹہ ٹاپ مری سٹیشن پر Thematic فورڈ کورٹ، آرٹ اینڈ کرافٹ شاپس، تفریحی سہولیات زپ لائننگ، وال Climbing وغیرہ اور واک ویز کا قیام۔
2) پتریاٹہ چیئر لفٹ اور کیبل کار کی مکینیکل اپ گریڈیشن۔
3) ضلع اٹک خورد میں ریزارٹ کی تعمیر کے لئے زمین کی خریداری۔
4) ڈھوک ٹالیاں میں تفریحی پارک، واٹر سپورٹس و دیگر سہولیات کا قیام۔

5) سیاحت کے حوالے سے ضلع چکوال کی ماسٹر پلاننگ اور دیگر ممکنات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کروانا۔
6) ٹلہ جوگیاں اور روہتاس فورٹ میں پارک وے کا قیام۔
7) اچھالی جھیل اور کھبیکی جھیل خوشاب میں چلانے کے لئے کشتیوں کی خریداری۔
8) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی توسیع اور تفریحی پارک کا قیام۔
9) ٹی ڈی سی پی ریزارٹ چھانگا مانگا ضلع قصور کی تزیئن و آرائش اور عدم سہولیات کی فراہمی۔
10) کوہِ سلیمان پارک وے کا قیام۔
11) تھل اور چولستان صحراؤں میں ڈیزٹ سفاری اور کیمپنگ سائیٹس کا قیام۔
12) ہیڈ پنجند پر ٹوریسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے زمین کی خریداری۔
13) صوبہ پنجاب کی نمائش بذریعہ ڈاکومنٹریز، پبلسٹی مٹیریل اور انٹرنیشنل ٹورازم کانفرنسز اور مارٹس میں شرکت، ٹورازم میلوں کا انعقاد اور آرکیالوجی سائیٹس کی معلومات اور پروموشن۔
14) ٹی ڈی سی پی کی ترقیاتی سکیمز کی تعمیر و تکمیل کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کا قیام
15) مختلف پراجیکٹس کے لئے مختصر کنسلٹنسی کروانا۔
16) مختلف سرکاری محکموں کی طرف سے محکمہ ٹورازم کو دیئے جانے والے 12 گیسٹ /ریسٹ ہاؤسز کی آرائش اور دوبارہ تعمیر۔
17) پنجاب میں ڈزنی لینڈ / تھیم پارک کے قیام کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور زمین کی خریداری۔
18) ضلع بہاولپور اور ملتان میں ٹوریسٹ ڈبل ڈیکر بس سروس کا آغاز۔
19) ٹی ڈی سی پی سخی سرور ریزارٹ کی دوبارہ تعمیر اور اپ گریڈیشن۔

(ب) جی، ہاں! ضلع بہاولپور اور ملتان میںsightseeingڈبل ڈیکر بس سروس چلانے کے لئے سکیم سال20-2019 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ جس کے لئے موجودہ مالی سال کے دوران مبلغ 200 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کاPC-I تیار ہو چکا ہے اور منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ج) کوہِ سلیمان ڈیرہ غازی خان، دراوڑ فورٹ، ہیڈ پنجند ضلع بہاولپور، وادی سون سکیسر ضلع خوشاب، دھرابی جھیل، ڈھوک ٹالیاں جھیل ضلع چکوال، کالا باغ، نمل جھیل ضلع میانوالی، ضلع اٹک، کوٹلی ستیاں، چاریحاں، پتریاٹہ مری ضلع راولپنڈی، چھانگا مانگا ضلع

قصور اور ملتان کو سیاحوں کے لئے پرُکشش بنانے اور سیاحتی سہولیات پہنچانے کے لئے مختلف ترقیاتی سکیمز کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

صوبہ میں کبڈی کشتی ملاکھڑا وغیرہ کی بہتری کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

904:سید عثمان محمود: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت صوبہ میں روایتی کھیلوں کبڈی، کشتی، ملاکھڑا وغیرہ کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) ان روایتی کھیلوں کے لئے کیا نئی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) تمام روایتی کھیل ہمارے سالانہ سپورٹس پروگرام میں شامل ہیں۔ خاص طور پر قومی تہواروں مثلاً یوم آزادی 14۔اگست، یوم پاکستان 23۔مارچ، یوم دفاع 6۔ستمبر وغیرہ پر کبڈی، دیسی کشتیوں اور ملاکھڑا کا خصوصی طور پر انتظام کیا جاتا ہے سپورٹس بورڈ پنجاب کے زیر اہتمام انٹرنیشنل کبڈی ٹاکرہ 3۔جنوری تا 13۔جنوری 2019 منعقد ہوا۔اس کبڈی ٹاکرہ کا انعقاد بہاولپور، ساہیوال اور لاہور میں ہوا۔ اس ایونٹ میں پاکستان گرین، پاکستان وائٹ، ایران اور انڈیا کی ٹیموں نے شرکت کی۔اس ایونٹ میں پاکستان گرین چیمپیئن بنا۔نہ صرف روائتی بلکہ دیگر کھیلوں کی ترقی وترویج کے لئے بھی ہمارا محکمہ سکول، کالج، کلبوں اور یونین کونسل کی سطح سے کھلاڑی چنتا ہے۔ پھر کیمپ ٹریننگ دے کر پنجاب کی سطح کا کھلاڑی بناتا ہے جو بعد ازاں قومی کھیلوں اور بین الاقوامی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کی طرح رواں سال بھی ضلع رحیم یار خان میں روایتی کھیلوں جس میں کبڈی میلہ، ملاکھڑا وغیرہ سالانہ سپورٹس کیلنڈر 2019 کے شیڈول کے مطابق باقاعدگی سے کروائے گئے ہیں۔

(ب) گزشتہ سالوں کی طرح آئندہ سالوں میں بھی پنجاب بھر میں روایتی کھیلوں کے مقابلہ جات کرائے جائیں گے اور تربیتی کیمپ کے انعقاد بھی کئے جائیں گے۔ جس سے کھلاڑی روائتی کھیلوں میں زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں گے، اور روائتی کھیلوں میں اپنی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنا کر دنیا بھر میں روائتی کھیلوں کے ساتھ ساتھ متعلقہ ضلع / ڈویژن / صوبہ اور دنیا بھر میں روائتی کھیلوں میں ملک کا نام روشن کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ٹڈی دل کا حملہ ہوا ہے اور لوگ تڑپ رہے ہیں میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہاں ابھی ایگریکلچر منسٹر بھی نہیں ہیں جب وہ آجائیں گے پھر اس پر بات کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں تحریک التوائے کار لے آتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لے آئیں۔ آپ تمام ممبران تشریف رکھیں ایک ضروری اعلان کرنا ہے۔ ہمارے ممبران کو سب سے زیادہ جو problem آرہی ہے وہ ہاسٹل کی آرہی ہے۔ اس کے لئے ہم نے یہ کام شروع کیا ہے کہ جو پیپلز ہاؤس میں پرانے گھر ہیں ان کو دوبارہ سے بنا رہے ہیں اور جو میں نے بنایا تھا اس میں گورنمنٹ نے دس سالوں میں ایک کمرے کا بھی اضافہ نہیں کیا۔ اب جو نیا پلان بنا ہے وہ ڈیڑھ سو کمروں کا ہے جو approve ہو گیا ہے وہ بھی ہم شروع کر رہے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

منسٹر صاحبان میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں میری ان سے گزارش ہے کہ وہ اس طرح نہ کریں، ان کو گھر مل گئے ہیں لیکن پھر بھی وہ کمرے نہیں چھوڑ رہے ہیں اور ان کو ایک سال سے زیادہ ہو گیا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں شیم والی بات نہیں کرنی کیونکہ ان سے کمرے بھی خالی کرانے ہیں۔ میرے پاس ان منسٹرز کے نام ہیں جو میں خاموشی سے ان کی ٹیبل پر بھجوا دوں گا۔ اگر انہوں نے میری بات نہ مانی تو پھر میں یہاں ہاؤس میں announce کروں گا۔ اگر پھر بھی بات نہ مانی تو میں تیسری بار یہ کروں گا کہ ان کا سامان ٹرک پر رکھ کر ادھر کھڑا کرنا ہے اور پھر کمرے خالی کرانے ہیں۔(قہقہے)

خاص طور پر جو ہماری خواتین ہیں وہ بے چاری باہر کسی جگہ پر نہیں رہ سکتیں۔ ان کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے اس لئے ان کو تو یہ حق ملنا چاہیئے۔ اب بیس منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے
وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد
جناب سپیکر شام 6 بج کر 20 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آج آپ نے وقفہ سوالات جلدی ختم کر دیا تھا تو میری گزارش ہے کہ میرے سوالات pending کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کے سوالات آگے آ جائیں گے اور آج کے سوالات تو وزیر موصوف نے table پر رکھ دیئے تھے۔ آپ کی کمیٹی نے کہا تھا کہ آج سوالات نہ رکھیں کیونکہ ٹائم کم ہوتا ہے اور سوالات کی وجہ سے سارا ٹائم گزر جاتا ہے اور ہمیں بولنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ لیکن میں نے کہا تھا کہ تھوڑے سے سوالات رکھ لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔جی، محترمہ !اسے پیش کریں۔

لاہور: شالیمار میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

410: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "جنگ" اور روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔جنوری 2020 کی خبر کے مطابق شالیمار لاہور کے رہائشی فرید کے گھر سے تین ڈاکو 2 لاکھ 25 ہزار روپے کی نقدی اور زیورات لوٹ کر لے گئے؟

(ب) پولیس نے ڈاکوؤں کو پکڑنے کے لئے آج تک جو بھی کارروائی کی اس کی تفصیل اور ڈکیتی کے مقدمے کی FIR کی کاپی فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ نے جس طرح فرمایا ہے انہوں نے اخبار میں ایک خبر پڑھی تھی اور اُس خبر کو بنیاد بنا کر انہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس دے دیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے بہت chase کیا ہے لاہور کے تقریباً تمام تھانوں سے ریکارڈ طلب کیا ہے، اس علاقے کے ڈی ایس پی سے بھی بات ہوئی ہے، ایس ایچ او سے بھی بات ہوئی ہے تو اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اخبارات کی cutting میرے پاس موجود ہے جن کے حوالے سے میں نے بات کی ہے۔ یہاں پر پولیس کی قابلیت اور credibility کے اوپر question mark لگ جاتا ہے۔ لاہور میں بے تحاشا street crime بھی ہوا اور گھروں کے اندر ڈکیتیاں بھی ہوئیں۔ اگر متعلقہ تھانے نے کیس رجسٹر نہیں کیا تو یہ پولیس کی نااہلی ہے۔ وہ لوگ دربدر پھر رہے ہیں اُن کا اتنا نقصان ہوا لیکن پولیس اُن کا پرچہ درج کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے جنرل بات تو نہیں ہو سکتی آپ specific رہیں ناں! اگر یہ واقعہ ہوا ہے تو آپ نے اُن کے گھر visit کیا ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے بالکل اُن کے گھر visit کیا اور اُن کے کچھ لوگ بھی میرے پاس آئے۔

جناب سپیکر: آپ اگر specific بات کرتیں تو وزیر قانون نے اس issue کو take up کر لینا تھا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں specific ہی بات کر رہی ہوں جن کے گھر ڈکیتی ہوئی ہے میں اُن کا نام بھی بتا رہی ہوں اور توجہ دلاؤ نوٹس دینے کا میرا مقصد ہی یہی تھا کہ اُن کی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایک دفعہ خود جا کر چیک کر لیں اور دوبارہ جمع کرا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس detail میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ جن پولیس افسران نے محترمہ کے ساتھ رابطہ کیا اُن کے ٹیلیفون نمبرز اور محترمہ کے عمران نامی سیکرٹری کا موبائل نمبر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ہم نے ان کے سٹاف سے خود confirm کیا ہے کہ خدارا ہمیں وہ گھر بتائیں اور وہ جائے وقوعہ بتائیں تاکہ ہم آپ کو رپورٹ دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House آپ کے توسط سے محترمہ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مدعی کا نام اور پتا مجھے بتا دیں میں ایف آئی آر کی کاپی بھی دوں گا اور ملزمان کو گرفتار کر کے ریکوری بھی کروائیں گے لیکن اگر یہ مدعی کا نام اور اُس گھر کا پتا بھی نہ بتا سکیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس پر اپنا home work کر لیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 419 جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر!وزیر قانون پولیس کوprotection دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہاں پر کوئیprotection نہیں کر رہا۔ میں نے یہ معاملہ خود take up کیا ہے۔ کل آپ مدعی کا نام اور گھر کا پتا لے کر آئیں اور ہاؤس میں دوبارہ بات کر لیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر2020/2 محترمہ فائزہ مشتاق کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر2020/3 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منصوبوں کی عدم تکمیل

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 28۔دسمبر2019 کی خبر کے مطابق محکمہ سکولز ایجوکیشن کے اعلان کردہ متعدد منصوبے مکمل نہ ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور کے سرکاری سکولوں میں صاف پانی کے منصوبے کا اعلان کیا گیا مگر منصوبہ مکمل نہ ہوا۔ سابق دور حکومت میں سکولوں میں سولر سسٹم نصب کرنے کا منصوبہ اس سال بھی مکمل نہ ہو سکا۔ صوبے کے دس ہزار سکولوں میں سولر پلیٹس لگائی جانی تھیں تاہم یہ منصوبہ بھی التواء کا شکار ہے۔ پنجاب کے بائیس اضلاع میں750 انصاف سکول سیکنڈ شفٹ میں شروع نہ کئے جا سکے۔ صوبے کے گیارہ اضلاع کے 110 سکولوں کو ماڈل سکولز میں تبدیل کرنے کے منصوبے کی ڈیڈ لائن میں توسیع کر دی گئی۔ 35ہزار پرائمری سکولوں میں خاکروب کی سیٹیں اس سال بھی خالی رہیں۔ پنجاب بھر میں اساتذہ کی گریڈ14 سے 16 کے 50 ہزار سے زائد اساتذہ کی اسامیاں خالی رہیں۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے امتحانی نظام میں بہتری کے لئے پانچویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات کو مرحلہ ختم

کرنے کا اعلان کیا گیا اور اس سال پانچویں کے امتحانات پیک کی بجائے سکولوں میں منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اس خبر سے لاہور سمیت پورے پنجاب میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر مزید کشمیر ایشو، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آج ہم نے پنجاب میں آٹے کے بحران کے حوالے سے بات کرنی ہے کیونکہ حزب اختلاف کا کام ہے کہ یہاں پر عوام کے جذبات کی ترجمانی کرے اور حقائق سامنے لے کر آئے۔ یہاں پر ایک confusion سی ہے وفاقی وزیر کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہے اور بے تحاشا خرابی ہے اور جب ہم صوبائی وزراء کی بات سنتے ہیں تو وہ کوئی اور کہانی بتا رہے ہوتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر محترمہ عظمیٰ بخاری نے جب آٹے کے بحران کے حوالے سے point raise کیا اور مختلف talk shows پر جا کر facts and figures کے ساتھ یہ point raise کیا تو بجائے اس کے کہ عوام کو relief دینے کی بات ہوتی بلکہ ایک تماشا کھڑا کیا گیا اور اُن کے گھر پر آٹے کا ایک ٹرک بھیجا گیا۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! بات سُنیں۔ آپ لوگوں نے یہ ساری باتیں کر دی ہیں اور ابھی پرائس کنٹرول کے حوالے سے آپ کی بھی speech ہو گی آپ اُس میں بھی یہ ساری باتیں کر لیں۔ یہ اجلاس آپ کا ہے اور یہ آپ ہی کا ایجنڈا ہے اس لئے آپ کو زیادہ موقع ملے گا اور آپ اس پر جتنا مرضی بولیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ ایک معزز ممبر کی privacy breech کرکے اُس کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ وہاں پر سرکاری خرچے پر آٹے کا ٹرک جو بھیجا گیا وہ ٹرک کس کے حکم پر بھیجا گیا اور اس پر پرچہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ گیٹ کے اندر تو نہیں گئے۔ آٹا تو گیٹ سے باہر رکھا ہوا تھا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وہ ٹرک صرف تصویریں اتروا کر وہاں سے واپس بھی آ گیا۔

جناب سپیکر: وہ گیٹ سے باہر تھا۔ تصویر تو باہر کی آئی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: وہ ٹرک ویڈیو بنوا کر واپس چلا گیا۔

سرکاری کارروائی

بحث

مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث

جناب سپیکر: آٹا وہاں پر رہنے دینا چاہئے تھا۔ چلیں! خیر ہے کوئی بات نہیں ہے۔ ابھی بحث شروع ہو گی۔ آپ بھی اس پر بات کر لیجئے گا۔ جناب محمد بشارت راجہ! کشمیر ایشو، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کی جانی ہے۔ آپ اس بحث کا آغاز کریں۔ آپ اس پر تھوڑی تھوڑی بات کر لیں پھر اپوزیشن لیڈر بات کر لیں گے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move for General Discussion on Kashmir Issue, Price Control and Law & Order.

جناب سپیکر! جس طرح جناب کے چیمبر میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے ہوا تھا کہ ان تینوں topics کو اکٹھا کر لیا جائے۔ یہ بھی طے ہوا تھا کہ قائد حزب اختلاف debate open کریں گے اور اس کے بعد دونوں اطراف سے ممبران بحث میں حصہ لیں گے پھر متعلقہ منسٹر conclude کریں گے۔ اب آپ جس طرح حکم کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں سب سے پہلے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں کہ بحث کا آغاز کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اک واری فیر، شیر اور دیکھو دیکھو کون آیا شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "دیکھو دیکھو کون آیا چور آیا چور آیا)

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے کشمیر پر بات کروں گا۔ اس ملک میں سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ جب بھی کوئی مشکل وقت آتا ہے تو یہ قوم سیسہ پلائی دیوار کی طرح یکجا ہو جاتی ہے۔ جب زلزلہ آیا تھا تو پوری قوم نے اس کو سانحہ سمجھا اور اپنا پورا حصہ ڈالا۔ ہم نے اس دکھ اور سانحہ کا بڑی خندہ پیشانی سے حل ڈھونڈا۔ اس قوم کو جب دہشتگردی کا چیلنج درپیش آیا تو اس وقت بھی ہماری سکیورٹی ایجنسیز، افواج پاکستان، پولیس اور رینجرز نے اپنا اپنا کردار ادا کیا اور قوم نے یکجہتی سے اس چیلنج کا سامنا کیا۔ سوات آپریشن ہوا چالیس لاکھ لوگ بے گھر ہوئے ان کو دوبارہ آباد کیا۔ کشمیر کا جب نام آتا ہے تو یہاں پر مائیں بیٹھی ہیں اور والدین بیٹھے ہیں تو جب خبرنامہ شروع ہوتا ہے اور پٹی چلتی ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے کہ کس طرح بے دردی کے ساتھ کشمیریوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ کشمیر کو آرٹیکل 370 کے تحت وہاں کے باسیوں کے لئے قتل گاہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ ایک شرمناک واقعہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ایک مکافات عمل بھی ہوتا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ انڈیا کی مختلف ریاستوں میں ایک تحریک جنم لے رہی ہے۔ ہم جو بھی کہیں زور بازو سے اور کالے قانون سے وہاں پر وقتی طور پر وہ انتقام تو لے سکتے ہیں لیکن انشاء اللہ کشمیر کی جنگ اور کشمیریوں کا لہو رائیگاں نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ قوم اس کا منطقی انجام دیکھے گی اور انشاء اللہ اقوام متحدہ کی وہی قرارداد پر عملدرآمد انڈیا کی سالمیت کے لئے ضروری ہو گا۔

جناب سپیکر! تمام تر تحفظات کے باوجود جب پارلیمان میں کشمیر کا نام آیا تو تمام سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر قرارداد پر لبیک کہا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ پاکستانی قوم کی قوت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب تک کشمیر میں ظلم و بربریت کے واقعات ہوتے رہیں گے ہم اپنی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے ہم یہاں اکٹھے بیٹھے ہیں چاہے ایوان کا وہ رُخ ہے یا یہ رُخ ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ baggers can't be choosers جب تک معاشی طور پر ہم اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہوتے، جب تک ہم اپنے اندر اتحاد پیدا نہیں کرتے دنیا نہیں سنتی۔ آپ کی اپنی حکومت نے کہا کہ اقوام عالم میں اس issue پر بے حسی کا مظاہرہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج ہم جو CPEC کی بات کرتے ہیں تو چائنا ایک زمانے میں غربت و افلاس نے وہاں پر ڈیرے ڈالے ہوئے تھے اور وہاں کے بے روزگار نشہ کرتے تھے۔ انہوں نے ادھر دیکھا نہ اُدھر دیکھا بلکہ ناک کی سیدھ کی طرح economy پر اپنا پورا زور رکھا۔

جناب سپیکر! میں 90 کی دہائی میں وہاں پر گیا تھا تو اس وقت وہاں پر economic zones بن رہے تھے۔ آج چائنا کی economy کا ڈنکا بجتا ہے اور وہ امریکہ جیسی super power کو بھی dictate کراتا ہے ان کو بھی اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرنی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج بھی بدلا کچھ نہیں، میں نہیں کہتا کہ ہمیشہ یہاں سے issues پر بات ہوتی ہے۔ یہاں سے بھی hooting ہوتی ہے اور وہاں سے بھی hooting ہوتی ہے۔ آپ جب مجھے بولنے کا موقع دیتے ہیں، میرے کان کھلے ہیں وہاں سے طرح طرح کی آوازیں آتی ہیں لیکن میں نے آپ کی موجودگی میں کئی مرتبہ کہا ہے کہ میرے لئے ہر ممبر معزز ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ وہ وقت آئے گا جب ہمیں یہ احساس ہو گا کہ کسی کو چور ڈاکو کہنے سے الزام تراشی کرنے سے اس صوبہ، اس ملک کے مسائل حل ہوں گے اور نہ ہی وہ غریب آدمی جو اپنے بچوں کو بھوکا پیاسا دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے اسے رات کو نیند نہیں آتی اس کا پیٹ بھی نہیں بھرے گا۔

جناب سپیکر! میں آج پھر یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی سیاست نہیں کرنا چاہتا لیکن اس صوبہ پر آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے حکمرانی کا موقع دیا تھا۔ آپ بھی واقف ہیں کہ نظام حکومت کیسے چلایا جاتا ہے۔ یہ صوبہ جس کو اللہ تعالیٰ نے چار موسم دیئے یہاں کی کھیتیاں سونا اُگلتی ہیں آج اس صوبہ میں کبھی ٹماٹر کا بحران شروع ہو جاتا ہے کبھی آلو پیاز مہنگا ہو جاتا ہے۔ آج آٹے کے بحران کا سامنا ہے۔ یہ عجیب معاملہ ہے کہ ہم denial mode میں ہیں۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے کمیٹی بنائی کہ ہم نے تین لاکھ ٹن گندم درآمد کرنی ہے۔ یہاں پر پنجاب حکومت کہتی ہے کہ آٹے کا تو بحران ہی نہیں ہے۔ یہ دنوں میں ختم ہو جائے گا۔ اس بات کا پہلے فیصلہ کیا جائے کہ وفاقی حکومت سچ بول رہی ہے یا پنجاب حکومت سچ بول رہی ہے۔ اگر بحران نہیں ہے تو تین لاکھ ٹن گندم کیوں منگوائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ فصل آنے سے پہلے معاملات طے کئے جاتے ہیں کہ ہم نے گندم درآمد کرنی ہے یا اپنے گوداموں میں stock کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بازگشت اخبارات میں دیکھ اور خبروں میں سن رہا ہوں کہ چینی کا بحران بھی سر اُٹھا رہا ہے یعنی ایک دن میں پانچ روپے فی کلو چینی مہنگی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں اور کوئی point scoring نہیں کر رہا۔ یہ سامنے بیٹھے ممبران اور ہم نے عوام کے پاس جانا ہے لیکن عوام نے شکل دیکھ کر فیصلے نہیں کرنے کہ یہ حمزہ شہباز ہے یا حکومتی بنچوں کے لوگ ہیں بلکہ لوگوں نے کہنا ہے کہ آپ نے deliver کیا کچھ کیا ہے؟ حقائق یہ ہیں کہ آج راہ جاتا ہوا غریب آدمی آپ کا بازو پکڑ کر کہتا ہے کہ پندرہ دن بعد میری تنخواہ ختم ہو جاتی ہے لہٰذا میں اپنے بچوں کو کہاں سے کھانا کھلاؤں؟ پہلے مرغی اور بڑا گوشت غریب آدمی کی دسترس سے باہر تھا لیکن آج سبزیاں غریب آدمی کے لئے خواب بن گئی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ میں اپنے گھر میں کھانا کیسے پکاؤں گا؟ یہ حمزہ شہباز کا issue نہیں ہے اور اپوزیشن کی طرف سے point scoring کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کے ہر غریب آدمی کی ایک سچی دکھ بھری داستان ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ آئیں اور بیٹھ کر صوبے کی بہتری کے لئے بات کریں لیکن بالکل بھی step نہیں لیا جاتا۔ اُدھر قومی اسمبلی میں بھی ہم نے کہا تھا کہ آئیں اور میثاقِ معیشت پر بات کریں، وہاں چور ڈاکو کے نعرے لگے لیکن وقت کا پہیہ چکر کاٹ کر وہیں پر آکر رُکتا ہے اور یہ مکافات عمل ہے۔ آج ورلڈ بنک کی reports کے مطابق معیشت کی inflation unprecedented ہے۔

جناب سپیکر! کل Devos میں جناب عمران خان نے کہا کہ حکومتوں میں کرپشن ہوتی رہی ہے اس لئے اکھاڑ پچھاڑ ہوتی رہی ہے۔ یہ بھی خدا کی قدرت ہے کہ ایک طرف Devos میں خطاب چل رہا ہے کہ ہم کرپشن کا خاتمہ کریں گے لیکن اُسی وقت Transparency International کی رپورٹ آتی ہے کہ کرپشن بڑھ گئی ہے۔ یہ بڑا serious issue ہے اس لئے ہمیں اس پر دکھ کا اظہار کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں یہ ضرور ہوتا تھا کہ کرپشن کم نہیں ہوئی لیکن ranking کے حساب سے 134 سے نیچے 117 پر کرپشن آ گئی تھی لیکن آج کرپشن مزید بڑھ گئی ہے یعنی ہم 117 سے 120 پر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک سیاسی طالبعلم کی حیثیت سے اپنے دوستوں سے کہوں گا جو مجھے بڑے اچھے الفاظ سے پکارتے ہیں کہ کیا ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ نہیں ہے؟ اس حکومت نے جب باگ ڈور سنبھالی تھی تب کالی پٹی باندھ کر میں آپ کے سامنے یہاں پر حاضر ہوا تھا۔

جناب سپیکر! آپ میرا video clip نکالیں کہ میں نے کہا تھا کہ آج کل پاکستان ہو یا کوئی اور ملک ہو، third world یا first world country ہو لیکن کامیابی کا زینہ delivery اور performance پر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کالی پٹی باندھ کر کہا کہ ہم تمام تر تحفظات کے باوجود ایوان میں جائیں گے لیکن اگر یہ حکومت ہماری (ن) لیگ کی حکومت سے آدھا بھی perform کر جائے تو میں اس کے لئے دعا کروں گا کہ یہ اپنی میعاد پوری کرے۔

جناب سپیکر! آج بھی مجھے وہ لفظ یاد ہیں لیکن آپ بھی عام آدمی کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ ہم ریاست مدینہ کی بات سنتے ہیں جو بڑی اچھی سوچ ہے لیکن آج سپریم کورٹ نے خیبر پختونخوا کی حکومت کو پانچ لاکھ روپے جرمانہ کیا ہے، جرمانہ اس لئے نہیں کیا کہ وہ نااہل حکومت ہے بلکہ اس لئے کہ انہوں نے سپریم کورٹ میں جھوٹ بولا ہے اور یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی مجھے میڈیا کہہ رہا تھا کہ کیا in House تبدیلی آرہی ہے اور آپ کی اس پر کیا سوچ ہے تو میں نے کہا کہ میں کوئی comment نہیں کروں گا۔ ہم نظام کی خاطر موجود ہیں اور نظام کو چلنا چاہئے۔ اگر بھوکے کا پیٹ نہیں بھرے گا تو میرے اِن بھائیوں اور بہنوں کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ میں آٹھ ماہ سے پابند سلاسل ہوں، میرے دوست خواجہ سعد رفیق، خواجہ سلمان رفیق، جناب احسن اقبال اور جناب شاہد خاقان عباسی بھی جیل میں ہیں بلکہ آپ کے ساتھ بھی میں نے جیل کاٹی ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں سرخرو کرے گا۔ یہ کامیابی نہیں بلکہ کامیابی تب ہے جب ہم مل کر اس بھوکی عوام کے لئے کچھ کریں گے۔ اگر کسی کی ماں بیمار ہے تو دوائی کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ آٹا نہیں مل رہا جبکہ ٹماٹر، آلو اور پیاز وغیرہ کی قیمتیں روزانہ آسمان کو چھوتی ہیں۔

جناب سپیکر! اب چینی کا بحران آرہا ہے۔ اگر ہم بھوکے آدمی کی بھوک کو ختم کر دیں تو وہ اصل کامیابی ہے۔ یہ معاملہ چلتا رہتا ہے لیکن مہنگائی کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ آج کا اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا گیا ہے اس کا مدعا یہ ہے کہ آپ ذمہ داران کا تعین کریں۔ ایسے لوگوں کی نشاندہی ہونی چاہئے جو اس بحران کا موجب بنے ہیں۔ یہ کوئی چار لوگ نہیں بلکہ 12 کروڑ لوگوں کا صوبہ ہے۔ کیا تماشا ہے کہ آٹے کے ٹرک سڑکوں پر کھڑے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ چند دنوں میں یہ بحران پورا ہو جائے گا۔ یہ وہ صوبہ ہے جس کی 65 فیصد آمدن زراعت سے منسلک ہے لیکن آج آٹے کا بحران صوبے کے گلی محلے میں لوگوں کا سامنا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ سیاست سے ہٹ کر کہا ہے کہ لوگ شکلیں بھول جاتے ہیں اور کرسی نے کسی کا دفاع نہیں کیا۔ اچھے کام ہمیشہ یاد رہ جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No cross talks please.

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! پرسوں وہاں پر ایک قیدی تھا جس نے کہا کہ میرا جڑانوالہ روڈ پر بڑا serious accident ہوا تھا۔ ایک آدمی بے چارا موٹر سائیکل پر تھا جس کی رکشہ سے ٹکر ہوئی تو ایک 28 سالہ نوجوان جس کی دو بیٹیاں تھیں وہ موقع پر فوت ہو گیا۔ ایک اُس کا چچا جو 60 سال کا تھا اللہ نے اُس کو بچا لیا۔ میں نے پوچھا کہ رات کے 12:00 بجے آپ نے کیا کیا تو اُس نے کہا کہ ہم نے ریسکیو 1122 پر call کی تو پانچ منٹ میں ایمبولینس سروس آگئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے کہنے میں کوئی عار نہیں کیونکہ یہ سروس آپ کے دَور میں شروع ہوئی تھی جس سے غریب آدمی کو فائدہ ہوا۔ ہم نے اس منصوبے کو سرد خانے میں نہیں ڈالا بلکہ ہم نے کہا کہ اس کو جاری رکھنا چاہئے اور ہم نے تمام اضلاع میں اس کو مزید بجٹ دیا۔ آج آپ کی حکومت نہیں ہے لیکن آپ کے اس اچھے کام کو لوگ یاد کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! اگر محترمہ نے بات نہیں سننی تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں یہاں صوبے کی بات کر رہا ہوں اور کوئی ذاتی بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نہ بولیں اور بیٹھ جائیں۔ میری بات سنیں، اگر یہاں سے اب کوئی بولا تو میں باہر نکال دوں گا۔ میں اِدھر سے اگر کسی کو نکال سکتا ہوں تو اس طرف سے بھی نکال دوں گا لہٰذا خاموشی سے بات سنیں۔ اُن کی باتوں کو نوٹ کریں اور جواب دیں۔ آپ نے جواب دینے کے لئے اپنا نام ہی نہیں دیا۔ پہلے آپ مجھے اپنا نام بھجوائیں تب میں آپ کو بولنے کا موقع دوں گا۔ پہلے عظمیٰ کاردار کا نام آیا ہے جو سب سے پہلے بولیں گی۔ حکومتی بنچوں سے صرف دو ممبران نے نام دیا ہے۔ میں نے بیٹھے بیٹھے کسی کی بات نہیں سننی۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں دو دن پہلے کی بات آپ کو بتا رہا ہوں اور کام خود بولتا ہے۔ انگریزی کا مقولہ ہے کہ "Actions speak louder than words" ایک جان بچانا کتنا ثواب ہے لہٰذا اچھے کاموں کی تشہیر نہیں کرنی پڑتی۔

جناب سپیکر! یہاں پر کہا جاتا ہے کہ صوبے میں خاموشی سے کام بہت ہو رہا ہے لیکن اُس کی تشہیر نہیں ہو رہی۔ یہ اُلٹی گنگا یہیں بہہ سکتی ہے۔ قصور کا واقعہ ہوا تو آپ یقین مانیں کہ فرانزک لیب میں 400 آدمیوں کا DNA ٹیسٹ ہوا جس کے بعد اصل مجرم تک ہم پہنچ گئے۔ اس فرانزک لیب کو مسلم لیگ (ن) اٹھا کر اپنے گھر نہیں لے گئی۔ آج فرانزک لیب کے ذریعے نہ صرف sensitive agencies بلکہ دُور دراز سے DNA ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ چاہے آپ کا یا مسلم لیگ (ن) کا کارنامہ تھا اس کے لئے 400 مشیروں کا جتھا بنا کر تشہیر نہیں کرنا پڑتی بلکہ لوگ اُس کو یاد رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بطور قائد حزب اختلاف میں اپنے ساتھیوں کو یہی سمجھانا چاہتا ہوں کہ denial mode سے نکلیں۔ اگر آٹے کا بحران ہے تو اسے تسلیم کریں، اسے مانیں اور اس کا کوئی حل تلاش کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ اگر لوگوں کو آٹے سے محروم کر کے کہیں گے جی آج ٹھیک ہو جائے گا، وہ ٹھیک ہو جائے گا، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے گھر آٹے کا ٹرک چلا جائے گا تو یہ معاملات ایسے سلجھیں گے نہیں۔ پھر چینی کا بحران آ جائے گا اور اس پر بھی آپ کہیں گے کہ مسلم لیگ (ن) کا کارنامہ تھا۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ غریب آدمی کا پیٹ باتوں سے نہیں بھرتا۔ 14 مہینے بعد آپ جو مرضی کہیں کوئی نہیں مانے گا کہ یہ پچھلی حکومت کا کارنامہ ہے۔ اب آپ خود بھی کچھ کر کے دکھائیں تاکہ لوگ اس بات کو مانیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے یہ ساری باتیں factual کی ہیں اور میں نے کوئی ادھر اُدھر سے بات نہیں کی کیونکہ ہم سب انسان ہیں اور ہم سب سے غلطیاں ہوتی ہیں لیکن غلطی کو تسلیم کر لینے میں عظمت ہے اور اس کا حل تلاش کرنے میں عظمت ہے تاکہ لوگوں کا بھلا ہو denial mode سے نہیں نکلیں گے تو پھر آپ کی بات کوئی مانے گا نہیں تو اس بات پر میں آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ اس پر کوئی انکوائری ہونی چاہئے۔ ہمیں انسانیت کا احساس ہونا چاہئے۔ جو ذمہ داران ہیں ان سے پوچھ گچھ ہونی چاہئے اور ان کی نشاندہی ہونی چاہئے کہ ایسی نوبت کیوں آئی۔ آٹے کے بحران نے کیوں جنم لیا اور کیوں وفاقی حکومت کچھ کہتی ہے اور کمیٹی بنا دیتی ہے اور پنجاب حکومت اسے کیوں deny کرتی ہے۔ اگر اس کا فیصلہ نہ ہوا تو شاید ہماری سیاست اور آپ کی

سیاست چلے نہ چلے لیکن پھر غریب آدمی اور پاکستان کی عوام سیاستدانوں سے نفرت کرنا شروع کر دیں گے۔ گلی محلوں میں چھوٹے چھوٹے آٹے کے تھیلے پر لڑائیاں ہوں گی۔ وہ دن دور نہیں ہے تو میں اسی لئے کہتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔ غلطی ہوئی ہے تو اسے کھلے دل سے تسلیم کریں اور اس کا مداوا کریں۔

جناب سپیکر! میں پھر کشمیر کے مدعا پر آؤں گا baggers can't be choosers کیونکہ میں نے اسی سے شروع کیا تھا کہ 5.8 percent GDP growth rate ہم چھوڑ کر گئے تھے اور آج وہ کہتے ہیں کہ 2.2 بھی ہو تو بہت بڑی بات ہے۔ یہ 22 کروڑ لوگوں کا ملک اور 12 کروڑ لوگوں کا صوبہ ہے۔ ایک فرد نہیں ہوتا بلکہ اس کے پیچھے کتنے خاندان ہوتے ہیں اور لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ فیصل آباد کے منتخب ممبران اس وقت ہاؤس میں بیٹھے ہیں تو وہاں پر "لومز مزدور" بے روزگار ہو گیا۔ اگر ہم نے اس کا مداوا نہ کیا تو سیاست تو ڈوبے گی ہی کہیں خدانخواستہ ملک کا ناقابل تلافی نقصان نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر! میرے سامنے معزز ممبران حزب اقتدار بیٹھے ہیں جو شاید اپنے دل کی بات ادھر نہیں کہیں گے لیکن انہیں پتا ہے کہ جن لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں۔ Ultimately وہ محلے اور گلیوں میں گریبان پکڑیں گے کہ آپ نے ہمارے بچوں کو بھوکا مارا، آٹے کا بحران آیا جسے آپ نے deny کیا، جھوٹ کو سچ کیا جس سے پیٹ نہیں بھرے گا تو اللہ تعالیٰ اس ملک پر کرم کرے اور انہیں توفیق دے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم مل کر سچ کا سامنا کریں اور لوگوں کے دکھوں کا مداوا کریں۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ تین topics پر بات تھی تو پرائس کنٹرول پر میاں محمد اسلم اقبال نے جواب دینا ہے، کشمیر اور لاء اینڈ آرڈر پر میں نے جواب دینا ہے جبکہ آٹے کے بحران کے حوالے سے وزیر خوراک بات کرنا چاہتے ہیں۔ ادھر سے بات ہوئی ہے تو ادھر سے وزیر خوراک بات کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ آپ پہلے کشمیر والے issue پر ضرور بول لیں کیونکہ وہاں سے کشمیر کے حوالے سے بات ہوئی ہے ناں۔ دیکھیں آپ کے پاس تو بہت بڑا credit ہے اور میرا خیال ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں اس طرح کسی نے کیس پیش نہیں کیا جس طرح عمران خان نے اقوام متحدہ میں پیش کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل ہم نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس حوالے سے آپ بات کر لیں تو پھر اسے ختم کر دیتے ہیں اور اس کے بعد پرائس کنٹرول کے حوالے سے میاں محمد اسلم اقبال بات کر لیں گے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! وزیر قانون! Wind up کرتے ہوئے بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ wind up کرتے ہوئے بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے کشمیر کے حوالے سے دو منٹ دے دیں تو میں بات کر لوں لیکن اس سے پہلے محترمہ کو آپ نے وقت دیا ہے تو پہلے یہ اپنی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے اقوام متحدہ میں وزیراعظم عمران خان کی گئی تقریر کی بات کی کہ وہ جس طرح سے کشمیر cause کو لے کر بڑھے تو میرا خیال ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس وقت بھی ڈیووس میں اگر آپ دیکھیں تو سب سے پہلے انہوں نے کشمیر کی بات کی۔ امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات ہوئی تو ان سے بھی یہی کہا کہ

بہت explosive situation ہے اور وہاں کروڑوں لوگوں کی زندگیوں سے کھلواڑ ہوتا ہے اور پورے ریجن میں tranquility ہے وہ اس سے affect ہو گی تو خدا کے لئے آپ اس کا فوری کوئی ازالہ کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ اس وقت کشمیر میں مکمل بلیک آؤٹ ہے اور وہاں پر مودی سرکار نے ڈرونز چھوڑ دیئے ہیں جو کہ دیکھ رہے ہیں کہ کس علاقے میں کون سی آبادی زیادہ ہے یا کم ہے کیونکہ وہ genocide پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ کشمیر سے systematically مسلمانوں کو ختم کر رہے ہیں اور اسی طریقے سے ہندو توا اور RSS mentality ہے جس نے پورے انڈیا میں اس وقت آگ لگا دی ہے۔ وہاں پر اقلیتیں اس وقت غیر محفوظ ہیں۔ وہاں پر Christians safe feel کر رہے ہیں، Dalits safe feel کر رہے ہیں اور نہ ہی مسلمان جو کہ وہاں کی 50 فیصد آبادی ہے لیکن اس کے برعکس آپ دیکھیں کہ پاکستان میں ہم نے اپنی اقلیتوں کو کتنی عزت دی ہے اور آج بھی ہمارے ایک سکھ بھائی نے پنجاب اسمبلی کے ممبر کا حلف اُٹھایا ہے۔ ہم اقلیتوں کو جو respect دیتے ہیں وہ کرتارپور میں بھی واضح ہے جو کہ 10 ماہ کی مدت میں کوریڈور کھولا گیا اور وہاں پر جتنے یاتری آئے، میں خود بھی وہاں موجود تھی کہ وزیر اعظم عمران خان نے اس کوریڈور کا افتتاح کیا تو اس موقع پر سب یاتریوں نے ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر انہیں دعائیں دیں کیونکہ ان کے دلوں میں بھی محبت ہے جو یہ show کرتا ہے کہ کس طریقے سے پاکستان اور اس کی foreign policy جو ہے وہ sanctity دیتی ہے اور وہ religious minorities کی respect کرتی ہے۔

جناب سپیکر! آٹے کا معاملہ میرا خیال ہے کہ بہت discuss ہو چکا ہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے کیونکہ وزیر اعظم عمران خان کو جتنا بڑا چیلنج پیش آتا ہے وہ اتنی زیادہ responsibility سے اور اتنی زیادہ ایک passion کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ کوئی چیلنج ایسا نہیں جو انہوں نے اپنی پچھلی زندگی میں face نہ کیا ہو اور وہ ہمیشہ ہر چیلنج سے کامیاب نکلے ہیں۔ انہوں نے اب ایف آئی اے کی investigative team بنائی ہے تو انشاء اللہ اس سے پورا پتا چل جائے گا کہ کون ذمہ داران تھے اور یہ کیوں بحران آیا۔ ہم یہ انکار نہیں کر رہے بحران آیا تھا کیونکہ

سندھ حکومت کے نیب میں ریفرنسز تھے اور پچھلے سال ان کے ہاں گندم کی خریداری میں بہت زیادہ خُورد بُرد ہوئی اس لئے انہوں نے امسال تھوڑی سی بھی گندم نہیں اُٹھائی جس کی وجہ سے ساڑھے چار لاکھ ٹن گندم انہیں دینا پڑی کیونکہ 80 فیصد تو گندم پنجاب میں پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح ہمارے بارڈر سے بھی تھوڑی سمگلنگ افغانستان کی sideپر ہوئی۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں اسے بھی رکوانے کے لئے اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر پر تھوڑی سی بات اس لئے کرنا چاہتی ہوں کیونکہ As a Chairperson of Gender Mainstreaming Committeeمیں یہ feelکرتی ہوں کہ اس وقت ہمارے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں بہت کم خواتین enrolledہوئی ہیں اور بہت کم ان کی employmentہے۔ ہمارے ہاں صرف 1.5 فیصد پولیس میں خواتین ہیں تو میری گزارش اور تجویز ہے کہ انہیں کم از کم 10 فیصد کیا جائے۔ آپ کے The Punjab Fair Representation of Women Act 2014کے مطابق ہر ڈیپارٹمنٹ میں 15 سے 16 فیصد کم از کم خواتین کی representationہونی چاہئے۔ ہر تھانے میں خواتین کا فرنٹ ڈیسک ہونا چاہئے تاکہ ان کے جو بھی problemsاور complaintsہیں وہ وہاں پر جائیں تو دو خواتین اہلکار ہر وقت وہاں پر موجود ہونی چاہئیں جہاں پر خواتین ان problems کو addressکر سکیں۔ ہر ضلع میں ایک Anti-Gender Crime Cellکا ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میری اس گزارش کو ضرور incorporateکریں۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ تھی کہ جو ہمارے پولیس اہلکاران ہیں، ہم نے بہت ساری legislationکی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی تجویز آ گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جو ہم نے یہاں legislation کی ہے جس طرح Domestic Workers کا بل پاس کیا ہے اور یہاں خواتین اور بچوں کے حقوق کے متعلق بھی بل پاس ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے پولیس اہلکاران کی ٹریننگ ہونی چاہئے، ان کو پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت یہ قانون ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ وزیر قانون نے نوٹ کر لیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ بلاشبہ کشمیر کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا کہ اس معزز ایوان کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کو اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے کچھ تاریخی حقائق بیان کئے اور میں سمجھتا ہوں کہ کچھ حقائق نہیں بیان کئے۔ میں تنقید برائے تنقید کے حوالے سے بات نہیں کروں گا۔ جس طرح انہوں نے بہت زور دے کر ایک بات کہی کہ آج ایک ایسا وقت ہے کہ ہمیں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ہمیں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرنا چاہئے۔ جس طرح ہم نے بڑے ٹھنڈے دل کے ساتھ ان کی باتوں کو سنا میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح ٹھنڈے دل سے یہ بھی میری بات سنیں گے اور خود اپنے دل سے اس بات کا فیصلہ چاہیں گے کہ مسئلہ کشمیر پر آج پاکستان کے وزیراعظم عمران خان کا جو مؤقف ہے کیا وہ کسی طور پر بھی ایک آزاد، خود مختار قوم کے شایان شان نہیں ہے؟ اگر دیانتداری کے ساتھ آپ اپنے دل سے اس بات کی گواہی چاہیں گے تو آپ کا دل گواہی دے گا کہ جس طرح عمران خان نے مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر اُجاگر کیا اس کی اس ملک کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اقوام متحدہ میں جس طرح جناب عمران خان نے مسئلہ کشمیر کو اُجاگر کیا میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وہ دوست جو دن کو رات اور رات کو دن کہتے ہیں وہ تسلیم نہ کریں لیکن پوری دنیا نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ ہوتا ہے ایک قومی لیڈر۔ اس لیڈر نے اپنا مؤقف بین الاقوامی فورم پر اپنی قوم کی شان کے مطابق اُجاگر کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایوان کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج وہ کس کو گالی دے رہے ہیں اور کشمیر میں جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اس کا کس کو ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے؟ وہ نریندر مودی ہے اور یہ بات پوری قوم یک زبان ہو کر کہہ رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اگر کوئی شخص نشان عبرت بنا ہوا ہے تو وہ نریندر مودی ہے۔ ہماری بدقسمتی، اس قوم کی بدقسمتی اور اس ملک کی بدقسمتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ نریندر مودی عمران خان کا دوست نہیں ہے اور عمران خان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! نریندر مودی کے ذاتی تعلقات کس کے ساتھ تھے، کشمیریوں کے قاتل کے ذاتی تعلقات کس کے ساتھ تھے، کشمیریوں پر مظالم ڈھانے والے کے ذاتی تعلقات کس کے ساتھ تھے، اپنی شادیوں میں اس کو کون مدعو کرتا رہا اور اپنے ساتھ ذاتی تعلقات کون قائم کرتا رہا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب عمران خان نے تو اس کے ساتھ ذاتی تعلقات قائم نہیں رکھے۔ جو لوگ کل نریندر مودی کے ساتھ ذاتی تعلقات کا دعویٰ کرتے تھے آج وہ کس منہ سے بات کر رہے ہیں۔ یہاں کہا گیا کہ قرارداد move ہوا تو ہم نے اتفاق کیا۔ کیا اس اتفاق سے آپ اپنی اس غلطی کا بھی اقرار کر رہے ہیں کہ اُس وقت نریندر مودی کے ساتھ جو تعلقات بنائے تھے وہ ہم نے غلطی کی تھی؟ یہ ایک قومی غلطی تھی جس کا خمیازہ ہمارے کشمیری بھائی بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہر لیڈر کا اپنا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ جناب عمران خان نے United Nations میں جس طرح اس قوم کا مقدمہ پیش کیا، کشمیریوں کا مقدمہ پیش کیا پوری دنیا نے اس کا اعتراف کیا۔ دو دن پہلے کانفرنس میں جس طرح

عمران خان بات کر رہا تھا یقین کیجئے کہ پوری دنیا کا انٹرنیشنل میڈیا اس کا اعتراف کر رہا تھا کہ لیڈر اس طرح کے ہوتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سے پہلے اسی قوم نے دیکھا ہے کہ امریکہ کے صدر کے سامنے وہ چِٹیں نکال رہے ہوتے تھے کہ ہم کون سی چِٹ اوپر رکھیں اور کون سی نیچے رکھیں۔ یہاں ایک لیڈر نے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج پاکستان میں ہی نہیں بلکہ وزیراعظم کا شمار دنیا کے ان ممتاز راہنماؤں میں ہوتا ہے جو قوموں کو بین الاقوامی سطح پر ساتھ لے کر چل سکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جب اخلاق کی بات کرتے ہیں، اصول کی بات کرتے ہیں تو بحیثیت ایک قوم ہمیں اس بات کو بھی تسلیم کرنا چاہئے، جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ ہمیں سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنا چاہئے اور قومی مسئلے پر ایک ہونا چاہئے۔ مہنگائی پر تو ایک ہونے کے لئے تیار ہیں لیکن کشمیر کے مسئلے پر کیوں نہیں ایک ہوتے اور یہ کیوں نہیں تسلیم کرتے کہ آج پوری دنیا میں عمران خان اس قوم کا مؤقف بیان کر رہا ہے اور کشمیریوں کا مقدمہ لڑ رہا ہے؟ آج اگر کشمیری ایک طویل ترین کرفیو کے باوجود سڑکوں پر جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں تو ان کو اس بات کا احساس ہے کہ ان کے پیچھے عمران خان کی سپورٹ ہے اور ایک ایسے لیڈر کی سپورٹ ہے جو ان کی آواز کو بین الاقوامی سطح پر اٹھا رہا ہے۔ ہم نے تو دس سال ان بے چاروں کا نام کبھی نہیں لیا اور کبھی ان کی مذمت نہیں کی۔ آج امریکہ کا صدر بھی یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ جس طرح اب آ کر عمران خان نے کشمیریوں کا مقدمہ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! کاش! اس طرح کوئی پہلے بھی ان پر مظالم کی بات کرتا لیکن نہیں ہوئی اور یہ کل امریکہ کے صدر نے کہا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ آئیں آج بھی کشمیر کے حوالے سے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کشمیر پر پوری قوم کو یکجا ہو کر، ایک پیج پر ہو کر جناب عمران خان کا ساتھ دینا چاہئے اور جناب عمران خان کے مؤقف کی تائید کرنی چاہئے کیونکہ آج پوری بین الاقوامی برادری جناب عمران خان کے مؤقف کی تائید کر رہی ہے، پوری بین الاقوامی برادری جناب عمران خان کو کشمیریوں کا اس وقت مقدمہ لڑنے والے کے طور پر تسلیم کر چکی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ

آج یہ زیادتی ہوگی کہ اگر ہم گھر سے اپنے قائد کے خلاف بات کریں، اپنے قائد کے مؤقف کے خلاف بات کریں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جناب عمران خان سے زیادتی کم اور کشمیریوں کے ساتھ زیادتی زیادہ ہوگی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب میں سید حسن مرتضیٰ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ خطاب فرمائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو اجازت ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج آپ کو سب سے پہلے مبارکباد پیش کرتا ہوں، میں مبارکباد پیش کرداں ہاں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مبارکباد پیش کریناں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کی حرکت دیکھ لیں۔

MR SPEAKER: No cross talk please.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس طرح آج تسی ہاؤس نوں چلایا اے۔ میرا خیال اے سب دا بڑا ای عزت تے احترام دا رشتہ اے اور کسے وی سائیڈ توں اور ایل او پی نے پہلے گل کردیاں ہویاں بڑے مناسب الفاظ استعمال کیتے اور کسے دی کوئی character assassination نہیں، کوئی تضحیک نہیں اور آج میں حیران ہاں اپنی بڑی بہن محترمہ عظمیٰ کاردار توں کہ اُناں دی زبان توں وی اللہ تعالیٰ نے سب نوں محفوظ رکھیا اے۔ تھوڑا جیا اُنہاں نے گل کرن دی کوشش کیتی، سندھ دی گل کرکے کہ آٹا بحران وی سندھ تے پا دیئے کیونکہ خیبر پختونخوا وچ وی مراد علی شاہ آٹا کھا گیا اے، پنجاب وچ وی مراد علی شاہ آٹا کھا گیا اے، گلگت بلتستان وچ وی اور کشمیر وچ وی اے سارا آٹا سندھ حکومت ہی کھا گئی اے لیکن چلو فیر وی اے بڑی خوش آئند گل اے کہ اسی طرح ہی ہاؤس چلنا چاہیدا اے، ہر آدمی نوں گل کرن داوی حق ہونا چاہیدا اے اور اُسدا جواب دین داوی حق ہونا چاہیدا اے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون وی اگر تھوڑا جیا خیال کر لیندے تے کوئی حرج نیں سی، خان صاحب ملک توں باہر گئے ہوئے نیں کشمیریاں دا کیس لڑ رہے نیں، اچھا لڑ رہے نیں، برا لڑ رہے نیں سانوں ایتھے debate نہیں کرنی چاہیدی تا کہ ساڈے کولوں اک ہی آواز کشمیر لئی جانی چاہیدی اے۔

جناب سپیکر! میں کسے طرح وی اے چیز نہیں سمجھدا کہ اُس سائیڈ تے بیٹھے ہوئے جیڑے میرے بہناں بھائی نیں اُو کشمیر نال مخلص نہیں نیں یا اُنہاں دا اُہ رشتہ کشمیر نال نہیں جیڑا ساڈا اے، جو ساڈا رشتہ اے اُنہاں دا وی اُو ہی رشتہ اے اسیں چاہندے ہاں کہ کشمیر ایشو اُتے قوم divide نظر نہ آوے۔ ساڈے ذاتی اختلافات اپنی جگہ تے نیں او اسیں انشاءاللہ on the floor of the House تے وی لڑاں گے، اسیں باہر وی لڑاں گے لیکن اسیں تہاڈے توں توقع کرنے ہاں کہ جس طرح اج ہاؤس دا نُسی آغاز کیتا اے ایہندا انجام وی اسی طرح ہونا چاہیدا اے۔

جناب سپیکر! میرے سارے معزز ممبر جیڑے ایہندا احترام کرن، جناب فیاض الحسن چوہان وی بیٹھے نیں ایہناں نوں وی چاہیدا اے کہ آج دا دِن ذرا احتیاط نال گزارن۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اے جیڑا آٹے دا بحران اے ایہہ کوئی پہلا ایسا ایشو نہیں اے جیڑا اِس حکومت دے دوران raise ہویا اے یا سامنے آیا اے۔ اس توں پہلے وی کئی بحران آئے اور اُنہدے اُتے اپوزیشن نے وی تُہاڈے نال پورا cooperate کیتا کہ تسیں ایہناں تے قابو پاؤ، اسیں ایہندے تے point scoring نہیں کرنا چاہندے۔ جیڑے وی national issues نیں اسیں آج وی کہندے ہاں کہ ایندے اُتے کوئی پارلیمانی کمیٹی بنائی جاوے جیڑے culprits نیں، اصل جیڑے ذمہ داران نیں اُنہاں نوں قرار واقعی سزا ہونی چاہیدی اے، اُنہدے وچ کئی وچارے undertraining وی نیں اُنہاں نوں کجھ relief وی دینا چاہیدا اے لیکن کمیٹی ضرور ہونی چاہیدی اے کیونکہ اس بحران نو پیدا کرن والی ایہہ گورنمنٹ اے، ساڈے فوڈ منسٹر صاحب بیٹھے نیں اُنہاں نوں اے اپنی غلطی تسلیم کرنی چاہیدی اے کہ جیڑی حکومت اکتوبر دے اندر گندم export کر رہی اے اور اُس دے نال خزانے نوں کوئی دس ارب روپے دا نقصان ہویا۔

جناب سپیکر! اج جدوں mid-march وچ ساڈی سندھ سائیڈ دی گندم مارکیٹ وچ آجاندی اے جدوں مارچ وچ گندم آن والی اے تے آج اک مہینہ پہلے گندم import کرن دی کی ضرورت ہے؟ آج فیر اربوں روپیہ ساڈے خزانے توں اور ساڈی غریب عوام نوں ٹیکہ لگن جا رہیااے۔

جناب سپیکر! ساڈی گزارش اہ ہے کہ انہاں بحراناں دے نال نمٹن لئی جتنی وی قومی قیادتاں نیں اُنہاں نوں سر جوڑ کے بیٹھنا چاہیدااے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) اہ پیشکش کئی دفعہ کر چکی اے کہ اُسیں حاضر ہاں اِس تے بیٹھ کے گل کریئے اور انہدے اُتے متفقہ لائحہ عمل بنایئے اور اس قوم نوں انہاں بحراناں توں کڈیئے لیکن آج تک ہمیشہ چور چور، ڈاکو ڈاکو، پھڑلو پھڑلو اہ آوازاں آیاں نیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آج وی ایناں کجھ کہن دے باوجود مینوں حالانکہ اے زیب نہیں دیندا کہ میں آج وی جناب عمران خان دی تعریف کردا لیکن میں اہ کڑوا گھُٹ وی صرف ایہناں دامنہ بند کرن واسطے بولیااے ایہناں نوں اُہ وی راس نیں جیئ آیا۔ اسیں سارے ایس ہاؤس دے وچ ووٹ لے کے آئے ہاں، اسیں اپنے اپنے حلقے دا mandate لے کے آئے ہاں اور اسیں اُنہاں دی نمائندگی کرنی اے۔ مینوں آن والے دِناں دے وچ جس طرح قائد حزب اختلاف نے کہیا کے مینوں چینی دا بحران نظر آرہااے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: چینی کا بحران انہوں نے ہی کرنا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں میں نے اُن کو بھی اس لئے خاموش کروایا تھا کہ وزیر قانون نے کشمیر کے اوپر جواب دیا ہے آپ نے سنا ہے اس لئے آپ اپنی باری پر بات کریں آپ نے بولنے کے لئے اپنا نام دیا ہے اُس کا انتظار کریں۔ جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! آن والے دناں دے وچ مینوں چینی دا بحران نظر آرہیااے اور میری بڑی بہن محترمہ نے کہیا کہ تساں ہی پیدا کرنا اے۔ تے جیئ میں پیدا کرنا اے، مینوں سمجھ دی اے کہ میں پیدا کرنا اے میں اینا ہی طاقتور ہاں تے اتھے آکے بیٹھ جاوے میں اُتھے جا کے بیٹھ جاناں ایں میں ویکھاں گا صوبہ کس طرح نیں چلدا۔

جناب سپیکر! اے جیڑے نے ایہناں توںundertraining نیں صوبہ ایہناں کولوں نیں چلنا۔ میں ہن اپنی زبان دا ذمہ دار نیں ہاں اہ ایہناں نے مجبور کیتا اے۔ ایہناں کولوں صوبہ نیں چلنا اہ اپنی زبانوں من بیٹھے نیں۔ جدوں اپوزیشن کندی سی اُدوں اہ نعرہ آندا سی کہ اپوزیشن دا تے کم ای تنقید کرنا اے۔ فیر اتحادیاں نے وی کہیا ایم کیو ایم نے وی کہیا کہ اے نالائق نیں، نااہل نیں،undertraining نیں، فیر مسلم لیگ (ق) نے وی کہیا اے۔

جناب سپیکر: ہم نے یہ نہیں کہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی نہیں کہیا اے۔

جناب سپیکر: ہم نے نہیں کہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اُسدی وضاحت کرناں ہاں تُسی نہیں کہیا اے۔

جناب سپیکر: بالکل نہیں کہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی نہیں کہیا اے، چودھری مونس الٰہی نے وی نہیں کہیا اے، چودھری شجاعت حسین نے وی نیں کہیا اے، کامل علی آغا نے کہیا اے۔ کامل علی آغا نے اک ٹاک شو دے وچ بیٹھ کے کہیا۔

جناب سپیکر: جناب کامل علی آغا کو میں نے خود منع کیا تھا کوئی ایسی بات نہیں کرنی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اب سن لو میں تے تہانوں پہلے کہیا اے کہ میں تے اپنی زبان بڑی کنٹرول وچ رکھ کے میں چاہندا ساں کہ اہ جیڑا ایشو ہے پنجاب دے اندروں اہ آواز جانی چاہیدی اے کہ اپوزیشن اور حکومت سنجیدہ نیں سر جوڑ کے بیٹھے نیں اُور اس مسئلے نوں حل کرناں چاہندے نیں لیکن جدوں دوسری طرف توںnon-serious attitude سامنے آیا تے اُدوں مینوں مجبوراً اے گلاں کرنیاں پئیاں میں ہن وی نیں کرناں چاہندا۔ میں کامل علی آغا صاحب دا کہیا ہویا۔۔۔

جناب سپیکر: ساریاں تے کر لئیاں ہن کہڑی باقی رہ گئی اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر ![******************************]
آٹے دا بحران فیر وی نکل جانا اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! سارا کُج آپے ہی ونڈ دے پھر دے او۔ سید حسن مرتضیٰ کے آخری الفاظ حذف کئے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی وزیر اعلیٰ نہ بنو لیکن مری speakership کیوں روکدے پئے او۔ تہانوں کوئی خوف ہونا اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تُسی میرے نال attach ہو جاؤ فیر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں تے جمہوری طریقے نال آنا چاہندا ساں تے تُسی پتا نئی کیوں غیر جمہوری تے غیر پارلیمانی الفاظ سمجھ کے اینہاں نوں حذف کروادتا اے۔ اے ساری چیزاں اسیں برداشت کرلیاں کہ چلو کوئی نئی اتحادی وی غلط کہہ سکدے نے کہ شاید اوہناں دے کوئی مطالبے پورے نئی ہوئے ہوون گے چلو اپوزیشن وی غلط کہندی ہوئے گی لیکن جدوں جناب فواد چودھری نے اے گل آکھی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور حکومت نال نال نئی چل سکدے تے اوس وقت تے بالکل ہی بھانڈا پُھٹ گیا۔ اوہناں نے چٹھی لکھ دتی اور من لیا جی کہ جناب فواد چودھری وی ہر روز پارٹی بدل دے نے تے بُرا وقت وی شروع ہون والا اے۔

جناب سپیکر! شاید ایہناں دی گوٹی پھر گئی اور جناب فیاض الحسن چوہان نے آکھیا اے کہ بھئی او اپنی domain وچ رہ کے گل کرن۔ چلو من لیا کہ بڑی genuine گل اے کیونکہ پنجاب دی supremacy اور پنجاب دے جمہوری ایوان تے حملہ کرن والی گل سی چلو اوہناں دی اہ گل وی من لئی لیکن ہن تے بالکل ہی حد ہو گئی اے۔ ہن تے پی ٹی آئی دے جوان تے ایس ایوان دے معزز ممبران نے وی عدم اعتماد دا اظہار کردتا تے اونہاں نے ایہہ کیتا کدے کہن تے، اہ ایہناں اہ وزیر اعلیٰ پنجاب دے کہن تے کہہ دتا کہ میں بے اختیار جے مینوں بااختیار بناؤ۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے کولوں اج لکھوالو کہ رانا صاحب آخری واری جت کے آئے ہے۔ اج ایہناں وڈیاں بندیاں عدم اعتماد دا اظہار کر دتا۔ جدوں میں اج توں چھ مہینے پہلے آکھدا ساں کہ بھئی اہ شہباز گل توں بچ جاؤ۔ اہ شہباز گل تہانوں لے جائے گا ہے۔ ماسوائے میرے کسے نے ایہناں نوں نجات نئی دلوائی تے ایہناں میرے وی حلقے دے فنڈ روک لئے۔ میرے حلقے دے فنڈ روک کے کی انتقام لوگے۔

جناب سپیکر! میں تے سدا بہار ای ایس سیٹ تے بیٹھن والا بندہ آں۔ اگر جت کے آندا ریا تےNoesوچوں ہی آنا اے۔Ayesول میں تے جاندا ای نئی۔ مینوں اللہ تعالیٰ نے جو عزت ایتھے دتی اے میں ضرور اوتھے جا کے بوٹ کجھ وِچ پا کے ٹُریا رہنا اے تےtalk shows وِچ رکھ کے بیٹھنا اے کہ ایہہ میں بوٹ دا غلام ہے تے میں اپنے ووٹرز دا غلام ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ووٹرز دی آواز آں میری آواز دنیا دی کوئی طاقت اللہ توسوا دبا نئی سکدی اے تے نہ ہی کسے نوں کوئی حق اے۔ میرے حلقے دے فنڈز روک لتے گئے۔

جناب سپیکر! اج میرے نال دے حلقے وِچ پی ٹی آئی دے لوکاں دے بڑے کم ہو رہے نیں۔ میں اس ایوان وچ کہہ ریا واں کہ دوبارہelectکوئی ویdevelopments worksنال ہو کے نئی آندا۔ اگرdevelopments funds نال کوئی جت کے آندا تے مسلم لیگ(ق) تے مسلم لیگ(ن) نے وی بڑے پیسے لائے نیں۔ پرویز مشرف جنوں اج پاکستان دی دھرتی تے پیر کوئی رکھن نئی دیندا۔ اوہ جندے پیروکار نیں انہاں وی ٹرکاں دے مغر لوکاں دیاں لائناں لوایاں سن تے ایہناں وی ٹرکاں دے مغر بندیاں دیاں لائناں لوا دتیاں نے۔ آٹے دا بحران اوس وقت وی سی اوہی آٹے دا بحران ایس وقت وی اے۔2008 وِچ وی اوہی بحران سی جدو مری پارٹی دی حکومت آئی تے میرے قائد جناب آصف علی زرداری داوژن سی کہ اپنےgrowerنوں facilitate کرو۔Sowing season سر تے اے تے گندم دی بیجائی شروع ہو رہی اے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایہناں وی پرویز مشرف توں حلف لیا سی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینوں آکھو کہ گارڈ آف آنر دےspelling سناوے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنیspeech wind up کریں کیونکہ کافی وقت ہو چکا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میںspeech wind up کی کراں میں تے حالے ایہناں دے قتل وی دسنے نیں جہڑے میرے شہراں وچ ہو رہے نیں اور حادثات وچ میرے لوک مر رہے نیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات کوshort کرلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میریاں سڑکاں ٹُٹیاں ہویاں نیں۔ میری گلیاں تے نالیاں تباہ ہو گیاں نیں لہٰذا میں حالے اوہ گلاں کرنیاں نیں۔ اِہ غیر ذمہ دار لوک مری گلاں وِچ بول رہے نیں کوئی وزیر میری گل دا جواب دیوے تے میں مناں وی۔ اِہ بیٹھ کے فقرے تے آوازاں کسنیاں اِہ کوئی معزز لوکاں دا کم نئی اے تے گلی محلے والا کردار اے جو کہ ادا ہو ریا اے۔2008وچ اسی farmerنوںincentiveدتا۔Sowing season وِچ اسیں سپورٹ پرائس دا اعلان کیتا جندی وجہ توں اسی گندم وچ خود کفیل ہوئے۔ اسی گندم کا-/600روپے من ریٹ کیتا تے اوہ ریٹ-/1300روپے من تک گیا جندی وجہ توں قحط زدہ قوم اک سال توں بعد گندم ایکسپورٹ کرن دی پوزیشن وچ سی بلکہ اسیں گندم ایکسپورٹ وی کیتی۔ ساڈی حکومت وچ دوsuper floods آئے۔اسی ایندے باوجود ایکسپورٹ کرن والی پوزیشن وچ ساں۔اوس وقت شوگر کین دا ریٹ-/50روپے سی تے چینی دا بحران سی فیر اسیں کاشتکار نوںfacilitate کیتا اور-/150 روپے گنے دا ریٹ مقرر کیتا تے دوسرے سال اسی چینی وچ وی خود کفیل ساں۔اِہ زرعی ملک اے، کدی ایتھوں ٹماٹر تے کدی مرچاں مک جاندیاں نیں۔ کدی ایتھوں آلو نئی لبھدا۔ کدی اسیں ایران توں پیاز منگوا رہے آں۔ کشمیر وچ ساڈے بھرا ماری جاندے نیں۔اج اک پی ٹی آئی دا میرا دوست آکھ ریا سی کہ یار اسیں انڈیا توں ٹماٹر لے لتا اے۔

جناب سپیکر!میں آکھیا کہ لعنت اے ایہو جئے ٹماٹر کھان تے جے اسیں انڈیا توں لے کے کھانا اے۔ اک طرف تسی آندے او کہ انڈیا ساڈے کشمیری بھر امار ریا اے تے دوجی طرف ٹماٹر اسیں اوتھوں کھانے آں۔اج اگر ایس ایوان وچوں اک آواز جاندی تے شاید اسیں ٹماٹر کھانا چھڈ دیندے۔ ساڈی حکومت اگر مخلص ہوندی تے اوہ قوم نوں اپیل کر دی کہ یار اک روٹی کھانا شروع کر دیو۔ ایتھے تے اک وفاقی وزیر آکھ ریا اے نومبر دسمبر وچ قوم روٹیاں زیادہ کھاندی اے۔ اہ گل دی کوئی منطق ہے جس دی گل ہو رہی اے؟وقت بہت ہو گیا اے تے جناب نوں وی جلدی ہے کیونکہ ہاؤس وی چلانا اے۔ میری تقریر رہندی اے لیکن میں وقت دی کمی دی وجہ توں میں اج احتجاجاً تامرگ بھوک ہڑ تال کریاں اور اظہار یکجہتی اپنی بھوکی قوم نال کر ریاں جنہاں کول دووقت دی روٹی نئی،جنہاں دے لیڈر راوٹن لنگر خانے نے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے شور وغل کیا)

جناب سپیکر!اینہاں بیبیاں نوں وی مرے نال گلو۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، نہیں۔اک منٹ ذرا ٹھہر جاؤ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!ایہہ بھوتا کھا کے آئیاں نیں تے ایہہ وی مرے نال احتجاج کرن۔ میں تہاڈی اسمبلی دی سیڑھیاں تے ہی تامرگ بھوک ہڑ تال کر ریاں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!ایک منٹ میری بات سن لیں کہ بھوک ہڑ تال میں ترمیم کر لیں کہ جو ہم آپ کو جوس بھیجیں گے وہ آپ پی لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!اہ حکومت issues resolve کرنا ای نئی چاہندی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!اسیں جوس تے تہانوں پیاواں گے ناں نال۔

سید حسن مرتضیٰ: سید حسن مرتضیٰ!اسیں کوئی وی گل نئی منی۔جوس تے اوہ پیندا اے جنوں جیون دی تمنا ہووے۔ جدوں 12 کروڑ عوام نوں مار رہے تے مینوں اک نوں بچا کے کی کرو گے؟

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!رزق اللہ تعالیٰ نے دینا ہے۔ مری گل سنوں قرآن شریف پڑھو اللہ نے اکھیا اے کہ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جنا چِر جینا اے اوتھے بیٹھ کے قرآن شریف ای پڑھنا اے اور میں اوتھے کی کرنا اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! قرآن شریف پڑھو اللہ نے آکھیا اے کہ رزق اللہ تعالیٰ دیندا اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! رزق اللہ تعالیٰ دیندا اے ایس وچ کوئی شک والی گل نئی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! بس فیر اللہ تعالیٰ ہی رزق دے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! لیکن ساڈا تُسی ساں ہی بند کر دتا اے تے گلا ہی گھُٹ دتا اے رزق اندر کتھوں جاوے؟

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اسیں تہانوں جوس وی دینا اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی توں مراد حکومت اے۔ تُسی تے ساڈے وی ہوتے وہناں دے وی ہو۔ تہاڈے توں مراد اوہے کہ اسیں مخاطب تے تُساں نوں کرنا آں کیونکہ دُوجے پاسوں تے اگ نکل دی اے جی۔ میں مخاطب تہانوں کر ریاں لیکن کہہ اوہناں نوں ہی ریاں آں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایہناں تے روزے وی کدی نہیں رکھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اہنوں کہیو کہ روزے دے سپیلنگ سنا دیوے میں پھر وی چھڈ دیاں گاں۔ ایہہ بالکل غلط آگیا اے، اوہدی ایتھے ضرورت نہیں سی، ایہہ محفل تھیٹر دی زینت بننا سی لیکن ایہہ پنجاب اسمبلی آگیا اے۔ میں احتجاجاً بھک ہڑتال کرن چلیا آں۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیراں نوں وی دعوت دینا کہ ایہہ میرے نال اظہار یکجہتی کرن، اوہناں بھکیاں لوکاں نال اظہار یکجہتی کرن جہناں دے بچے بغیر دوائیاں توں مر رہے نیں۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ ٹھیک ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! دوائیاں دو سو فیصد مہنگیاں نیں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناں سپیکر! ایہہ حکومتاں نیں اور ایئج حکومتاں چلدیاں نیں؟ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے جتنا ٹائم لیا اے اس توں ادھا ٹائم مینوں دے دیو اور میں سید حسن مرتضیٰ نوں گزارش کرناں کہ میری گزارشات وی سندے جاون تاکہ ایہناں دے علم وچ تھوڑا اضافہ ہو جاوے۔

جناب سپیکر: ابھی میرے پاس محترمہ سعدیہ سہیل اور محترمہ شمیم آفتاب کے نام ہیں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! لسٹ کے مطابق بات کرنے کا ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک منٹ وزیر اطاعلات کی بات سن لیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرا دوست اپنی غزل سنا کے چلا گیا اے، میں گزارش کر رہیا سی کہ جس پارٹی نوں represent کر دیاں اوہناں نے ایتھے ہوبرال بن کے آدھ گھنٹہ تماشا لائی رکھیا اے، میں سچی گل دساں سندھ دے حوالے نال جناب مراد علی شاہ تے پیپلز پارٹی دی حکومت دا لگا تار تیرواں سال اے۔ تیراں سال وچ بندے دے دند نکل آندے نیں تے دہڑاں وی نکل آندیاں نیں۔ ایہناں دا عالم ایہہ اے کہ پاسکو نے ایہناں دے حوالے نال چار لاکھ ٹن گندم release کیتی سی لیکن ایہناں نے ایک لاکھ ٹن گندم حاصل کیتی اور ایہہ تین لاکھ ٹن گندم حاصل نہیں کر سکے جہڑے اپنے آپ نوں بڑا اہل کہندے نیں جنہاں دے ایہہ گُن گا رہے سن۔ ضلع دادو وچ ایہناں دا اپنا محکمہ انٹی کرپشن پچھلے پنج دن توں انوسٹی گیشن کر رہیا اے ایک لاکھ، 94 ہزار بوری ضلع دادو دے سرکاری گودام وچوں خُورد بُرد اور چوری ہوئی اے، پچھے صرف 12 ہزار بوری رہ گئی۔ کراچی اور سندھ دے تمام گوداموں وچوں چینی اور گندم چوری اور خُورد بُرد ہو رہی اے۔

جناب سپیکر! ایہہ کس منہ نال پنجاب حکومت اور جناب عثمان احمد خان بُزدار تے criticism کر رہے نیں۔ سب توں important گل کہ ایہناں دے سندھ توں ایم این اے شیخ فیاض الدین کے گودام وچوں 82 ہزار چینی دی بوریاں بر آمد ہوئیاں نیں۔ آج اگر (ن) لیگ اور پیپلز پارٹی کہہ رہی اے کہ آن آلا چینی دا بحران ہوئے گا تے اوہدی وجہ ایہہ کہ ایہناں نے بحران پیدا کرن واسطے سارا بندوبست کیتا ہویا اے اور ایہہ اس سارے اس بحران دے اندر شامل نیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سید حسن مرتضیٰ نوں کہواں گا کہ پہلے اپنا گریبان اور اپنی قیادت کا گریبان چاک کریں اس توں بعد وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے بارے میں بات کریں۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی ان کے بعد محترمہ شمیم آفتاب بات کریں گی ۔جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مزہ تو تب آتا جب میری بات سننے کے لئے قائد حزب اختلاف موجود ہوتے جنہوں نے یہاں بہت جوش و خروش سے بڑی impressive تقریر کی۔میں تنقید برائے تنقید کے حق میں نہیں ہوں، میں پچھلے پانچ سال اپوزیشن کا حصہ رہی اور میں نے اس عرصہ میں کبھی تنقید برائے تنقید نہیں کی بلکہ تنقید برائے اصلاح کی ہے لیکن آج جب یہ سب یہاں کھڑے ہو کر جس قسم کا credit لے رہے ہیں یہ برداشت سے باہر ہے۔ جن پارٹیوں کو حکومت کرنے کے لئے 10/10 اور 35/35 سال ملے وہ 16 مہینوں کی حکومت کو blame game کہہ رہے ہیں کہ آج ملک کی جو صورتحال ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اب یہاں سے آواز نہ نکلے، بلکہ آپ سنیں! ریسکیو 1122 کا بڑا credit لیا جارہا تھا میں آپ کو اخبارات کے اشتہار دکھاؤں جن میں ریسکیو 1122 لوگوں سے خیرات اور زکوٰۃ کے لئے فرمائش کر رہا ہے کہ ہمیں زکوٰۃ دے دیں، ہمیں خیرات دے دیں چونکہ ہمیں فنڈز نہیں دیئے جارہے۔ خدا کے لئے یہ پالش کرنا بند کریں اور حقائق face کریں۔ کیا آپ بھول گئے جن ماؤں نے فرشوں پر جان دی؟ لوگوں نے بھوک سے خودکشیاں کیں؟

جناب سپیکر! آج ابھی پیپلز پارٹی کے سید حسن مرتضیٰ یہاں کافی تھیٹر لگا کر گئے ہیں، کافی entertainment کر کے گئے ہیں۔ جناب آصف علی زرداری کے جو خزانے بھرے ہوئے ہیں ذرا ان سے پیسے مانگیں۔ آج آپ کے دل میں اتنا درد ہے کہ تاحیات بھوک ہڑتال کرنے جا رہے ہیں، ان کے لیڈر جو پیسا لوٹ کر لے گئے ہیں وہ واپس لائیں۔ کیا ان کو لوگوں کی بھوک کا احساس ہے جو لوٹ کر کھا گئی؟ لوگوں کے منہ سے نوالے چھین کر اپنے اکاؤنٹ بھرے، ان کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ جن کے سوئس اکاؤنٹ بھر گئے ہیں جن کی ایک فیکٹری سے 25/25 فیکٹریاں بنی ہیں اور ان کی فیکٹریاں سونا اُگلتی ہیں، جو ساری شوگر ملوں کے مالک ہیں، یہ ساری فلور ملز کو own کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج یہ بات کرتے ہیں؟ اللہ کو جواب دینا ہے دل پر ہاتھ رکھیں کہ اگر عوام کا درد ہے تو یہ لوٹا ہوا پیسا واپس ملک میں لائیں۔ آپ نے جناب عمران خان کو جواب نہیں دینا بلکہ رب العزت کو جواب دینا ہے۔ اگر نیل کے ساحل پر کوئی کتا بھی بھوکا سوتا ہے تو اس کا جواب دینا ہے۔ اس کے مطابق ہم نے بھی جواب دینا ہے اور آپ نے بھی جواب دینا ہے لہٰذا اس blame game سے باہر نکل آئیں۔ یہی ٹماٹر اور آلو کہاں سے منگوائے جاتے تھے؟ چھوٹے کسان پر زندگی تنگ کر کے انڈیا سے نہیں منگوائے جاتے تھے؟ میں وہ وقت نہیں بھولی آج یہ بات سمجھنے کی دیر ہے، خدا کے لئے یہ پالش کرنے والی گیم ختم کریں اور اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔ آج اپنے لیڈروں کا پیسا اس ملک میں واپس لائیں تو یہ ملک خوشحال ہو جائے گا۔ پاکستان زندہ باد۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب ہم بقیہ مقررین کی بات کل سن لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان کو ابھی موقع دے دیں باقی کل بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہاں سے ابھی رانا مشہود احمد خان بولتے ہیں، کل محترمہ شمیم آفتاب بات کریں گی ان کے بعد ملک احمد خان بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ جب ہم نے اس اجلاس کے لئے ریکوزیشن دی تھی اس وقت ہمارا یہ مقصد تھا کہ ہم کسی controversial issue پر بات نہیں کریں گے بلکہ اس صوبے کے جو مسائل ہیں اور صوبے کے لوگوں کا جو حال ہے اس پر بات کریں گے، کشمیر issues پر بات کریں گے اور اسی spirit میں بات کریں گے۔ ہم نے کہا تھا کہ متفقہ قرارداد آئے تاکہ message یہ جائے کہ کشمیر پر ہمارا مؤقف ایک ہے لیکن مجھے آج افسوس ہوا کہ جب جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بات کی اور اس کے جواب میں جناب محمد بشارت راجہ نے بات کی، ہم جناب محمد بشارت راجہ کی بہت عزت کرتے ہیں لیکن انہوں نے فرمایا کہ مودی کا یار، اپنی شادیوں پر بلانے والا۔ آپ نے کہا کہ شادیوں پر کس نے دعوت دی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! تاریخ کے حقائق بڑے تلخ ہوتے ہیں، cross talk نہ کی جائے ورنہ ہمیں بھی آتی ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں بہت پیار سے بات کرنا چاہ رہا ہوں اگر cross talk ہو گی تو پھر مناسب نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! Carry on آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ میاں محمد نواز شریف جب اس ملک میں ان کی حکومت تھی تو مودی ان کے پیچھے پھرتا تھا کہ میرے ساتھ بات کر لی جائے، میرے ساتھ بیٹھ کر dialogue کیا جائے، یہ ہوتا ہے لیڈر۔ جب میاں محمد نواز شریف کی حکومت نہیں تھی اور انڈیا میں انتخابات ہو رہے تھے تو کس نے کہا تھا کہ انڈیا میں مودی جیتے گا تو کشمیر کا

مسئلہ حل ہو جائے گا؟ کس نے پاکستان میں بیٹھ کر پیغام دیا تھا کہ انڈیا میں مودی کو جیتنا چاہئے، کسی نے کہا تھا کہ انڈیا کے اندر مودی کی جیت بہت ضروری ہے؟ یہ عمران خان کے الفاظ ہیں۔

جناب سپیکر! آج آپ کہتے ہیں کہ عمران خان کا یہ وژن ہے۔ عمران خان ایک ایسے شخص کی وکالت کر رہا تھا جس نے انڈیا میں minorities کا جینا دو بھر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے 72 سالوں میں انڈیا کے حکمرانوں کو مقبوضہ کشمیر کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے اور مقبوضہ کشمیر کو انڈیا کا حصہ بنانے کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ عوام کو وہ عوامل بتائیں جائیں کہ اب انڈیا کے حکمرانوں نے ایسا فیصلہ کیوں کیا ہے، انڈیا پچھلے 72 سالوں میں ایسا فیصلہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکا لیکن اب اس نے مقبوضہ کشمیر کے بارے میں ایسا فیصلہ کیوں کیا ہے؟ عوام کو وہ عوامل بتائے جائیں۔ حزب اقتدار کے معزز ممبران کہتے ہیں کہ کپتان جناب عمران خان نے اقوام متحدہ میں جا کر بڑی خوبصورت تقریر کی ہے۔

جناب سپیکر! میرا آپ سے سوال ہے کہ اس وقت جناب عمران خان کی تقریر کو سُننے کے لئے ہال میں کون بیٹھا تھا، کیا کسی ایک ملک کا وزیر اعظم یا صدر وہاں ہال میں موجود تھا اور کیا وہاں پر کوئی ایسا شخص موجود تھا جو کہ مقبوضہ کشمیر کے بارے میں ہمارے مؤقف کو آگے لے کر چلتا؟ پاکستان کی کشمیر پالیسی پر آج سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے کہ کشمیری لوگ عمران خان کی طرف دیکھتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ حریت راہنما سید علی گیلانی نے جو کچھ کہا ہے وہ سُن لیں۔ کشمیری کہہ رہے ہیں کہ پاکستان میں ہمارے متعلق کوئی بات نہیں ہو رہی۔ جس طریقے سے ہمارا کیس لڑا جانا چاہئے تھا ایسے نہیں لڑا جا رہا۔

جناب سپیکر! میں بطور پاکستانی سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان کے حکمران کشمیر کے لئے دل سے آواز اُٹھاتے تو ہم سب ان کے ساتھ شامل ہوتے۔ موجودہ حکمرانوں نے قومی اسمبلی میں جب کشمیر کے حوالے سے قرارداد پیش کی تو اس قرارداد سے basics ہی نکال دیئے تھے۔ جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ممبران نے اس چیز کو point out کیا تو تب اس قرارداد میں ہمارے کہنے پر یہ چیزیں شامل کی گئی تھیں۔ موجودہ حکمران تو قومی اسمبلی کے اندر ایک بے ضرر قسم کی قرارداد لا رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ سیاست کرنے کے لئے اور بہت سے issues ہیں لیکن کشمیر کے issue پر سیاست نہ کی جائے۔ موجودہ حکمرانوں نے کشمیر کے issue کو controversial بنانے کی کوشش کی ہے جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ہم اس پر بھرپور احتجاج کرتے ہیں اور ہم اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ اس حکومت کے برسراقتدار آتے ہی ڈالر کا issue درپیش آتا ہے، سٹاک مارکیٹ کریش کر جاتی ہے اور یوریا کھاد کی قیمت بڑھا کر کسانوں پر بم گرایا گیا۔ موجودہ حکومت کے دور میں بارہ مرتبہ چینی کی قیمت بڑھائی گئی ہے۔ اسی طرح ادویات کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ ہم نے عامر کیانی کو ہٹا دیا ہے اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن بنا دیا گیا ہے۔ وہ کمیشن اور اس کی رپورٹ کدھر گئی؟ آج پاکستان اور پنجاب کی عوام ادویات نہ ملنے کی وجہ سے سخت پریشان ہیں اور اموات میں اضافہ ہو چکا ہے۔ ان اموات کا ذمہ دار کون ہے؟ آج ٹماٹر، مٹر، آٹے اور دوسری اشیاء ضروریات کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ چینی کی قیمتیں لگاتار بڑھ رہی ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ آٹے کی طرح چینی کی shortage کا بحران بھی درپیش آئے گا۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ چینی کا جو total cartel ہے اس کا 44 فیصد دو لوگ کنٹرول کرتے ہیں۔ جناب جہانگیر ترین اور جناب خسرو بختیار چینی کے 44 فیصد cartel کو کنٹرول کرتے ہیں۔ آپ نے بِلے کو دودھ کی رکھوالی پر بٹھا رہے ہیں۔ آپ ان کا کمیشن بڑھا رہے ہیں جو سب سے بڑے سٹیک ہولڈرز ہیں۔ آپ ان کے ہاتھ میں اس کا کنٹرول دے رہے ہیں جنہوں نے چینی کا بحران پیدا کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: چودھری ظہیر الدین! آپ کا time ختم ہو گیا ہے اور آپ کی حکومت کا time ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ carry on کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے اگر چیئر کو یہاں سے dictate کیا جانا ہے تو ہم اس پر احتجاج کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جنہوں نے گندم export کی ہے ان کو پکڑیں، انہیں ہتھکڑیاں لگا کر عوام کے سامنے لائیں۔ ایک پارلیمانی کمیشن بنائیں۔ اس پارلیمانی کمیشن میں تمام جماعتوں کو نمائندگی دی جائے۔ یہ پارلیمانی کمیشن تحقیقات کرے تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے۔ آج لوگوں کے لئے دو وقت کی روٹی کھانا مشکل ہو چکا ہے۔ پشاور میں اس وقت کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ پشاور کے اندر روٹی کے پیڑے کا size چھوٹا کر دو۔ یہ کس کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے اور یہ کس کے ساتھ آپ مذاق کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف تھوڑا سا تقابلی جائزہ پیش کروں گا اور آپ اس کو ملاحظہ فرمالیں۔ یہ کرپشن کرپشن کا چورن بیچنے والے موجودہ حکمران جس حکومت کو کرپٹ کہتے ہیں اس کے دور حکومت میں اشیاء ضروریات کی قیمتوں کا تقابلی جائزہ دیکھ لیں۔ ہمارے دور حکومت میں پٹرول کی قیمت -/76 روپے فی لٹر تھی جبکہ آج پٹرول کی قیمت -/116 روپے فی لٹر ہو چکی ہے۔ اُس وقت چینی کی قیمت -/52 روپے فی کلو تھی جبکہ آج چینی کی قیمت -/85 روپے فی کلو ہو چکی ہے۔ ہمارے دور میں آٹا -/36 روپے کلو فروخت ہوتا تھا جبکہ آج -/70 روپے فی کلو کے حساب سے نہیں مل رہا۔ اسی طرح دال چنا، پیاز، ٹماٹر، دودھ اور دوسری اشیاء ضروریات کی قیمتوں میں 81 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ قیمتوں میں اس اضافے کی وجہ سے گھروں کے چولہے جلنا بند ہو چکے ہیں۔ لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیاں نہیں کر سکتے کیونکہ سونا اتنا مہنگا ہو چکا ہے کہ وہ afford ہی نہیں کر سکتے۔ موجودہ حکمران ہر جگہ نعرہ لگاتے ہیں کہ صاف چلی شفاف چلی اور کرپشن کے خلاف چورن بیچتے رہتے ہیں جبکہ یہ کرپشن کو کنٹرول کرنے میں بالکل ناکام ہو چکے ہیں۔ آپ Transparency International کی پچھلے دس سالوں کی رپورٹس کو دیکھ لیں۔ ہم کرپشن index کو 142 سے 117 پر لے کر آئے تھے جبکہ صاف چلی شفاف چلی حکومت کے دور میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا، پچھلے 16 ماہ میں کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں ہو سکا لیکن پھر بھی

کرپشن کا117 indexسے 120 پر آ گیا ہے اور33 CPI indexسے32 پر آ گیا ہے۔یہ موجودہ حکمرانوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔موجودہ حکمران آئینہ دیکھیں۔ہمارے دور حکومت میں بھی ہر سالTransparency Internationalکی رپورٹ آتی تھی اور پچھلے سال کی نسبت اگلے سال کرپشن کاindex downہوتا تھا۔

جناب سپیکر!دس سال بعد یہ پہلی حکومت ہے کہ جس میں پچھلے سال کے مقابلے میں کرپشن کاindex upہو گیا ہے۔اس کے بدلے میں عوام کو کیا ملا ہے؟عوام کو صرف جھوٹے وعدے اور دلاسے ملے ہیں۔اب ان جھوٹوں کے جانے کا وقت آ گیا ہے۔آپEconomistکی رپورٹ کو اُٹھا کر دیکھ لیں۔ہم اپنی رپورٹوں کی بات نہیں کر رہے۔جمہوریت،جمہوریت کا راگ الاپنے والے اور چور دروازے سے آنے والے حکمرانوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ پچھلے16ماہ میں پاکستان میں جمہوری ادارے کمزور ہوئے ہیں۔تو آپ کیperformanceکیا ہے، آپ کی deliveryکیا ہے اور آپ کی governanceکیا ہے؟یہ بہت تلخ سوال ہے۔جب آپ الیکشن کے وقت اپنے صوبوں، گلیوں، محلوں،علاقوں اور قصبوں میں جائیں گے تو لوگ آپ کے گریبان پکڑیں گے۔آپ سے جواب مانگیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان!wind upکر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!ٹھیک ہے میںwind upکر لیتا ہوں۔میں اپنی تقریر کو اس بات پر ختم کروں گا کہ وہdream teamجس نے آ کرdeliverکرنا تھا وہ کچھ بھیdeliver نہیں کر سکی۔جھوٹے مقدمات کے اندر ہمارے جتنے لوگوں کو پکڑا گیا آج وہ باری باری رہا ہو رہے ہیں اور عدالتیں موجودہ حکمرانوں کو آئینہ دکھا رہی ہیں۔

جناب سپیکر!ابھی چند دن پہلے فواد حسن فواد کیbailہوئی ہے اور عدالت نے پوچھا کہ ان کے خلاف کیا ثبوت ہیں؟ تو کہا گیا کہ کچھ نہیں ہے۔اس سے چند دن پہلے مفتاح اسماعیل کی ضمانت ہوئی تھی۔عدالت نے پوچھا کہ ان کے خلاف کیا ثبوت ہیں؟

جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا کہ کچھ نہیں ہے۔میرے خلاف نیب نے کیس بنایا۔سابق ڈی جی سپورٹس کو اس کیس میں گرفتار کیا گیا۔ عدالت نے اس کیس میں کہا کہ یہ جو ریکارڈز بنے ہیں یہ پاکستان کے ماتھے کا جھومر ہیں۔اگر آپ نے ان ریکارڈز کی بنیاد پر انہیں پکڑا ہے تو یہ انتہائی شرمناک بات ہے۔تو یہ جو selected accountability ہے اس کا نقصان پاکستان نے اُٹھایا،individuals نے بھی اُٹھایا اور جب تک یہ غلط سلسلہ چلتا رہے گا تو یہ ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بہت مہربانی لہٰذا اب اجلاس مورخہ 24۔جنوری2020 بروز جمعتہ المبارک بوقت صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔